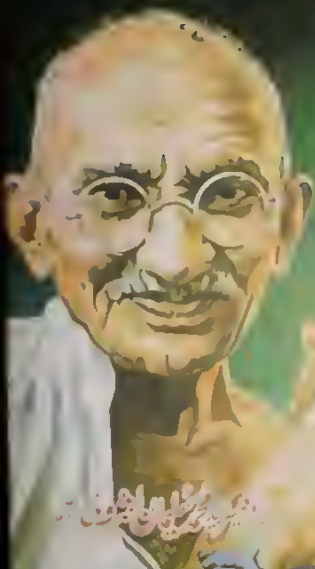


آپسٹلکٹ و ترکیب مولانا کے دوران گاندھی کے مدخل کے لیے
 ہندوستان کی کتاہ بنی اور اس کے مسخرات یا پستہ کے کتاہ اور
 قراہ کا بیان ہے کہ اس کے لیے ہندوستان کی

النور

مذہبی نشریہ پاک و مفتوحہ



نشریہ ہندوستان



دو قومی نظریہ ایک مستند تالیف

النور

پروفیسر سید محمد سلیمان اشرف رحمۃ اللہ علیہ
صدر شعبہ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

اذا لا ینا کون ناشئنا سئل الہو

فہرست

| | | |
|-----|-----|-----|
| ۱ | ۱ | ۱ |
| ۲ | ۲ | ۲ |
| ۳ | ۳ | ۳ |
| ۴ | ۴ | ۴ |
| ۵ | ۵ | ۵ |
| ۶ | ۶ | ۶ |
| ۷ | ۷ | ۷ |
| ۸ | ۸ | ۸ |
| ۹ | ۹ | ۹ |
| ۱۰ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۱۱ | ۱۱ | ۱۱ |
| ۱۲ | ۱۲ | ۱۲ |
| ۱۳ | ۱۳ | ۱۳ |
| ۱۴ | ۱۴ | ۱۴ |
| ۱۵ | ۱۵ | ۱۵ |
| ۱۶ | ۱۶ | ۱۶ |
| ۱۷ | ۱۷ | ۱۷ |
| ۱۸ | ۱۸ | ۱۸ |
| ۱۹ | ۱۹ | ۱۹ |
| ۲۰ | ۲۰ | ۲۰ |
| ۲۱ | ۲۱ | ۲۱ |
| ۲۲ | ۲۲ | ۲۲ |
| ۲۳ | ۲۳ | ۲۳ |
| ۲۴ | ۲۴ | ۲۴ |
| ۲۵ | ۲۵ | ۲۵ |
| ۲۶ | ۲۶ | ۲۶ |
| ۲۷ | ۲۷ | ۲۷ |
| ۲۸ | ۲۸ | ۲۸ |
| ۲۹ | ۲۹ | ۲۹ |
| ۳۰ | ۳۰ | ۳۰ |
| ۳۱ | ۳۱ | ۳۱ |
| ۳۲ | ۳۲ | ۳۲ |
| ۳۳ | ۳۳ | ۳۳ |
| ۳۴ | ۳۴ | ۳۴ |
| ۳۵ | ۳۵ | ۳۵ |
| ۳۶ | ۳۶ | ۳۶ |
| ۳۷ | ۳۷ | ۳۷ |
| ۳۸ | ۳۸ | ۳۸ |
| ۳۹ | ۳۹ | ۳۹ |
| ۴۰ | ۴۰ | ۴۰ |
| ۴۱ | ۴۱ | ۴۱ |
| ۴۲ | ۴۲ | ۴۲ |
| ۴۳ | ۴۳ | ۴۳ |
| ۴۴ | ۴۴ | ۴۴ |
| ۴۵ | ۴۵ | ۴۵ |
| ۴۶ | ۴۶ | ۴۶ |
| ۴۷ | ۴۷ | ۴۷ |
| ۴۸ | ۴۸ | ۴۸ |
| ۴۹ | ۴۹ | ۴۹ |
| ۵۰ | ۵۰ | ۵۰ |
| ۵۱ | ۵۱ | ۵۱ |
| ۵۲ | ۵۲ | ۵۲ |
| ۵۳ | ۵۳ | ۵۳ |
| ۵۴ | ۵۴ | ۵۴ |
| ۵۵ | ۵۵ | ۵۵ |
| ۵۶ | ۵۶ | ۵۶ |
| ۵۷ | ۵۷ | ۵۷ |
| ۵۸ | ۵۸ | ۵۸ |
| ۵۹ | ۵۹ | ۵۹ |
| ۶۰ | ۶۰ | ۶۰ |
| ۶۱ | ۶۱ | ۶۱ |
| ۶۲ | ۶۲ | ۶۲ |
| ۶۳ | ۶۳ | ۶۳ |
| ۶۴ | ۶۴ | ۶۴ |
| ۶۵ | ۶۵ | ۶۵ |
| ۶۶ | ۶۶ | ۶۶ |
| ۶۷ | ۶۷ | ۶۷ |
| ۶۸ | ۶۸ | ۶۸ |
| ۶۹ | ۶۹ | ۶۹ |
| ۷۰ | ۷۰ | ۷۰ |
| ۷۱ | ۷۱ | ۷۱ |
| ۷۲ | ۷۲ | ۷۲ |
| ۷۳ | ۷۳ | ۷۳ |
| ۷۴ | ۷۴ | ۷۴ |
| ۷۵ | ۷۵ | ۷۵ |
| ۷۶ | ۷۶ | ۷۶ |
| ۷۷ | ۷۷ | ۷۷ |
| ۷۸ | ۷۸ | ۷۸ |
| ۷۹ | ۷۹ | ۷۹ |
| ۸۰ | ۸۰ | ۸۰ |
| ۸۱ | ۸۱ | ۸۱ |
| ۸۲ | ۸۲ | ۸۲ |
| ۸۳ | ۸۳ | ۸۳ |
| ۸۴ | ۸۴ | ۸۴ |
| ۸۵ | ۸۵ | ۸۵ |
| ۸۶ | ۸۶ | ۸۶ |
| ۸۷ | ۸۷ | ۸۷ |
| ۸۸ | ۸۸ | ۸۸ |
| ۸۹ | ۸۹ | ۸۹ |
| ۹۰ | ۹۰ | ۹۰ |
| ۹۱ | ۹۱ | ۹۱ |
| ۹۲ | ۹۲ | ۹۲ |
| ۹۳ | ۹۳ | ۹۳ |
| ۹۴ | ۹۴ | ۹۴ |
| ۹۵ | ۹۵ | ۹۵ |
| ۹۶ | ۹۶ | ۹۶ |
| ۹۷ | ۹۷ | ۹۷ |
| ۹۸ | ۹۸ | ۹۸ |
| ۹۹ | ۹۹ | ۹۹ |
| ۱۰۰ | ۱۰۰ | ۱۰۰ |

عکس تو اور

- ۲۶ - حاجی محمد حسن علی قزاقی (۱۲۹۸ھ) از امام احمد رضا،
مطبوعہ بیروت، ۱۳۲۰ء، ۲۰۰ صفحہ
- ۲۷ - حسن علی صوفی (۱۳۱۲ھ) از سید محمد یونس (۱۳۱۲ھ) از سید محمد علی،
مطبوعہ بیروت، ۱۳۲۰ء، ۲۰۰ صفحہ
- ۳۳ - حسن علی صوفی (۱۳۱۲ھ) از سید محمد یونس (۱۳۱۲ھ) از سید محمد علی،
مطبوعہ بیروت، ۱۳۲۰ء، ۲۰۰ صفحہ
- ۳۳ - حسن علی صوفی (۱۳۱۲ھ) از سید محمد یونس (۱۳۱۲ھ) از سید محمد علی،
مطبوعہ بیروت، ۱۳۲۰ء، ۲۰۰ صفحہ
- ۳۹ - حسن علی صوفی (۱۳۱۲ھ) از سید محمد یونس (۱۳۱۲ھ) از سید محمد علی،
مطبوعہ بیروت، ۱۳۲۰ء، ۲۰۰ صفحہ
- ۵۰ - حسن علی صوفی (۱۳۱۲ھ) از سید محمد یونس (۱۳۱۲ھ) از سید محمد علی،
مطبوعہ بیروت، ۱۳۲۰ء، ۲۰۰ صفحہ
- ۵۵ - حسن علی صوفی (۱۳۱۲ھ) از سید محمد یونس (۱۳۱۲ھ) از سید محمد علی،
مطبوعہ بیروت، ۱۳۲۰ء، ۲۰۰ صفحہ
- ۵۵ - حسن علی صوفی (۱۳۱۲ھ) از سید محمد یونس (۱۳۱۲ھ) از سید محمد علی،
مطبوعہ بیروت، ۱۳۲۰ء، ۲۰۰ صفحہ
- ۵۵ - حسن علی صوفی (۱۳۱۲ھ) از سید محمد یونس (۱۳۱۲ھ) از سید محمد علی،
مطبوعہ بیروت، ۱۳۲۰ء، ۲۰۰ صفحہ

مقدمہ

(۱)

پہلی عالمی جنگ میں ترکی کی عثمانی حکومت نے برقی و ساتھ اچانک ہوا۔ قسطنطنیہ چار ہونے، محام پر سب پناہ مصائب نونے اور یہ خطہ اچانک ہو گیا۔ نواح ترکی کے جسے عراق کرتے مسلمان حکومت کا اس ملاقہ تمام دشمن سے متاثر ہو گئے۔ چہ چہ ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۸ء تک یہی تھے دو مسلمان تاجروں سینہ احمد صدیق مشرقی اور سینہ محمد ستیانی نے تحفہ خدمت تحفظ و مقدمہ اور مظلوم ترکوں کی امداد و اعانت کے لئے سبکی میں ایک مقامی لیجن عاملاً طاقت یعنی قائم کی۔ اس محفہ ہی طاقت کبھی تو اس فریضہ کا کام کرنے کا خیال اب سے پختہ خدمت و عہد الہیائی فرمائی تھی کو پیدا ہوا اور انہوں نے اس مقصد سے سے "انڈیا سمرکند طرہ و سہاں لکھنؤ میں طلب کیا۔"

جناب سردار علی صابری اپنے ایک مضمون "انڈیا سمرکند طرہ و سہاں فرمائی تھی" میں فرماتے ہیں۔

"حضرت باری میاں کا ایک مقبرہ فیرونی کا دریا بنے۔ یہی لی مہوئی کی طاقت یعنی تو جو محض ایک مقامی خدمت تھی اس کا نا و تحفہ خدمت کی یہ طاقت تھی میں تبدیل ہوا۔ باری میاں ایک مقبرہ کے تحت رہا۔ ان کا مصاب سے متاثر تھے۔ ان کے مظلوموں کی مراد میں۔ بلند کرنے کے لئے یہ لیجن قائم کی چونکہ ان سے اس میں رہا احمدیہ اسلام نے نہ طاقت تھی۔ اس کے یہ خصوصیات ان قوم کی میاں۔ "پختہ" یا ان کے اس خطا سے ان کے بعد وراثت ان کی رخصت کے لئے حضرت ہادیوں کے مسمومہ کی یہ وراثت میں طلب کی۔ میں شہر سے سے ان کے مقبرہ میں سے پختہ کے لئے

صوبہ سندھ و قلعہ سندھ میں بمبئی کی خلافت کھینچی اور سندھ وستان کی
 سرکاری اور محنت خانے کا بیسہ یہ گیا۔ کانفرنس میں یہ بھی ملے ہوا کہ آل انڈیا مجلس
 خلافت کا نام لینی، فقرہ میں یہ تھا۔ اور ان کی مجلس نے لے لیا ۱۱ مئی ۱۹۴۰ء کو
 سنی بیسے لے لے۔ یہ مجلس خلافت کی سب سے پہلی شاخ لکھنؤ میں قائم ہوئی
 قومی اور خلافت کی۔ ان کے ان کے صدر رات کا منصب سید ممتاز حسین پر مقرر
 تھوڑی سی بات۔

خلافت کھینچی یہ بنیاد ۲۰۰۰ ستمبر ۱۹۱۹ء کو بھی گئی۔ لیکن اس سے پہلے "جلیانوالہ باغ"
 کا واقعہ کی سب سے پہلی صورت میں۔ سب سے پہلی اور غور انوں کے خلاف نفرت کا شدید ادا اہل رہا تھا۔
 "سے" کے قتل، جلیانوالہ باغ، اس سے ایسے مظالم کا بھی سہری مطالعہ کیا گیا۔
 نہ سہری۔

عالمی جنگ شروع ہوتے ہی برصغیر میں انگریزوں نے سخت روپ اختیار کر لیا۔ ۱۹۱۵ء میں
 وہاں کے کانگریسوں میں بے موقع ہوئی۔ پنجاب میں بیشتر ہندوؤں کی انقلابی فکر رہا یاں
 شدت اختیار کر گئی۔ ان کے علاوہ امریکہ اور کینیڈا کے ملک بدر کئے جانے والے مسکوں نے
 ہندوستان واپس پہنچ کر مظاہرین کا سرگرمی شروع کر دیا۔ انگریزی حکومت کو خدشہ پیدا ہو گیا۔
 برصغیر میں سب سے پہلی صورت میں ہندوؤں کی انقلابی کارروائیاں کہیں عام بغاوت کی شکل
 اختیار نہ لیں۔ ان خوف نے پیش نظر ۱۹۱۷ء میں "روٹ کیٹیشن" کا تقریر کیا گیا جس کا مقصد
 باقی مجرموں کے خلاف کارروائی سے بارے میں سفارشات تیار کرنا تھا۔
 روٹ کیٹیشن کے بعد سفارشات پیش کی گئیں ان کے متعلق جنس بنا پر اقبال تحریر فرماتے
 ہیں۔

انٹیشن کے باقی مجرموں کے خلاف کارروائی کا ردہ الٹی۔ سندھ میں
 بر سفارشات مجرمین صورت و پیش میں ان میں انتظامیہ اور پولیس و ناواب
 قیادت سب سے تھے۔ پانچوں سے چوبیسوں ورنے سے "قہر" ملتی تھی۔
 "قہر" کے لیے "قہر" کی جان چاہیے۔ مئی ۱۹۱۷ء میں مجرموں کے
 کے لئے سفارشات میں تجویز کی تھی۔ "قہر" کی سفارشات سے روٹ
 سرگرمی۔ یہ روٹ۔

یہ نئی صورت اختیار کی ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں — ماہِ ذوالحجہ ۱۳۹۰ء

4

اس آیت کے پاؤں جو تھے غیبت و تنافس میں شریعت میں۔ فقہاء کے ذہن ہونے کے بعد
اور جیسوں کا غیر مختلف سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی ۱۸۱۶ء و آخر ۱۸۴۰ء میں یہ
جانب منعقد ہوا جس میں ہندو مسلمان اور عجمی شریعت کے رہنما اور
اہل حق سے اس جلسہ پر فائز تک کا شکر و اعزاز کے ساتھ اس وقت کی قید و بند و
سازش کے خلاف بعد از پنجاب و جل اور ان کے پنجاب میں۔ شریعت کے رہنما
میں پنجاب کے شریعت اور بانی و شریکوں کے ساتھ ان کے رہنما و شریکوں کے ساتھ
اور ان کی موزوں سلوک کیا اس کی ایک جھڑپ ان کے شریعت کے ساتھ ہے۔

شکوہ پر، لاکھ پور (فیصل آباد)، قیام میں، جنس جاتی۔ ایک مضمون ہو گا۔
 یہ ساقی جس کی مثال بندہ ستان کی تاریخ میں صفحہ ۱۸۵۵ء کا تحت عنوان کی پیش
 کر سکتا ہے۔ اس نظام کے تحت سے سبکدوش نہیں مگر وہ سنی ہے سید ہو چکے ہیں۔
 چودہ چودہ برس کے بچے قسطنطنیہ میں بندہ کرنا ہوں سے چٹا گیا۔ اس شخص کو ان
 کی سزا مقرر تھی۔ حالانکہ یہ ہے۔ یہ سخت جاس کی حد کے لئے ان کے لئے ہے۔
 بعد ازاں جاتی ہے کہ وہ وہ ہوش ہو جاتا ہے۔ وہ مجھے سے نہیں جانتا، مصر میں وہ
 گھروں سے نکالا گیا کہ وہ سترہ برس کے ہوا تھا۔ وہ جاسوں کے لئے ہوا۔ وہ
 میں پھر یا گیا تاکہ اسے بندوں کی تکمیل ہو۔ یہ وہ وقت ہے کہ وہ پتی ہوتا ہے۔ بندہ
 ہائی وائیٹ کے سابق و صاحب کے ہونے کے لئے مجھے نہیں ہو گا۔ وہ ان کے سپاہیوں
 کے ہونا چاہتی ہے۔ مجسوں کی طرفوں میں بندہ پائیہ۔ جس کی قیام میں اس
 کے کاجوں کے غلبہ و کمزوری کے چٹا کرنا۔ چٹا کرنا اس میں ہر دم سے
 حال میں کہ وہ سونے کے لئے ہیں اور یونین میں وہ سونے کے لئے ہیں۔ یہ اس کے قوم
 ہندوں کے لئے ہے۔ یہ پتی ہونے کے لئے اس شخص کی ہے۔ جس کے ہونے کے لئے
 ہونے کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ یہ وہ صاحب میں ہونے کے لئے ہے۔

پیشانی و اوجہ بوقت سحر و عصر و شام و شب

مجلسی عربیہ اسلامیہ، لاہور۔

سہ ماہی، ۱۰ مئی ۲۰۱۸ء

خلافت میں مہاتو گاندھی نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنی زندگی وقف کر دیں گے۔

معدرات پڑھا اور طلبہ میں تفرقہ نشانی کی فوج نہ مٹا رہی۔

دیا۔ دنگل۔ بڑا پختہ۔ میں مشہر مقدس۔ بڑے مقدس۔ مقدس۔

وہ کہتے ہیں کہ نظامِ حجب و نیکاب، مسلمانوں کو بدعتیوں سے روکتا ہے۔

ادب کا یہ عالم ہے کہ چاندیوں اور تانبوں کے

ب۔ ان کا حقوق مشورہ سے فیضانِ معنی حاصل ہو۔

۱- صبح و نماز و قیامت خواندن و دعا و دعا و دعا

[illegible]

(۲) انتظامی اور ان کے بندہ پندروس و فسوس یہ تھے جس سے

خوب گذشت میں مسلمانوں سے سازش کے قیام تک پہنچا۔

یہ کتابیں خلافت و قرآن منعقدہ ۳۳ نوابہ نمونہ و تیسری ر۔۔۔ کے ساتھ

۲۴ نومبر ۱۹۷۵ء کو لاہور میں منعقد ہونے والے جلسے میں

مکتبہ، سندھ ولیدہ شریف سوسائٹی، "مہاتما گاندھی" - نئی نفا میں مسودہ نمبر - قسط - پہلا

ایک یہ مقررہ کر لیا کہ مسلمانوں میں جو عیسائیوں کی مخالفت سے مسلمانوں میں سے ہو، وہ

نہد، ہمالیہ، طرح، تار، وقت میں، مہاجر، کام میں سے، ہندو، یہ ہے، غیر، مقدور،

فصل میں درج ہے کہ یہ کتابیں ہیں جن میں

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا۔

1900

۲۵

نات و تنگه، ج. ۱، ص. ۱۰۰ - ۱۰۱، "بصره، دشت قره"

نیابت : مرتبہ میں سے ایک مرتبہ

پس اس کی تعلیم ہے۔ سب کام مسترد ہے۔ اس نے یہ دعا مانگی تو
 اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ سب کام مسترد ہو گئے۔
 اس نے کہا کہ میں۔ اس وقت کوئی کام نہ کرتا تھا۔ صرف فطرت ہی
 میری رہنمائی کرتی تھی۔

ان کے بعد یہ دعا مانگی کہ جو مجھے غارتی پہنچائی ہے اس کی جگہ سلامت
 دے۔ میں نے یہ دعا مانگی۔ اس نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ
 یہ دعا مانگی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔
 اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ
 میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو
 ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس
 بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔
 اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ
 میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو
 ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس
 بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔

یہ دعا مانگی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس
 بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔
 اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ
 میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو
 ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس
 بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔
 اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ
 میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو
 ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس
 بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔

اس دعا مانگی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس
 بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔
 اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ
 میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو
 ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس
 بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔
 اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ
 میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو
 ہمارے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس
 بھیج دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو ہمارے پاس بھیج دیا۔

نامیہ پورا کرنا ہے۔ اس میں بھی اور اور وقت کے لئے یہ ہے کہ اس کے لئے جس میں
 ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

”یو ایٹمی ہتھیار“

”یو ایٹمی ہتھیار“ کے بارے میں اس وقت کی ایشیائی ریاستوں میں
 ہر جرم بحیثیت ”الطلبہ“ کے ہیں۔ چنانچہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

(۱) مسلمانوں کی جماعت میں میرا دلجوئی واضح ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 تمام ہی وہاں (پیروں) کے سلام کے ساتھ میں جمع صحنی ہے۔ جب صبح ہوا
 طاقتوں نے ہوش کی تو مسلمان عام میں غم و غصہ کی وجہ سے ہو گئی۔ اس کے لئے
 مسلمانوں نے قرآن کی مدد کی اور ان سے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 جدوجہد آزادی میں ساتھ دینے کے لئے یہ ہیں جو وہاں کے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ہیں جو عالم اسلام کے اتحاد و یکجہتی کے لئے ہیں۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 میں ان کے لئے ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ایسا جماعتی ترغیبی ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 مسلمانوں میں جماعتی مسلمانوں کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

(۲) ہمارے سامنے ہیں۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 طاقتوں کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲

۱۲۰۰

[illegible]

15. 12. 19

٥١-٥٢-٥٣-٥٤-٥٥

14 - پیریں غم کی

کتابخانه ملی افغانستان

۱۸- ایضا: سب محمود ۱۱۱

[illegible]

۱۔ نعمتِ خداوندی ہے جو ہم کو ہر طرف سے محفوظ رکھتا ہے۔
 ۲۔ نعمتِ خداوندی ہے جو ہم کو ہر طرف سے محفوظ رکھتا ہے۔
 ۳۔ نعمتِ خداوندی ہے جو ہم کو ہر طرف سے محفوظ رکھتا ہے۔
 ۴۔ نعمتِ خداوندی ہے جو ہم کو ہر طرف سے محفوظ رکھتا ہے۔
 ۵۔ نعمتِ خداوندی ہے جو ہم کو ہر طرف سے محفوظ رکھتا ہے۔
 ۶۔ نعمتِ خداوندی ہے جو ہم کو ہر طرف سے محفوظ رکھتا ہے۔
 ۷۔ نعمتِ خداوندی ہے جو ہم کو ہر طرف سے محفوظ رکھتا ہے۔
 ۸۔ نعمتِ خداوندی ہے جو ہم کو ہر طرف سے محفوظ رکھتا ہے۔
 ۹۔ نعمتِ خداوندی ہے جو ہم کو ہر طرف سے محفوظ رکھتا ہے۔
 ۱۰۔ نعمتِ خداوندی ہے جو ہم کو ہر طرف سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۔ سب سے پہلے۔ جن کی کتابوں پر ذمہ میں شامل مضامین کے لیے کیا گیا تھا
۲۔ اگرچہ بعض کی کتابوں میں سب سے پہلے مضامین کے لیے کیا گیا تھا
۳۔ خدمت: جیسے کہ سب سے پہلے مضامین کے لیے کیا گیا تھا
۴۔ جدید مضامین: جیسے کہ سب سے پہلے مضامین کے لیے کیا گیا تھا
۵۔ بعض میں سب سے پہلے مضامین کے لیے کیا گیا تھا
۶۔ دو کتابوں کے لیے: جیسے کہ سب سے پہلے مضامین کے لیے کیا گیا تھا

۱۔ یہ عہد سلطنت و خراج کا قیام جو ان فرما کی ۱۹۶۰ء میں مکمل ہوا۔ ۲۔ یہ عہد ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۵ء تک جاری رہا۔ ۳۔ یہ عہد ۱۹۶۵ء سے ۱۹۶۷ء تک جاری رہا۔ ۴۔ یہ عہد ۱۹۶۷ء سے ۱۹۶۹ء تک جاری رہا۔ ۵۔ یہ عہد ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۱ء تک جاری رہا۔

1890

100. 110. 120. 130. 140. 150. 160. 170. 180. 190. 200. 210. 220. 230. 240. 250. 260. 270. 280. 290. 300. 310. 320. 330. 340. 350. 360. 370. 380. 390. 400. 410. 420. 430. 440. 450. 460. 470. 480. 490. 500. 510. 520. 530. 540. 550. 560. 570. 580. 590. 600. 610. 620. 630. 640. 650. 660. 670. 680. 690. 700. 710. 720. 730. 740. 750. 760. 770. 780. 790. 800. 810. 820. 830. 840. 850. 860. 870. 880. 890. 900. 910. 920. 930. 940. 950. 960. 970. 980. 990. 1000. 1010. 1020. 1030. 1040. 1050. 1060. 1070. 1080. 1090. 1100. 1110. 1120. 1130. 1140. 1150. 1160. 1170. 1180. 1190. 1200. 1210. 1220. 1230. 1240. 1250. 1260. 1270. 1280. 1290. 1300. 1310. 1320. 1330. 1340. 1350. 1360. 1370. 1380. 1390. 1400. 1410. 1420. 1430. 1440. 1450. 1460. 1470. 1480. 1490. 1500. 1510. 1520. 1530. 1540. 1550. 1560. 1570. 1580. 1590. 1600. 1610. 1620. 1630. 1640. 1650. 1660. 1670. 1680. 1690. 1700. 1710. 1720. 1730. 1740. 1750. 1760. 1770. 1780. 1790. 1800. 1810. 1820. 1830. 1840. 1850. 1860. 1870. 1880. 1890. 1900. 1910. 1920. 1930. 1940. 1950. 1960. 1970. 1980. 1990. 2000. 2010. 2020. 2030. 2040. 2050. 2060. 2070. 2080. 2090. 2100. 2110. 2120. 2130. 2140. 2150. 2160. 2170. 2180. 2190. 2200. 2210. 2220. 2230. 2240. 2250. 2260. 2270. 2280. 2290. 2300. 2310. 2320. 2330. 2340. 2350. 2360. 2370. 2380. 2390. 2400. 2410. 2420. 2430. 2440. 2450. 2460. 2470. 2480. 2490. 2500. 2510. 2520. 2530. 2540. 2550. 2560. 2570. 2580. 2590. 2600. 2610. 2620. 2630. 2640. 2650. 2660. 2670. 2680. 2690. 2700. 2710. 2720. 2730. 2740. 2750. 2760. 2770. 2780. 2790. 2800. 2810. 2820. 2830. 2840. 2850. 2860. 2870. 2880. 2890. 2900. 2910. 2920. 2930. 2940. 2950. 2960. 2970. 2980. 2990. 3000. 3010. 3020. 3030. 3040. 3050. 3060. 3070. 3080. 3090. 3100. 3110. 3120. 3130. 3140. 3150. 3160. 3170. 3180. 3190. 3200. 3210. 3220. 3230. 3240. 3250. 3260. 3270. 3280. 3290. 3300. 3310. 3320. 3330. 3340. 3350. 3360. 3370. 3380. 3390. 3400. 3410. 3420. 3430. 3440. 3450. 3460. 3470. 3480. 3490. 3500. 3510. 3520. 3530. 3540. 3550. 3560. 3570. 3580. 3590. 3600. 3610. 3620. 3630. 3640. 3650. 3660. 3670. 3680. 3690. 3700. 3710. 3720. 3730. 3740. 3750. 3760. 3770. 3780. 3790. 3800. 3810. 3820. 3830. 3840. 3850. 3860. 3870. 3880. 3890. 3900. 3910. 3920. 3930. 3940. 3950. 3960. 3970. 3980. 3990. 4000. 4010. 4020. 4030. 4040. 4050. 4060. 4070. 4080. 4090. 4100. 4110. 4120. 4130. 4140. 4150. 4160. 4170. 4180. 4190. 4200. 4210. 4220. 4230. 4240. 4250. 4260. 4270. 4280. 4290. 4300. 4310. 4320. 4330. 4340. 4350. 4360. 4370. 4380. 4390. 4400. 4410. 4420. 4430. 4440. 4450. 4460. 4470. 4480. 4490. 4500. 4510. 4520. 4530. 4540. 4550. 4560. 4570. 4580. 4590. 4600. 4610. 4620. 4630. 4640. 4650. 4660. 4670. 4680. 4690. 4700. 4710. 4720. 4730. 4740. 4750. 4760. 4770. 4780. 4790. 4800. 4810. 4820. 4830. 4840. 4850. 4860. 4870. 4880. 4890. 4900. 4910. 4920. 4930. 4940. 4950. 4960. 4970. 4980. 4990. 5000. 5010. 5020. 5030. 5040. 5050. 5060. 5070. 5080. 5090. 5100. 5110. 5120. 5130. 5140. 5150. 5160. 5170. 5180. 5190. 5200. 5210. 5220. 5230. 5240. 5250. 5260. 5270. 5280. 5290. 5300. 5310. 5320. 5330. 5340. 5350. 5360. 5370. 5380. 5390. 5400. 5410. 5420. 5430. 5440. 5450. 5460. 5470. 5480. 5490. 5500. 5510. 5520. 5530. 5540. 5550. 5560. 5570. 5580. 5590. 5600. 5610. 5620. 5630. 5640. 5650. 5660. 5670. 5680. 5690. 5700. 5710. 5720. 5730. 5740. 5750. 5760. 5770. 5780. 5790. 5800. 5810. 5820. 5830. 5840. 5850. 5860. 5870. 5880. 5890. 5900. 5910. 5920. 5930. 5940. 5950. 5960. 5970. 5980. 5990. 6000. 6010. 6020. 6030. 6040. 6050. 6060. 6070. 6080. 6090. 6100. 6110. 6120. 6130. 6140. 6150. 6160. 6170. 6180. 6190. 6200. 6210. 6220. 6230. 6240. 6250. 6260. 6270. 6280. 6290. 6300. 6310. 6320. 6330. 6340. 6350. 6360. 6370. 6380. 6390. 6400. 6410. 6420. 6430. 6440. 6450. 6460. 6470. 6480. 6490. 6500. 6510. 6520. 6530. 6540. 6550. 6560. 6570. 6580. 6590. 6600. 6610. 6620. 6630. 6640. 6650. 6660. 6670. 6680. 6690. 6700. 6710. 6720. 6730. 6740. 6750. 6760. 6770. 6780. 6790. 6800. 6810. 6820. 6830. 6840. 6850. 6860. 6870. 6880. 6890. 6900. 6910. 6920. 6930. 6940. 6950. 6960. 6970. 6980. 6990. 7000. 7010. 7020. 7030. 7040. 7050. 7060. 70

ہے وہاں جو مسلمان کا۔ ان سے کاپٹ ایکسٹنڈنگس کی طرف سے وہ
 اوسطی ہے۔ اور قانون کا جو کام ہے۔ ان کا۔ ان میں سے ایک میں بھی
 رہتی ہے۔ اور جہاں قانونا ضمانت نہیں وہاں۔ ان میں سے ایک میں بھی
 جہاں سے ہوگا اور جو ہم نہیں کہہ سکتے۔ جہاں ان سے یہ کہہ سکتے ہیں
 ذبح نہیں کرے دیتے۔ اور ان میں سے ایک میں ان سے کہہ سکتے ہیں
 یہ واجب کر کے کی طرح کر کے یہ وہ قصص میں سے ایک ہے کہ ان سے کہہ سکتے ہیں
 آگے کی جہاں میں ان کے قتل و قتل۔ یہ کہہ سکتے ہیں اور ان میں سے ایک میں بھی
 واجب کر کے گی اور ان سے سوائے ان کی جس میں ان سے کہہ سکتے ہیں
 کی بنا پر بند کر دیں گے۔ یا ان میں سے ایک میں یہ کہہ سکتے ہیں۔ بازار و شاپ میں
 جہاں قانونا ضمانت ہے یہ وہ جہاں ذبح کا وہ مطلب ہوگا جب کہ مسلمانوں و
 توہین و ذلت کے سے نہیں کرنا ہے کہ شرعاً حرام اور اس سے سوائے جہاں میں نہایت
 وہاں سے بھی بازار ہونا اور ان کی بے جاہت۔ یہاں کہنے کے سے یہ کہہ سکتے ہیں
 دینا ہرگز جائز نہیں۔

یہ بات تو خفیہ ۱۹۸۰ء کی باب آگے پڑے۔

(۲) ۱۹۱۱ء

۱۳۴۹ء ۱۹۱۱ء میں ہندوؤں نے ہندوستان سے گورنمنٹی بند کرانے کے سے بہرہ تو شیشیں
 حیز کر دیں۔ مگر جسٹ کو عرضداشت پیش کی کہ گورنمنٹی سے یہی دل تو راہی ہوتی ہے اس پر قانوناً
 پابندی لگائی جائے۔ ان کی اس عرضداشت پر گورنمنٹی ذلت کے مسلمان بندوں نے بھی سب
 تصدیق ثبت کر دی تو آل انڈیا مسلم لیگ کی برہمنی شارٹ کے جو ان میں سے ایک ہیں سید عبدالودود نے
 ہندوؤں اور مسلمان نیشنلسٹ لیڈروں کے مشترکہ باب میں قانوناً کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کی
 طرف سے ایک اختتام مرتب کیا اور اظہار حق کے سے یہ وہ امر و راجہ کے سے یہ کہہ سکتے ہیں
 رضا خاں صاحب دوا ناظم علی صاحب اعلیٰ مختلف بہاں میں سے ایک ہے۔ ان میں سے ایک میں
 کی طرف سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان میں سے ایک ہے۔ ان میں سے ایک میں یہ کہہ سکتے ہیں
 فوج جاری ہو۔ دہلی میں مسلمانوں کے اختتام اور ان میں سے ایک ہے۔ ان میں سے ایک میں

۱۔ سائل جس پر جواب دیا کہ یہ امر ۱۹۱۱ء میں ان کی سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک میں

قانونی جس پر جواب دیا کہ یہ امر ۱۹۱۱ء میں ان کی سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک میں

ب۔ انہوں نے منظم امن کے فرامیہ

”میں ان امر سے پورے طور پر متفق ہوں یہ مسلمانوں کا
کام ہے کہ قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔“
(۴) ۱۹۱۹ء۔

۳۔ ”بقرہ (۱۳۳ھ) کے واقعہ پر مبنی فتاویٰ ان کے ہاں سے ہوئے
نہ۔ پورچا کر یہ وحشی کی زبانوں سے مسلمانوں کی خاطر سے خودکشیوں
میں سے لئے قربانیاں تھیں۔“ ج

ب۔ ”دسمبر ۱۹۱۹ء میں انہوں نے مسلمانوں کے لئے ایک
اور قریب سے یہ انوکھی باتیں بیان مسلمانوں کو پتے لگانے کے لئے
لگا کر کریں اور کام کے قربانی انہوں نے کرویں۔“ ج

(۵) ۱۹۲۰ء۔

۴۔ خواجہ حسن نظامی نے ”رسالہ ترس“ کو لکھ کر انہیں ہندوؤں کے ہاں میں اور
کشی سے ان کی دل آزاری ہوتی ہے لہذا انہوں نے قربانی نہ کریں اور ان سے محسوس
جانوروں کی قربانی کافی سمجھیں۔“ ج

ب۔ مولانا شاد سید خان صاحب پشاور نے گاؤں کٹھنی بندہ ہونے پر منوں کھڑے
”میں اعلان کرتا ہوں جیسا کہ میں نے پچھلے سال (یعنی ۱۹۲۰ء میں) یہ تھا کہ ہندو
بھائیوں کی طرف سے کسی مطالبہ یا درخواست سے پہلے ہی مسلمانوں کو جوے گا
کے کھریاں اور بھینے میں قربانی کرنی چاہیے۔“ ج

ج۔ جناب حکیم امجد خاں صاحب نے اس قسم میں ایشیت صد مسلمانوں پر طلبہ میں
ارشاد کیا کہ

”گاؤں کٹھنی ہذا کریم لوگ عربہ سے شاروں کو سنو وہیں میں رہتے رہے

۵۔ ہندو مسلم اتحاد کے اجلاس کا مذکورہ ۱۹۲۰ء۔ محمد علی احمد علی ۱۹۲۰ء میں
ج۔ ایضاً میں نے

۶۔ ایضاً میں نے ۱۹۲۰ء میں

۷۔ سالانہ کانفرنسیں خواجہ محمد علی احمد علی ۱۹۲۰ء میں

۸۔ ہندو مسلم اتحاد کے اجلاس کا مذکورہ ۱۹۲۰ء میں

اور یہی قربانی کا کام ہے۔ یہ عام عہد میں رہا۔ یہی وہ ہے جس نے
 قربانی و ترجیح، جتنے ہی ممکن ہو، اپنی قوم کے لیے قربانی کی ہے۔
 اسے محض ہندو کی خدمت میں سے ہے۔ اس لیے اس کی عظمت تو ہندو کے لیے ہے۔
 کے مطابق نہیں۔

تاریخ، ایک عظیم و بڑا ہندو کی ہے جو ہے۔ اس نے ہندو کی عظمت کو
 تیار کیا ہے۔ یہی ہے کہ اس نے ہندو کی عظمت کو تیار کیا ہے۔

أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا حُكْمَ اللَّهِ فَتُحِبُّوا

وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحَبَ فَلْيَسْكُ عَمَلَهُ وَاطْعَانَهُ

رسال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کسی کو چاہے کہ اس کے لیے ہو۔

انوار اللہ فی قربانیاں پھر دے۔

اب اس میں 'بالشوق' یعنی بے چین یا بے لگن کی حالت میں صاحب کی شخصیت
 کو ہرگز زیب نہ دیتا تھا۔ جس پر مولانا سید سلیمان اشرف تو نسبت میں کہتے ہیں کہ
 صاحب موصوف سے بڑے عوام اسلام نہایت زیادہ انداز میں یہاں یہ کہتے ہیں کہ موصوف سے موصوفی
 روایت کس کتاب سے آجنگاب کے نقل فرمائی، اور اس سے جو بڑے بڑے مولانا سید سلیمان اشرف
 حکیم صاحب کے وقت کہ وہ پر وہی پر نفس نہیں، اور جو وہ بڑے بڑے انجیل طاقات کی وحش ہا،
 نہ ہوئی۔ ازاں بعد سید صاحب نے بعض مغزات اہل محمدین کا خیم صاحب کے ہاں آنا بہت
 ان کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ مدینہ شریف میں جو شخص ہو گئی ہے اس کی بھیجی کی طرف خیم
 صاحب کو توجہ دلائیے، لیکن سید سلیمان اشرف صاحب کی یہ کوشش بھی بے اثر رہی۔ مزید یہ کہ
 مختلف مواقع پر علماء سیاسی سے بالمشاورہ میں یہ میاں بیک فرمائی کہ وہ خیم صاحب سے
 قدارہ اور دینی فاطمہ سلامتی و کام نہ گھٹنے۔ اس کے بعد مدینہ میں پہلے وہ خیم صاحب کو نہوت گئی،
 تین صیغے گزر گئے اور کوئی اعلان نہیں کیا۔ اصل مدینہ میں ملک شادائیس کے خیم سے
 گیا۔ انگریز سید صاحب کی یہ کوششوں کے بعد مدینہ میں جو سید صاحب کو نہوت گئی،
 انہوں نے اعراض پر اور مجلس سلطنت قیام سے بھگت ہوئے۔ اس وقت سے کہ

۱۔ انشاء اللہ جہاں تک مطلوبہ طبع علی ہے۔ جو کہ ۱۹۵۰ء میں ۶۰
 ۲۔ جہاں تک مطلوبہ طبع علی ہے۔ جو کہ ۱۹۵۰ء میں ۶۰

یہ ہے کہ یہ کتاب "تحریر" کی تصنیف سے پہلے سال ۱۲۸۵ھ میں لکھی گئی تھی جس پر یہ
 ۱۲۸۵ھ کے سیاسی یزدان قوم "بندہ مسلمہ" کے خیال و چوٹ نے اور نہ دران وطن کی وہ توجہ
 نے اس کی طرف سے آنے لگی تھی۔ یہی گونہ نے اسے سے گہرا اثر کیا جس پر وہ
 مسلمانوں کی سب سے بڑی جرحتوں کو مسلحانہ طور پر انصاری کی تحریک اور
 حیرت انگیز غارتگری کی سب سے بڑی روایتوں میں "بندہ مسلمہ" کے ساتھ ساتھ
 غیورانہ کام کی قربانی کی قلمبندی فرمادیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے کہ صدر بحث کی کتاب میں بھی شائق کا کہنا ہے کہ کتاب میں ہے۔
 سے "تحریر" میں مولانا سید سیدان اشرف نے مسلحانہ طریقہ دینے لپا، اہل اوقاف و انصافی، جامع
 تہذیبی، مسند محمد بن حنیبل میں قربانی سے متعلق روایات کو نکال دیا ہے۔ چنانچہ اس جانب
 اشارہ کرتے ہوئے "تحریر" کے زیر بحث فرماتے ہیں

"مسلحانہ طریقہ کی سامی روایتیں نقل کر دی گئیں اس میں ہر شخص تلاش کرے
 کہ کون کونسا ہے۔"
 آگے چل کر اس میں شرف نظر آجیں

"کتاب حدیث میں شہادت مسلمانہ رضی اللہ عنہا سے جس قدر روایتیں بیان
 تحریف خلافت و کتاب مولاات پر کام کرنے والوں نے لیے اس کا مطالعہ لازمی ہے۔ تاریخ کے اس باب پر
 محققانہ بحث سے پہلے یہ ناچوب سال ۱۲۸۵ھ میں سید نور محمد قادری کے پیش لفظ کے ساتھ
 شائع ہوا۔ اسے "تحریر" میں اشرفی (۱۸۹۶ء - ۱۹۸۵ء) نے مایمان فیض الاسلام راولپنڈی
 ویر ۱۹۸۱ء میں اشرفی کی تصنیف پر مبنی ہے۔ آج میں لکھا کہ "مولانا (سلیمان اشرف صاحب) اپنے
 مقدمہ میں جہانگیر نے "بندہ مسلمہ" کی آغوش میں ہی سے جہاد ۱۹۲۰ء میں تھا۔ آج بھی مسلمانوں پر
 ایسی ہی جہاد کا مظاہرہ ہو رہی ہے۔ یہی ہے جب محمد مسلمانان عالم کچھ معنی میں مسلمان بن کر اپنے
 حقانی فرائض سے منہ موڑیں۔ ان کے سامنے شہادت پر کھڑے ہو کر اپنے حق کو
 شہادت نہیں دیتی۔"

اس کے ساتھ ساتھ وہ لکھتے ہیں کہ اگر یہ مولاات کی شہادت ہو تو بھارتی بیچاریوں کی نرہ سودی کے لیے
 یہ یوں کیا گیا ہے کہ "تحریر" کے ساتھ ساتھ یہ لکھا گیا ہے کہ "مسلحانہ طریقہ" اور اقوام متحدہ کی
 قراردادوں کے تحت یہ لکھا گیا ہے کہ "بندہ مسلمہ" کی شہادت دینی ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے کہ
 یہ مسلمانان ملتان کے حق میں نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ لکھا گیا ہے کہ "بندہ مسلمہ" کی شہادت
 ہے جو بھارت سے لے کر تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے ہے۔ یہ لکھا گیا ہے کہ "بندہ مسلمہ" کی شہادت
 ہے جو بھارت سے لے کر تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے ہے۔ یہ لکھا گیا ہے کہ "بندہ مسلمہ" کی شہادت
 ہے جو بھارت سے لے کر تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے ہے۔ یہ لکھا گیا ہے کہ "بندہ مسلمہ" کی شہادت

۱۲۸۵ھ میں لکھی گئی تھی۔ ۱۹۸۵ء میں ۲۹

فَاتَّبِعُونِي أَهْدِكُمْ سَبِيلَ

السنن

نوشته

فقیر محمد سیدان شریف

باہتمام محمد تقی غازی مشرقی

مطبع فضلی عتیقی گڑھی پٹیہاں
(آدم علیہ السلام کی ستر گز سے تابعدار ہو)

زمہب کو چھوڑنا اور غیر منقہ بہ قول کو اس اطمینان و سکون سے بیان کرنا کی
حاجت دین چکیا اس سے قربانی کی اہمیت کم کر کے دکھانا مقصود نہیں ہے
حجرت افزائسم نویر ہے کہ ایک حدیث حضرت ام سلمہ سے روایت کی جاتی ہے
اور اس سے بر ثابت کیا جاتا ہے کہ عرب میں بکری کی قربانی کا رواج تھا
حدیث پوری نقل نہیں کی گئی اس لئے کہ پھر یہ ماکا ثابت ہونا مشکل تھا و ام الناس
بھی ممکن جاتے کہ یہ الفاظ حدیث نہیں خطبہ مدارت کی عبارت پر ہے۔

نقل کردہ حدیث
کی حیثیت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرمادیں کہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ساء بئس حلال ذی الجفۃ
انما احدکما ان یضی بالاشاة ثم رعل اللہ علی اللہ علیہ وسلم

سے بارگاہ فرمایا کہ یہ تم بھی اچاندیکر دو تم میں کوئی بکری کی قربانی کرنا چاہتا
میں میرے ساتھ ہو رہے ہو تو یہ کہ عرب میں حق العموم بکری کی قربانی کا رواج تھا۔

بر حدیث طیل بخرام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک جامع کثیر محدثین مروی
ہے لیکن کسی روایت میں لفظ بالاشاة یعنی بکری کا نہیں پایا جاتا۔

۱۰ روایت صحیح مسلم | امام مسیح مسلم شریف میں اسی حدیث طیل کے لئے
ایک باب مقرر کرتے ہیں۔

باب حی۔ مَنْ دَحَلَ عَلَيْهِ قَسْرَ ذِي الْجَفَةِ فَقَرَّبَ مَرِيْدَ النَّصِيَةِ اَنْ يَكْتُلَ
مَنْ شَعَرَ اَلْطَّعَارَ وَكَسَبًا يَمْنِي اِسْ بَابٍ مِّنْ اِسْ سَلَسَلَا بَيَانِ ہر کہ عشرہ ذی الجفہ
جیکر ایسے شخص کوٹ جو قربانی کے لئے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس سے قربانی دینے سے
قبل ناخن تراشنا اور طالع بنانا چاہئے۔

اس میں کوئی شخص اس لئے اوتٹ اور بیز بکری کی نہیں صاحب قربانی یعنی

نی ہیں ان سب میں سے ایک ایک ملک آباد نہیں ہے۔
 وہ سب کے سب صدیوں سے مرے ہوئے ہیں۔
 نہیں۔

مذکورہ بالا میں سے (۱) سے (۲) تک کے علاقوں کو ہم نے مسلمانوں کے
 متعلق اور ان کے حالات پر غور کیا (کے سمیت)۔ یہ علاقے ہندوستان میں
 ثابت کر دیا ہے اور ان کو کے خلاف ہندوؤں کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم
 کے ہیں اور خود ہندوؤں نے ان کا اعتراف کیا ہے۔ ان کے خلاف ہندوؤں نے
 بلکہ ہندوؤں میں خود ہندوؤں کے گروں کو بھی ہتھیاروں سے مارا ہے۔
 عظیم الشان کیونٹ علی گڑھ اور مطحی ناجہرہ علی گڑھ کے ہندوؤں نے
 اشراف کے مسلمانان ہندو کی رہنمائی کی ہے۔ "شاد" کے ہندوؤں نے
 سے لے کر ان قوم کے علاوہ مختلف شہروں اور قصبوں تک میں ہفت تھیم کے
 کی ایک اعلیٰ علمی کاوش ہے جس میں اس تاریک دور پر آشپ دور میں ہندوؤں کے
 کی جانب سے شعائر اسلام سے روک کر ان کی ہندوؤں کے ہندوؤں کے
 واضح کر کے میں ہندوؤں کا ثابت ہوا ہے۔ ان مسلمانوں کے ہندوؤں کے
 رکن اور عظیم شعائر و قربانی کا جو جتنے ان ہندوؤں کے گروؤں کا
 اور پھر تقسیم پر عظیم پاک ہندوؤں کے ہندوؤں کے ہندوؤں کے

تکمیل مقدمہ

ظہور الدین خاں امرتسری

ایسر سید محمد سیمان اشرف یہ (۸-۱۸-۱۹۳۹ء) کا رسالہ "لڑشاد" جو ۱۹۴۰ء میں
 لاہور سے شائع ہوا تھا۔ یہ کتاب میں پہلی بار ۱۹۸۱ء میں سید نور محمد قادری مرحوم (۱۳۰۲ھ
 ۱۳۵۵ھ) ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء کے "لڑشاد" کے ساتھ طبع ہوا تو قادری صاحب موصوف نے
 یہ سید لڑشاد میں یہ یہ بتائی۔ مستندہ بنو یہ ۱۱ اور جناب سید سلیمان اشرف کی ایک اور تالیف
 "تہذیب و تمدن ہندوستان" پر ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ ۱۹۶۸ء کے لگ بھگ قاضی
 محمد علی صاحب مرحوم (۱۹-۱۹۶۹ء) بھی "لڑشاد" کو تحریک پاکستان کی گم شدہ کڑیاں (یا
 تو یہ یہ کتاب کا ایک فہرست شدہ باب) کے عنوان سے شائع کرنے کا عزم کر چکے تھے۔
 لڑشاد چھپنے کے بعد قادری صاحب مرحوم نے "لڑشاد" کا مقدمہ لکھا شروع کر دیا اس سلسلہ میں
 تقریباً ۱۹۸۲ء میں ان نے اس وقت لاہور پر بھی حاضہ ہوا جو ضلع منڈی بہاؤ الدین کے ایک دور
 قیام میں یہ لڑشاد میں واقع ہے۔ یہاں پر آپ کا تب خانہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ بر عظیم
 نے اس پر کافی صاحب کی گم فی نظر تھی۔ لڑشاد کے "مقدمہ" کے زیر نظر صفحات قادری صاحب
 کی مسودہ یافتہ لڑشاد کے ساتھ ان کی اقوت و انشائیہ پڑھیں۔ مگر انفس خالق
 لڑشاد کے بارے میں تکمیل ہونی مہلت نہ دینی۔

لڑشاد کی شاعت کے بعد تاخیر سے پہنچنے والے حضرت مولانا حکیم محمد علی صاحب

سید محمد علی صاحب نے اس وقت لاہور میں رہ رہی تھی۔ یہ سید محمد علی صاحب نے مقدمہ کے ساتھ ساتھ
 لڑشاد کے بارے میں بھی لکھا تھا۔ یہ سید محمد علی صاحب نے لڑشاد کے بارے میں بھی لکھا تھا۔
 یہ سید محمد علی صاحب نے لڑشاد کے بارے میں بھی لکھا تھا۔ یہ سید محمد علی صاحب نے لڑشاد کے بارے میں بھی لکھا تھا۔

یہ سید محمد علی صاحب نے لڑشاد کے بارے میں بھی لکھا تھا۔ یہ سید محمد علی صاحب نے لڑشاد کے بارے میں بھی لکھا تھا۔
 یہ سید محمد علی صاحب نے لڑشاد کے بارے میں بھی لکھا تھا۔ یہ سید محمد علی صاحب نے لڑشاد کے بارے میں بھی لکھا تھا۔
 یہ سید محمد علی صاحب نے لڑشاد کے بارے میں بھی لکھا تھا۔ یہ سید محمد علی صاحب نے لڑشاد کے بارے میں بھی لکھا تھا۔

تحریک ترک موالات وہاں سب بھانے کی فاضل تھے اس لیے وہاں علی گڑھ اور آگرہ کے لوگوں
بند کرنا چاہتے تھے۔ لیکن صرف مسلمانوں کے علمبرداروں نے اس کو مسترد کیا۔ وہ لوگ
کروڑوں میں کیا راز پوشیدہ تھا۔ یہاں پر مشتاق حسین غازی کی رہائی تھی۔

”ہندو لیڈران کو یہ بات نہ بھاتی تھی کہ ان کا ”کانا“ حسان بھی سکی۔ کان مہر

پر نظر آئے۔ مگر کچھ بس نہیں چٹا تھا کہ جس کو نئے سنی کی بدولت مسلمان تعبیر

کچھ اسامیاں بند کر لیجئے تھے، اس کو بند کر سکیں۔ تحریک میں ان کو یہ موقع نہ آیا

اور انہوں نے انگریز کی تعلیم کے بانیات پر زور دیا۔ انہوں نے اور وہ یہ کہ وہ سب

علموں کو تعلیم پانے سے روکنے کی تجویز منظور کی۔ لیکن اس میں پادریاں مضرت نہ ہو

یہی کہ ملی گڈ مسلم یونین کو توڑ دیا جائے تاکہ ہندوستان میں کوئی واحد مسلم

گاہ بھاتی نہ رہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور باوجود اس کے تعلیمی بانیات کا ختم نہ ہوا۔

ہندو یونین پر آج بھی نہ آنے والی تھی۔“

(حاشیہ صفحہ ۲۸)

ج ”روزانہ جیہ اخبار“ (لاہور) مگر ۳ دسمبر ۱۹۲۸ء میں صفحہ ۱ پر ایسا بیان تھا کہ مملکت کے مسلمانوں
کے عنوان سے ایک طویل نظم شائع ہوئی جو اس دور کی یاد دلاتی ہے۔ چند اشعار یہ ہیں:

| | |
|------------------------------------|------------------------------------|
| پوچھا جو ہر کسین مولات سے کہ آپ | نہیں کہہ سکتے ترک مولات |
| کہنے لگے کہ یہ کوئی مشکل عمل نہیں | باقوں ہی باتوں میں جو سے تراش سکتے |
| وہ چار ہندوؤں کو ہاتھیں کے رہنا | گڈمڈ کو ساٹھ سے پانچ مڈمڈ |
| مسجد میں ہندوؤں کو بلا کر سٹکے بچہ | مگر یہ بچہ بت کو بچہ چھوڑے |
| بھینس کے ابتدا میں خلافت کا مسئلہ | دیکھیں گے مشکلیں تو سے صبر ہو سکتے |
| چند دھول کر کے خلافت کے نام سے | یہ وہی ہے ہر ترک کے جسے ہر ترک |
| آکر اہاں سے اٹھیں گے ہجرت کا غلط | ہر طرف پہاں جو کہ ہر طرف |
| پابندیاں طریقہ تعلیم میں ہو چیں | آزاد اس سے قوم ہر طرف |
| سے عام کالجوں میں جو تعلیم کا رواج | پہاں ہر طرف ہر طرف |
| اٹھیں گے ترک اوز کی اس طرح اور بیل | غاص ہر طرف سے پتہ ہاں |
| مشق عمل کی ہو گی ملی گڈ سے نہ | سے کہہ کہ ہر طرف ہر طرف |
| بہار سال سہی جو ہے ”ہی قوم“ کی | ہر طرف ہر طرف میں ہر طرف |

(حاشیہ صفحہ ۱)

۱ ”مسلمان اور ہر کسین“ (لاہور) مگر ۳ دسمبر ۱۹۲۸ء میں صفحہ ۱ پر ایسا بیان تھا کہ مملکت کے مسلمانوں

کے عنوان سے ایک طویل نظم شائع ہوئی جو اس دور کی یاد دلاتی ہے۔ چند اشعار یہ ہیں:

مسلمانوں کی تعلیم کے لئے ہرگز کامیاب نظر جانے والے تھے۔ ان کی عمریں نہ تھیں نہ تھیں۔ ان کا ہر کام ایک ہی چیز پر مرکوز تھا۔ ان کی عمریں نہ تھیں نہ تھیں۔ ان کا ہر کام ایک ہی چیز پر مرکوز تھا۔ ان کی عمریں نہ تھیں نہ تھیں۔ ان کا ہر کام ایک ہی چیز پر مرکوز تھا۔

مسلمین کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی تعلیم کی ضرورت ظاہر فرمائی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔

تعلیم و مواصلات سے مشغلی زندگی میں رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ سب سے بڑی مواصلات انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔

یہ بات بہت اہم ہے کہ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔

یہ بات بہت اہم ہے کہ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔

یہ بات بہت اہم ہے کہ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔

یہ بات بہت اہم ہے کہ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔

یہ بات بہت اہم ہے کہ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔ انسانیت میں کی جاتی ہے اور ملازمت ہے اور ملازمت میں ہی سب سے بڑی تعلیم ملتی ہے۔

۱۔ میں مسلم بن عبد اللہ بن علیؑ کا بیٹا ہوں۔ ۱۹۲۰ء میں صلیبیوں نے مدینہ منورہ کو فتح کر لیا۔
 صاحب اور ان کے ہم نوا ممالکی فکر میں مدنی طرف سے تھک چکے تھے۔ ان کی مدنی خواہش تھی۔
 طرح اس تعلیمی مرکز کو احیاء کیا جائے۔ آخر تجویز یہ نکلی کہ "اسات" سے مدنیوں کو اس تعلیمی
 آگیا تو انہوں نے اسلامیہ کالج علی گڑھ اور اسلامیہ کالج لاہور وغیرہ بنائے۔ ان کے بعد
 دیرینہ خواہش کا یوں اظہار فرمایا

"علی گڑھ کی ابتدائی حالت میں ملوہ متدینین نے ہی احمیہ میں حسن تعمیر
 سے (جواز سرپا گورنمنٹ اسکول میں رہی ہوئی ہے)۔ دو تہہ جسکی ضرورت نہ
 تھی۔ اب جب کہ اس کے ثمرات و نتائج آنکھوں سے آجھائے تو قوم ان سے
 بچا ہوا مادہ ایک ضوری امر ہے طلبہ کے والدین کیجئے بھائی! اور سمجھئے بھائی
 اسی تعلیم پر زور دیں اور مذہبی تعلیم سے مات دیں تو طلبہ کو ضوری بن جائیگا نہ تعلیم
 مذہبی اور اسلام کی خدمت گزاروں کے لیے سہی کریں۔" (ع)

تیز مولانا محمود حسن نے صفر ۱۳۳۹ھ (اکتوبر ۱۹۲۰ء) میں مسلم کالج علی گڑھ سے طلبہ
 سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا

"امید ہے کہ میری معروضات سے آپ کو اپنے سوالات کا جواب
 جائے گا۔ اور علی گڑھ کالج کی عمارتوں اور کتب خانہ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ یہ
 خیال بھی آپ کے دل کو ہلکے گا کہ قسطنطنیہ، شام، فلسطین اور عراق کی قیامت
 سے ان چیزوں کی قیامت کو کیا نسبت ہے۔" (ع)

چنانچہ پروفیسر انوار الحسن صاحب شیر کوئی کے بقول طلبہ میں حضرت علیؑ کے بلند پایہ
 سے بہت جوش پیدا ہوا اور ان کے لڑکوں نے جو نعرہ شہی کا بیانات کہہ دیے کہ "کو با گاندھی جی کے مرتب
 کردہ پروگرام ترک سوالات پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔ مولانا حسین احمد "نقش حیات" میں

۱۔ ترک سوالات پر ملے کر ۱۹۲۱ء میں، مدینہ منورہ کی کھلی کھلا مخالفت ہوئی۔ مولانا حسین احمد نے ۱۹۲۱ء
 میں "مجموعہ تحریکات ملی تحریکات" سے اپنے میں مسلمانوں کے بلند پایہ مدینہ منورہ کی مخالفت کے خلاف
 (مجموعہ شمارہ ۸۳-۱۹۸۲ء) میں گورنمنٹ کالج علی گڑھ میں

۲۔ فتح البند مولانا محمود حسن، علی گڑھ کی ایک سیاسی مصلحت مند حوصلہ شاہجہانپوری، مدینہ منورہ کی مخالفت
 مولانا "اپنی طبع" میں ۱۹۹۲ء میں "مجموعہ تحریکات ملی تحریکات" سے

۳۔ مولانا شریف الدین فیروز "مجموعہ تحریکات ملی تحریکات" میں ۱۹۹۲ء میں

جس نے آپ کے فتوے سے جواب دے کر عن میں بیان کیا ہے اسے آپ سے
اشارہ (ارشاد) کی قیاس سے سنا گیا ہے نہ خود ہیں۔ لیکن ان کو وہ
جواب ممکن نہ ہو گا (مکمل نہ ہو گا)۔ ان میں ایک عقیدہ ہے کہ اس سے اسروں کی
بدبالی ہے یا عت می تہذیب و نورانی مطلق رخ میں محمدی طبعی ہر جگہ کی
حکومت و قیامت اور تمام حالات کے پیدا ہونے کی وہ اس آیت سے محض غرضی سے نہ
محمد بنیاء اللہ میں انہی امور و احوال کی طرف اشارہ اپنے استہکاف ہوا ہے۔ اس لیے
آگے یہ کہنے سے پہلے ضروری ہے کہ انہی امور و احوال سے ہندو اور مسیحی کیا جواب دے
سید خیر علی ان اشرف قطر از ہیں

”ہندوستان میں جس قدر کالج یا اسکول سرکاری ہیں ان پر عامہ محفلوں کا
تعلق نہ کر رہے ہیں۔ دراصل ان کا قبضہ ہندوؤں کے لئے مخصوص ہے۔ یہ کہ بہت
اختیارات اخیر دیکھیں بلا واسطہ اور کمپس واسطہ چوں کہ ہندوؤں کے ہاتھوں میں
ہیں اس لئے جمعیت بھی اسی قوم کے حصے میں ہیں۔ سارے ہندوستان میں
مسلمانوں کے صرف تین کالج ہیں علی گڑھ، لاہور اور بیٹوہ۔“

اس وقت ہندوستان میں مجموعی تعداد ۱۰ لاکھوں کی ایک سو پچیس (۱۲۵) سے زائد مسلمانوں کے اور ایک سو پچیس (۱۲۴) ہندوؤں کے ان میں سے ۲۰ لاکھوں کی تعداد جو جن کی تعداد کل چونتیس (۳۳) ہے الگ ہے۔ بچے ۱۸ لاکھ خاص ہندوؤں سے روہا جاتے ہیں ان میں پچیس (۲۴) لاکھ بچے ہیں جن میں (جن) میں گورنمنٹ لی اے اور اعلیٰ ثانوی نہیں اور پچیس (۲۶) ایسے کونٹریں ہیں

یہ یہاں پر دت مانتے رہا ہے ۔ دیر اور اس صاحب سے "نعتیہ حلقہ" میں جہاں سے
 غلو رہا اُن کے کل اکابر کا اثر ہے ۔ یہ شک ہے کہ وہاں دیر مہم جو یہ تہذیب تھی ۔ ۱۹۱۰ء
 وقت صحبت احمد صاحب سے ہے ۔ اس پر شک ہے کہ وہاں بھی چند چور دیر سے نعتیہ مہم جو
 تھے ۔

۱۔ سید احمد علی خان صاحب
 ۲۔ سید احمد علی خان صاحب
 ۳۔ سید احمد علی خان صاحب
 ۴۔ سید احمد علی خان صاحب
 ۵۔ سید احمد علی خان صاحب
 ۶۔ سید احمد علی خان صاحب
 ۷۔ سید احمد علی خان صاحب
 ۸۔ سید احمد علی خان صاحب
 ۹۔ سید احمد علی خان صاحب
 ۱۰۔ سید احمد علی خان صاحب

پندرہ یقیہ ۔ یقیہ ، مولا سیدہ اودھوہی ، علامہ محمد علی صاحب علی سرادھوہی صاحب
 قدس سرہ نے شریعت اور فقیہانہ مسائل کے حق میں تقریریں کیں۔ ان کے یہ
 تقریریں ان بات پر تھیں کہ تمام طلبہ وہاں میرٹھ کے محققانہ فیوض سے بہرہ مند
 ہو رہی تھیں اور ان کے تلامذہ کی تعداد بڑھ رہی تھی۔ ان کے تلامذہ کی تعداد بڑھ رہی تھی۔
 مذکورہ اجلاس میں جو تلامذہ وہاں ان کا خطاب سنا وہ ان کی اس تقریر سے

سوائی مست و یواکے ۔ اس نے اپنی طویل تقریر کو اس الفاظ پر ختم کیا

”پنجاب کے لوگوں میں تم سے ہاتھ جوڑ رہے ہیں۔ تم لوگوں کے ساتھ

پنجاب سے شرم نہ آئے۔“

علامہ محمد علی جوہر نے اپنے یہ جملہ جملہ میں کہا

”ابھی وقت تھا کہ تم تعمیرِ طرف آتے بھی نہ تھے اور نہ ہی تم پر محبِ تعمیر

بن رہے تھے کہ خدا اور وہاں کو بھی اس کی خاطر قربان رہے تھے۔ یہ وہی وہاں سے ہے

جس نے بدلے میں تمہارا لفظ کا دھوکہ دیا ہے۔“

تقریر کے آخر میں علامہ نے ان کے یوں کہنے کی

”میں یہ سن رہا ہوں کہ ان لوگوں نے کہا کہ وہاں کے مسلمانوں کو شہریت دینا

اور تمام ان کی اپنی مسرت و فحشیں چھڑا دیں۔ سو تمہیں یہ دیکھو کہ ان لوگوں نے

دہلی کے لوگوں کے امیدواروں کو چھوڑ دیں اور طلبہ کو ان کے ساتھ لے لیا۔“

مولا ابوالکلام آزاد نے ان کے خطاب کے جواب میں فرمایا

”میں بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے لئے خدا کے فضل سے شہریت حاصل کر لی

لی کہ جو بھارت کی شہریت دی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان شہریت حاصل کر

لی کہ جو بھارت کی شہریت حاصل کر لی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان شہریت حاصل کر

لی کہ جو بھارت کی شہریت حاصل کر لی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان شہریت حاصل کر

لی کہ جو بھارت کی شہریت حاصل کر لی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان شہریت حاصل کر

لی کہ جو بھارت کی شہریت حاصل کر لی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان شہریت حاصل کر

لی کہ جو بھارت کی شہریت حاصل کر لی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان شہریت حاصل کر

لی کہ جو بھارت کی شہریت حاصل کر لی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان شہریت حاصل کر

سے ساتھ ہی جاری ہے۔ مذکور نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء کی جزئی کونسل کی مینی میں
 تحریر یہ ترقی یافتہ کیا کہ جب تک اسلامیہ کالج لاہور کی سرکاری آمد اور بندہ کی
 حالت اور موجودگی سے اس کا قطع الحاق نہ کیا جاوے (ہائے) تب تک انگریزوں
 سے نہ ملے گا۔ جس پر سنی اور اسلامیہ کالج کے لوگوں کو فتویٰ دے دیا کہ اگر ایسا
 نہ ہو گا تو چھوڑ دو، مگر اس طرح سے کان میں بے چینی پھیلا دی کہ پھر پڑھائی کا
 وقت نقصان ہو گا شروع ہو گیا۔ علامہ مذکور کا یہ فتویٰ غلط ہے۔ یونیورسٹی کے ساتھ
 انق قومیہ سے اور ادا دینے سے معاملت قائم رہتی ہے نہ کہ سوالات جس
 سے معنی محبت سے ہیں نہ کہ کام سے، جو کہ معاملت کے معنی ہیں۔ مذکور کی اس
 برائی سے اسلامیہ کالج جاوے ہو رہے ہیں (ہاں ہے)۔ مذکور، مولوی محمود الحسن
 صاحب (اصلی نام محمود حسن ہے)، مولوی عبداللہ صاحب تو یو بندی خیالات کے
 ہیں۔ برہم فتویٰ اپنے مدعا کے مطابق دیتے ہیں لہذا میں فتویٰ دیتا ہوں کہ
 یونیورسٹی کے ساتھ الحاق اور ادا اولیٰا جائز ہے۔ میرے فتویٰ کی تصحیح ان اصحاب
 سے ہے۔ میں جو یو بندی نہیں مثلاً مزید ملت طاہرہ حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا
 صاحب، مولوی صاحب، مولوی سابقہ روہیلکھنڈ اور مولوی اشرف علی صاحب ٹھٹھانی
 مولانا غفرانی، ٹھٹھانی۔

اس فتویٰ کو ایک خط کے جوارج ذیل ہے: مولانا احمد رضا خاں صاحب کی تصدیق و تصدیق

سے روانہ پا

”خواجہ مت علامہ مولانا، بالفضل اللہ جناب شاہ احمد رضا خاں صاحب
 ر کلمہ

اسلامیہ رمتہ اللہ بہہ

پشتہ پڑھا فتویٰ طاعتہ ربی کے لیے ار سال کر کے التجا کرتا ہوں کہ دوسری
 مجلسیہ پشتہ پڑھائی کی تصحیح فرما کر فرمایا منہ سے نام دیا بھی ذرا کہ اگر ممکن ہو سکے
 (میں نے) پانچ روزہ سب سے بھیج دیا۔ انجمن حمایت اسلام کی جزئی کونسل کا

مجلسیہ رمتہ اللہ بہہ، مولانا محمد امجد علی صاحب، مولانا محمد امجد علی صاحب، مولانا محمد امجد علی صاحب

برق

حالات دائرہ پر دو ضروری فستو

ہد فستو در ہوا ملت و اگر شہادت ہم دقت ہا
دوسرا فستو سے نام کوئی

المقامات فی المیتات

میتات وہ ہیں جو فوت ہوئے۔۔۔ اور ان کا تعلق جملہ اشیاء میں سے ہے۔۔۔ جس سے میتات کہلاتے ہیں۔۔۔
اسکے آثار یہ کہ وہ نہ حرکت کر سکتے ہیں۔۔۔ نہ سمجھ سکتے ہیں۔۔۔ نہ بول سکتے ہیں۔۔۔ نہ دیکھ سکتے ہیں۔۔۔
نہ سنا سکتے ہیں۔۔۔ نہ چھو سکتے ہیں۔۔۔ نہ چکھ سکتے ہیں۔۔۔ نہ بھونچ سکتے ہیں۔۔۔ نہ بھونچ سکتے ہیں۔۔۔
میتات کی یہ خصوصیتیں کہ جس سے میتات کہلاتے ہیں۔۔۔ ان سے میتات کہلاتے ہیں۔۔۔

یہ کتاب میرزا محمد رفیع صاحب نے لکھی ہے۔۔۔

میتات کی حالت

میتات کی حالت یہ ہے کہ وہ نہ حرکت کر سکتے ہیں۔۔۔ نہ سمجھ سکتے ہیں۔۔۔ نہ بول سکتے ہیں۔۔۔ نہ دیکھ سکتے ہیں۔۔۔

میتات

ہے، اور جو قومی شخص سے قومی انسان ہوتے ہیں۔

ہر ایک مسئلہ آج کے حالات میں زیر بحث لگنے لگا ہے۔ یہ سب ۱۹۴۷ء سے ۱۹۴۸ء کے درمیان کے ہیں۔ لیکن کتاب کے بارہوی تاریخ رسالہ "انجیل الوداع" میں یہ امر (۱۹۳۹ء) پر درج ہے۔ یہ پورا رسالہ متعلق سید ابراہیم علیہ الرحمہ کی زندگی سے ہے۔ کتاب اور اوراق میں ۱۹۴۸ء اور ۱۹۴۹ء میں شامل کر دیا ہے۔

مسئلہ ہجرت

۱۹۴۸ء میں ہندوستان میں مسلمانوں کی ہجرت افغانستان سے ہونے لگی۔ یہ ہجرت، ہندوستان کے وزیرین داخلہ نے اپنے مضمون (تحریر ہجرت) میں لکھا ہے۔

"ہندوستان میں اسلام کے تحفظ، ترویج، ترقی، ترقی و ترقی کے لیے جو کچھ

اس وقت سے اہمیت کا حامل رہا ہے، سب سے پہلے شاہ عبدالغنی (۱۳۶۰ھ تا ۱۳۶۳ھ) نے

انگریزوں کے ماتحت ہندوستان کے دارالحرب ہونے سے پہلے، اس میں اپنے مشہور

فتویٰ جاری کیا تھا۔ ان کے خیال میں جب ہر کسی اسلامی ملک پر قبضہ ہو جائے

اس ملک کے مسلمانوں کے لئے ہجرت نہ ہو۔ ان کو اس سے پہلے اس میں

نویاں آنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں ہر ایک کی ضرورت ہے۔

کہ وہ اپنی مرضی سے اسلامی قوانین کو جاننا چاہے۔ اگر ایسا ہو، اس وقت تک

ہو کہ اگر اس کی مرضی سے بغیر ملک کی مال گزاری پر قبضہ ہو سکے اور مسلمان

اس وقت ان کے لئے ہجرت کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر پہلے سے ہی ضرورت

ہے اور اگر ہجرت ہو جائے گی۔ یہاں وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کے

سے ان لوگوں کے شعور کو بیدار کیا تھا اور غیر اسلامی قوانین کو کھنکھاتے

تھے۔ ان کے خیال میں ہندوستان کی ہجرت، ہندوستان کے لئے ایک نیا دور ہے۔

نویاں آنے والے ہیں۔ ان کے خیال میں ہندوستان کے لئے ایک نیا دور ہے۔

۱۹۴۸ء میں ہندوستان کے لئے ایک نیا دور ہے۔ ان کے خیال میں ہندوستان کے

سے ان لوگوں کے شعور کو بیدار کیا تھا اور غیر اسلامی قوانین کو کھنکھاتے

تھے۔ ان کے خیال میں ہندوستان کے لئے ایک نیا دور ہے۔ ان کے خیال میں

ہندوستان کے لئے ایک نیا دور ہے۔ ان کے خیال میں ہندوستان کے لئے ایک

نیا دور ہے۔ ان کے خیال میں ہندوستان کے لئے ایک نیا دور ہے۔ ان کے

کارکن جناب علیہ السلام فاروقی اپنی تصنیف "مقصود پاکستان" میں بد بھرتیوں سے بھر کر لکھتے ہیں۔ یہ ایک ایسی غریب تحقیق ہے کہ نہ تو وہ اس سے پہلے کوئی نیا بد بھرتی ہی فاروقی صاحب نے بد بھرتیوں سے بھر کر لکھا ہے نہ وہ اس سے پہلے کوئی نیا بد بھرتی ہی

معروف قادیانی کا مقولہ بھی نقل کیا ہے جو "خدا کی ہے" تمام دلائل شریعہ، حالات حاضرہ و مصلحت، لغت اور تقاضات پر نظر کرنے سے بعد میں پوری بصیرت سے ساتھ اس عقائد پر فلسفیانہ بحثوں سے سب سے پہلے لکھے ہجرت اور کوئی پورا دھڑلے نہیں۔ ان تمام مصلحتوں سے (جو ان وقت ہندوستان میں سب سے زیادہ (بڑا) انداز میں اپنی سرحد پر تھے) ہندوستان سے ہجرت کر جائیں۔ اور جو لوگ یہ بد بھرتیوں سے دوستانہ مہاجرین کی خدمت و اعانت اس طرح انجام دیں وہ زیادہ خواہ ہجرت نہ تھیں۔ اس عمل جواب (شرعاً) کار پر مشتمل ہے۔ ہجرت سے بعد ان کے سامنے نہیں ہے۔

یہ لکھتے ہیں

"اس قسم کا قادیانی مولانا عبد الباقی فرنگی محل کی طرف سے بھی شائع ہو رہی ہے اور ان کے پورے جوش و خروش سے اس کی تائید کی۔"

مسز انجم کے گاندھی، جو تو ایک خلافت کے آغا رضی اللہ عنہ میں شیخ ہو گئے تھے جو بد بھرتی کے حامی تھے اور انہوں نے بھی منظر پر اس کی مخالفت نہیں کی۔ ہندوؤں کے لئے بد بھرتیوں کی طرح تو بد بھرتی مفید اور سیاسی طور پر اہم تھی۔ لیکن مسز انجم نے یہ بات لکھ کر اسلام فاروقی۔ "مقصود پاکستان" میں ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱،

مری دست ہو گئیں، اور وہاں بچے باپوں سے محروم رہ گئے۔ اور
 کچھ مسلمانوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا، لیکن وہ نہیں دیکھا۔
 مول بندہ دوسرے ہاتھوں سے لے کر آیا، یہاں تک کہ وہ مسلمانوں سے
 اٹھا کر اجاڑا دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھوں سے اسے

سلسلہ کا نام جاری رکھتے ہوئے پیر صاحب فرماتے ہیں
 "جہاد اور ہجرت کے ناموں پر، مخصوص خلوں و ناسخات کے ساتھ
 سیاسی کے عبادت کے ساتھ، اس کے ساتھ اس کے ساتھ، اس کے ساتھ
 بندہ کا جو نقصان اس کے لئے، اس کا مذہب فتنے کو شہادت ہے، اس کے ساتھ
 کریموں کے اور کثرت زمانہ پائے گئے ہیں۔"

مندرجہ بالا اقتباس میں پروفیسر پیر سید سید احمد نے کہا ہے کہ جو مسلمان
 حال کی جانب توجہ مبذول کر دے، وہی صحیح ہے، ان کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی ہجرت
 مسلمانوں کی ہجرت افغانستان کے حالات کے بارے میں صحیح ہے، ان کے ساتھ ساتھ
 یہ شعوری طور پر بندہ، اسلامی مسلمانوں کو یہ بتاتا ہے کہ ان کو یہ مسلمانوں کے
 بہت سی ہی تعداد میں ہے۔"

ذکر وہاں خطرے سے پیش نظر، یہ منظم پانچ ہندو مسلمانوں کی ہجرت ہے جو
 کے لئے حضرت احمد رضا خاں بریلوی سے اسلام آباد بندہ کو بروقت آگاہ کیا۔ ان کے ساتھ ساتھ
 ہیں۔ اس مذکورہ صورت حال میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے مسلمانوں کی کئی خصوصیات کا ذکر
 کیا اور انہیں صحیح اسلامی نقطہ نظر سے کسی ملک کے دارالحرب ہونے کے بارے میں دقیقہ اور
 معلومات فراہم کیں۔ ان کے خیال میں یہ منقسم ہندوستان میں مسلمانوں کا چاروں حق و حقوق

! تاریخ کی بعض کتب میں افغانستان ہجرت کے بارے میں خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب
 تھیں۔ ان کے بارے میں "حیات احمدی" ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب
 ہیں۔ "خود بخود ہجرت کے بارے میں خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب
 ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب

۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب
 ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب
 ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب
 ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب خود بخود ۱۹۰۰ء کے قریب

یہاں سے یاد رکھنا کہ سوائے سوائے لی قس۔ "اور ان کے ہذا خاں بریلوی، مسلمانوں سے
 رنج سے تھوڑے سوئے۔ حق میں نہیں تھے۔ اپنے اس وقت کی تائید کے لئے مولانا احمد رضا
 نے یہ چاہا کہ سال ۱۳۱۱ھ (۱۹۰۱ء) میں ہائی انڈسٹریاں اور اسلام آباد (۱۳۰۶ھ) بھی لکھا تھا
 کہ وہ اپنے چاہے۔ ہندوستان۔ عرب۔ نسس بن ہندوستان (دارالاسلام) کا درجہ رکھتا
 ہے۔ ان کے ہاں وہ ان سے اس سے متعلق ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں ہندوستان پر انگریزوں
 کے قتلے و غارت گری کے اور مسلمانوں کے دین و ملت کے لئے کہ وہ ہندوستان کی آزادی کے
 لئے لڑے۔ یہاں سے اصل یہ کہ وہ قرآن و ترک (ترک وطن) کر جاتا ایک
 وطن کا مرد و خجانی عمل تھا۔ وہ ان طرح تھے۔ ۱۳۱۰ء سے کر جاتے سے مسلمان ملے اپنے حق سے
 دست بردار ہو جاتے تھے۔ اس صورت میں ہندوستان کے اور کاموں کے لئے زیادہ سودمند تھی۔ وہ
 یہاں سے لے کر ہندوستان کے اس طرح کی صورت سے باہر کر جاتے تھے۔

چنانچہ کہ ان کے ہذا۔ یہ ملاحظہ سے یقیناً اس دور کی تمام تحریکوں۔ خلافت و ترک
 سے اور جہت کا ہذا۔ یہاں سے ان شمار ایک پر بہت لکھا گیا ہے۔ خصوصاً ہجرت
 افغانستان۔ ۱۳۱۱ء سے ۱۳۱۲ء۔ اس وقت میں چند طور پر ملتی ہیں۔ تاہم ۱۹۸۶ء میں "تحریک
 اہل بیت (۱۳۰۶ء) ایک تاریخ۔ یہ تاریخ وسطی مائتھ افغانی کی کتاب شائع ہوئی جو جناب
 ہائیدنوی تالیف ہے۔ اس سے ملاحظہ سے جہاں ہجرت کے مقدس کام پر ترک وطن کی ترغیب
 ہے۔ یہاں سے۔ اور اس نے آپ کے ہیں وہاں ان تحریکوں پر جذبات کی شدت اور ہندوستان کے
 ہر پاسے بے تکلفی سے تھے۔ یہی رہتے۔ عالمی دینے ہیں۔ آج کا یہاں سے نو قیام جہاد
 مشفقہ کاموں کے ہے۔ یہی ہندوستان کے خزانہ حقیقت میں کر کے گا اور ان کو ششوں کی حسین
 کے کاموں کے ہذا۔ یہاں سے نقصان پہنچانے اور اسامہ بن ہندو بد کرنے کی سازشیں کا کام
 ہوگی۔ پاورس محمد عمر۔ سابق صدر۔ ہذا۔ ہذا۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور لکھتے ہیں:

"یہاں سے۔ اس میں ہجرت کا فتویٰ بڑا معقول تھا۔ ہندوستان میں
 ہاتھ تھے۔ یہاں سے ملک کے ہذا۔ اس سے جوئے۔ اس سے چلے جا میں۔
 اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔
 اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔
 اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔

اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔ اس سے ہذا۔

کی توجہ ہے اور ان مآثر سے نئے متعارف ہونے میں ہندوؤں کی ساری توجہ
 داخلی کوششوں پر مرکوز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں کی ساری توجہ
 ہے لیکن ملک و قوم اور اسلام کے مآثر سے ان کے دل سے غافل ہیں۔ یہی وجہ ہے
 ان کے رجحان ہی آہستہ آہستہ ہے۔

یہ بقول مندرجہ ذیل ہے: "مسلمانوں کو ان کے مآثر سے غافل ہونے کی وجہ سے ہندو
 حقیقت کسی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں مسیحی و عیسائی کے مآثر سے غافل ہونے کی وجہ سے
 ہندو مسلمانوں کے مآثر سے غافل ہونے کی وجہ سے غافل ہونے کی وجہ سے غافل ہونے کی وجہ سے
 ہندوستان میں کسی کو بھی جاننا ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں
 ۱۹۱۹ء میں ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی
 نے ہندوؤں میں اسلامی مآثر سے غافل ہونے کی وجہ سے غافل ہونے کی وجہ سے غافل ہونے کی وجہ سے
 اور نظریاتی پہلو کی وجہ سے حمایت کی جانے لگی۔ اس وقت ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی
 کے مآثر سے غافل ہونے کی وجہ سے غافل ہونے کی وجہ سے غافل ہونے کی وجہ سے
 یہاں تک کہ ہندوؤں کے مآثر سے غافل ہونے کی وجہ سے غافل ہونے کی وجہ سے
 کے کان بھی آشنانہ ہو گئے۔ اسلامی مآثر سے غافل ہونے کی وجہ سے غافل ہونے کی وجہ سے
 ملاحظہ فرمائیں آپ انکے مآثر سے غافل ہونے کی وجہ سے غافل ہونے کی وجہ سے
 ۱۔ کفار ہندوؤں کی کتاب قرار دے دیا۔

۲۔ اپنے مآثر کے ساتھ ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں
 کی گئی کہ اگر میں کوئی نہ کہ ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں
 ۳۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں
 "وامہرامہ" کہتے ہوئے مآثر سے غافل ہونے کی وجہ سے غافل ہونے کی وجہ سے

۴۔ ہندوؤں سے یہ گئی کہ ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں
 ۵۔ ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں
 ۶۔ ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں

۷۔ ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں
 ۸۔ ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں
 ۹۔ ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں

۱۰۔ ہندوؤں کی توحید کی حقانیت پر بھی۔ ہندوستان میں

۱۸۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کو چند نفاذیہ لگا یا۔

۱۹۔ ہندو اور مسلمان ایک ہی مکے سے پانی پیتے۔ انھیں کہتے ہیں کہ یہ وہی وہی ہے جس کا جھوٹا پانی کیا۔

۲۰۔ سچے گروہ کے دن مسلمانوں نے مہاتما گاندھی کے حکم سے ۱۰ روز رکھا۔

۲۱۔ قرآن کریم کی توحین کی گئی، یہ کوالہامی کتابِ حلیم ہے۔

۲۲۔ قرآن مجید کو رامائن کے ساتھ ایک اے لے میں رکھ کر مندر میں ہے۔ دونوں پر چھ تراکی
میں۔

۲۳- اندھ عز و ہل کو رام اور خدا کی قسم کی جگہ رام دو بائی کہتا چارہ پتا چمپ۔

۲۳- ایک ذول (جسے "سنگاسن" کہتے ہیں) میں قرآن کریم اور گیتا، دھرم جہوں کا۔ مجھے جس میں بھجن گاتے، ذمول دھما نچو بھا۔ مسلمان شریف ہو۔

۳۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کربشن کا خطاب دیا گیا۔

۲۶۔ مسلمانوں نے ہونی کھیلی۔

۲۷- ہوئی کے سوانگ میں، چندہوں سے اتحاد بنانے، دھننے کی خاطر، مظلومانِ سلام کی توجہ، تحقیر سنی گئی۔ گنگا پر پھول اور ہاتھی چڑھانے گئے۔ رام بھگن نے پھولوں کا تاج دھار لیا، جوں پر یونیاں چڑھائی گئیں، بار پھولوں سے انہیں آراستہ کیا گیا۔

۲۸۔ ہندو یذروں کو مختلف مساجد میں لے گئے بنیہوں پر پھنسا۔

۲۹- دہلی کی جامع مسجد میں سوائی شہ بھانڈہ جیسے دشمن سلام کو منہ پر لٹھ بزنہ پر کمر باندھ کر

۱۔ "خاص خانہ اور توحید نے مکان (یعنی مساجد) میں مصلیٰ کی حیثیت سے ڈھانچہ جو چاندی، لکڑی یا کھجور کے درمیان اسلام کا خلیفہ ہے۔" (محمد طیبیان اشرف، سید، "الاشراۃ علی صراط حق"، ص ۲۰۵)

۴۔ یہ دعویٰ کھس ہے جس نے ارتداد اولیٰ میں چوٹائی اور جلا غزوہ ملی میں یہ مسلمان مہرہ شہید سے نہ ہوگا اور یہ

جس "تو اپنی قومیت کا تیرہ معمولی اور نامور واقعہ تھا۔ جامع مسجد میں سترہ سو پچاس میں جن کی چورس سو سو بیسی کامیابوں سے خطاب کرنا ایسا نہ بھی اس سے کم و یکے پہلے میں یہ واقعہ نہ ہو سکتا تھا۔ (انگلک رام)۔ "کچھ عوامی کام آواز کے بارے میں" بطور ۱۹۹۶ء میں۔

گنجا تھا ہے کہ تارن اپنے آپ کو درہمائی ہے۔ بھارت نے مشہور صحافی در کامیابی، جناب جرنل نو سنگھ نے
 کہا۔ "اس وقت کی یاد تو اچھی (اب) اچھی تازہ رہی ہے۔ جب مسلمانوں نے سوامی شرما کو جیت بندوں کو قتل
 کرد (ملی) کے قتل سے اپنی تقریبات کو خطاب کرنے کے لئے منع کیا تو۔ ایک جنت تو۔ جب مسجد۔
 جات سے ہندو اور مسلمانوں کا جلسا تھا تو وہ بھارت کا اعجاز کرنے کے لئے مسلمان ان کو کچھ میں بیٹھتے تھے۔
 نے کہ وہ ایک کے علم ان پر ایک ایسا جلسا بھی لکھا ہے۔ جس کی قیادت سب کی سب مسلمان تھیں۔
 ایک جنت سے کی گئی تھی۔ (روزنامہ "بند سراج" جالندھر، ۱۱ ستمبر ۱۹۶۶ء، ص ۳۱)۔

اس سال خیرین بھیجا، مگر جس کے فونے کر بندہ مسخ ہو گیا۔ پانی کے طویل و مرض میں پھیل گئے اور زور قنارہ طاقو ساس میں ہر ہزاروں مسلمانوں کو یہ دیکھ کر ہوا وہ کہو یھو سوامی بنی مسجد کے جس پر اس نے بیٹھے ہیں کہ تمام مسلمان ہندو ہو گئے ہیں۔ ان تصاویر کو دیکھ کر بہت سے مسلمان اسلام سے منحرف ہو گئے۔

۳۰۔ کانہ می جی کی تصویروں اور بتوں کو کھڑا دینا اس کیا گیا۔

۳۱۔ بدھوں نے نئے نئے غلط کامے کی بجائے بکری کی قربانی کا فتویٰ دیا گیا۔

۳۲۔ کامے کا گوشت خانا منہا غصہ پایا گیا اور کھانے والوں کو کینہ بتایا گیا۔

۳۳۔ کامے کی قربانی کو شمشورہ ہوتا تھا۔

۳۴۔ قربانی نہ چھوڑنے والے مسلمانوں کی ناحق تکفیر کی گئی اور ان کے ذبیحہ کو منسوخ قرار دیا گیا۔

۳۵۔ کامے کی قربانی کی ممانعت کے قنارے اونٹوں کی پشت پر سے تقسیم کئے گئے۔

۳۶۔ ہزاروں مسلمانوں نے قربانی کا ذکر سے احتراز کیا۔ مسلمانوں نے مسلمانوں سے گائیں جھین

ہندوؤں کو بدستوریں۔ تصاویر کو بوجھ گاڑے روکا گیا۔ رضا کاروں نے بھری کے نیچے

سے قربانی کی گاہوں کو چھڑایا، راکٹوں کو بھجی تو اس کو بے کار کر دیا۔

۳۷۔ یانہ قربانی کی گاہوں کو زندہ بچی جھین کر ان کو گنہ گار ٹال پہنچایا گیا۔

۳۸۔ ہندوؤں کی خوشنودی کو (معاذ اللہ) ہر ضاء الہی سے تعبیر کیا گیا۔

۳۹۔ جن مشرعوں نے کامے کے جیسے مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کیا جلا یا، اتحاد ہندوؤں نے

کے لئے ان کی رہائی کے لئے درخواستیں دی گئیں، ان کی رہائی کے لئے رزلوشن پاس

کئے گئے۔

۴۰۔ مسلمانوں کو قتل کرنے والوں کو مسلمان لیندروں نے سزا سے بچایا۔

۴۱۔ مہاتما گاندھی نے بچے چارنی گئی، مونا ماتی کی بے ہندگی گئی۔

۴۲۔ یہ بھی ہوا کہ انہی قربانی سے پائرتے سے کچھ نہیں ہوتا، بلکہ ہندو بھائیوں کی رضا میں خدا کی

رضا بتایا گیا۔

۴۳۔ ہندوؤں نے بھائیوں کو اور اس عمل کو خلی میں شمار کیا گیا۔

۴۴۔ ہندوؤں نے ہندوؤں میں سے اپنی اپنی حرکت پرستی پر شمار کیا دھین سنگھ گاندھی کو پیش رو

کہا۔ ہندوؤں نے ہندوؤں کو بتایا گیا۔ ہندوؤں کو بتایا گیا۔ ہندوؤں نے کہا۔

عزیز باپا بات واسطے نشست

نقشبندی رشتہ داری

۳۵۔ سزا کا مذمتی نو "مہانت" کا خطاب دیا گیا۔ مدت دین و ۱۰۰ تہذیبی سے مراد ہندو مت پر

مذمت

۱۰۰ تہذیبی کا مذمتی نو ملا خدمت دین سے

۳۶۔ گاندھی کو وہ جانی فرشتہ قرار دیا گیا۔

۳۷۔ بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا مذمتی نو بنی ہے۔ ۱۰۰ تہذیبی سے مراد ہندو مت پر

ج "بعد از نبی بزرگ توبی تہذیبی

۳۸۔ جہاں تحریک ترک موالات کو سیاسی مقصدوں کی جانب سے تہذیبی سے مراد ہندو مت پر

جمعیت اعلیٰ کی جانب سے ان کی بات نہ سنتے والوں کو ہندو مت پر مشتمل تہذیبی سے مراد ہندو مت پر

جہنمی تک کے خطابات سے نوازا گیا۔

۳۹۔ اسلامی درس گاہوں کی بندش کا مقابلہ کرنے والوں کو ہندو مت پر مشتمل تہذیبی سے مراد ہندو مت پر

راہنماؤں پر قادیانی ہونے کی تہمت لگائی گئی۔

۴۰۔ ترک موالات کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے غیبی واسطوں میں مہجور خیروں

اشاعت کرائی گئی تھی کہ ملت اسلامیہ کے بھی خود ہندو مت کی جانب سے من گھڑت

مراصلے شائع کروائے۔

۴۱۔ فزونی ترک موالات کی مضبوطی پر مہمان نے مہانتا گاندھی سے مشورہ و استصواب کیا کہ جس میں

کرنا چاہئے؟

ج آگے تمہارے رنگ کسی کا نہیں ہے

۴۲۔ بار بار اس بات کا اعلان کیا گیا کہ "گاندھی مستحقِ نبوت تھا" اور

۴۳۔ یہ کہا گیا کہ "اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو گاندھی بھی نبوت"

۴۴۔ یہ بھی کہا گیا کہ امام مہدی کی جگہ امام آخر الزماں امام گاندھی کا علم ہوا ہے۔

۴۵۔ مہانتا کے معنی ہیں "روح اعظم" جو نہ جس لقب سیدہ جبریل علیہ السلام کا ہے۔ نہ کہ نوح سے

میں کرنا صریح مخالفت خدا اور رسول ہے۔

۴۶۔ روزنامہ "مہانتا" ۱۹۴۷ء ۱۱ نومبر ۱۹۴۷ء

گاندھی سے مضبوطی کے آگے یہی فیصلہ تھی کہ سزا کا مذمتی نو تہذیبی سے مراد ہندو مت پر

انہی باتوں سے ملتوں کو اپنے شرمناک حال سے بیدار کرنا ہے۔

۵۵۔ یہ حال کیا کہ جس نے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے نہ کرنا کر بھجوا، قدرت نے ان کو
سزا دی۔ ان کو سزا دی۔ ان کو سزا دی۔

۵۶۔ کاندھلی نے کہا کہ میں اور میرا توڑا ہوا ہے۔ آپ حیدر (آب حیات) چلانے والا۔

۵۷۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۵۸۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۵۹۔ بعد سے طلبہ اور میں نے علامہ تہذیب اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بچانے کاندھلی کو

مقتدریات۔ "پانچ ہفتہ" "ستوار صفات" قرار دے کر اس کی تعریف کی گئی۔

۶۰۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۶۱۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۶۲۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۶۳۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۶۴۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۶۵۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۶۶۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۶۷۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۶۸۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۶۹۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۷۰۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۷۱۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۷۲۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۷۳۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۷۴۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۷۵۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۷۶۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

۷۷۔ میں اور میں۔ یہاں کہہ کر اس کی مدح کی گئی۔

ان کے ہزاروں رہنما بھی نہ کر سکے نہ صرف یہ بلکہ خود مسلمانوں سے باقلموں مسلمانوں کی مرکزیت کو ختم کروایا۔ مسلمان کی قومی وحدت اور قومی شخصیت کا پارہ بپا، پارہ بپا، پارہ بپا بن گیا۔ ہمارے اقتدار بھائی کعبہ سے تنہا ہو گیا۔ واردات لہامات پر یقین رکھنے والے مسلمانوں نے غیر فطری استزاع سے رسوا۔ عالم متحد و قومیت کا خمیہ جیا کرتے تھے آتے ہیں۔ مسلمان بندے سب سے بڑے داہم دشمن مسلمانوں کے کرم چند گانہ ملی نے ان کے ہندو قومی میں یہ۔ جس کا اثر ابھی تک (آج تک) ظلم طور پر انہیں نہیں ہوا۔ ان کے ہندو قومیوں نے۔ بقول ہندوستانی مسلمانوں میں اپنی قومیت کے تعلق سے قتل و شہادت کی وقت کی ہو گی ہیں اور بقول پڑوسی خلیق الزمان تحریک خلافت نے فاتحہ کے بعد آج تک ہندو طرف اس عقیدہ کے ساتھ اہل آئے کہ مسلمانوں کا ہندوستان میں محفوظ و محفوظ رہنے میں نیز جو نئے جدید قریبی کے بقول بعض کا گھر لیس کے تصور و خطیہ کو پتا کر فٹنٹ مسلمان کہلانے میں فخر محسوس کرتے تھے معاشرتی زندگی کا یہ تضاد مسلمانوں کو عجیب و غریب صورت حال سے دوچار کر چکا تھا، تعلیم یافتہ مسلمان ہوجھوں میں بہت تھے۔

تحریک خلافت جس نچ پر چل نکلی تھی اس کا نتیجہ یقینی طور پر مسلمانوں سے یہ تھا کہ پروا اشت نقصان کا باعث تھا۔ مسلمانوں نے ہندوستان پر سات سو (۱۹۰۵ء) سے آج تک ہندوئی کی تھی۔ ہزاروں ملایا اس غائب ہندو سے پیدا ہوئے، لیکن ان طویل مدتوں میں ہندوئی کی مثال و صورت سے نہیں ملتی کہ علماء نے ہندوؤں کو مسلمانوں کا بہرہ بٹا دیا سو کوئی تہہ نہ ہو۔ صدی کے علماء نے کفار ہند کو اہل کتاب قرار دیا۔ ہندو پرستی تو انہی مذہبیان صحت نے یہ مخصوص تھی جنہوں نے مذکورہ دور میں مشرکین ہند سے یکا گرت کی خاطر اسلامی خصوصیات و امتیازات و مذاہب الاطرح طرح کی خرافات اپنائیں اور اسلامی شعائر کو ہندو کے کی کاششیں میں نمودار العلماء کے جری فاضلوں نے ہندوؤں سے وادہ اتقاء کے جوہر بابت چمپاں گہنا شروع کر دیں، خلافت اسلامیہ قائم کرنے کے لیے کانگریس سے امیدیں وابستہ کیں اور ہندوؤں سے ہندو شعائر بنالیا، اور اس طرح مسلمانوں کو بحیثیت قوم برباد کر کے رکھ دیا۔ مسلمان نہیں بلکہ ہندو ماہضہ اپنا غیر خواہ بکھتے تھے۔ اگر ہندو ان کا واسطہ القیہ نہ کرتے تو مسلمان ہندوؤں سے جدا نہ ہوتے۔ ان پر احما اور بھروسا ہی مسلمانوں کو ملے، وہاں نہ کی کی حمایت اور حرمین طہن کی اہمیت

میں نے دیکھا کہ وہ نے مجھے سے بیوس تھوڑا سا اٹھا کر دیکھا۔
 میں نے کہا "میں نے"۔ وہ نے کہا "میں نے"۔

۱۔ مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے۔
 ۲۔ مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے۔
 ۳۔ مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے۔
 ۴۔ مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے۔
 ۵۔ مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے۔
 ۶۔ مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے۔
 ۷۔ مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے۔
 ۸۔ مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے۔
 ۹۔ مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے۔
 ۱۰۔ مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے۔

نے ہمارے سر کو چوم لیا اور اس کی طرف سے ایک چوم لیا۔

۱۰۔ کہ جس نے اپنے حق سے منہ پھیرا وہ اپنے حق سے محروم ہوگا۔

وہ کہیں رہا ہو گا۔ اس کے بارے میں کوئی پتہ نہیں چلتا۔
 ہنگامی سروس ڈیوٹی پر مقرر ہوئے۔ وقت بوقت سے جاسوسی مکتبہ پر
 مقرر ہے اور کام کرتے رہے۔ اس کے بعد وہ گھر کی کچھلے ہوئے سڑکوں پر جا کر
 لی کے انعام سے بھرپور مشغول رہے۔

میں نے کہا: "اے اللہ! میری قوم کے لیے ایک ایسا نبی بھیج دے جو ان کے لیے ایک مثال بن سکے۔"

[illegible]

بندہ و شاہان ہندوستان کے ان بے شک ہاتھ تھے۔

نہ کہ بعد میں، نہ بعد میں شرف مسلمانوں کو منظور ہے ہو۔ ان کی توجہ اس جانب سے دیکھ کر کہ یہ وہاں کے لوگوں کے اپنے طریقہ عمل سے، کنگریس جو پہلے ایک سب سے بڑی مائتھی، خود بخود یہ خلافت میں شامل کرنے، کنگریس میں جان ڈال دی کیونکہ مسلمانوں کے مدد میں وہاں کے کنگریس کی مدد تعاون کی تحریک کو اتنی قوت دی کہ "کنگریس نے یہ سال میں دو ہفتے، کھایا، جو ہندو کنگریس چالیس سال میں بھی نہیں کر سکی تھی۔" چنانچہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں شاد و کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

افزون ملا۔ ہندوؤں نے تمہارے پیروں کے ساتھ ہاں میں ہاں ملا کر اس بات کو زنی سے آہستہ آہستہ انہیں اپنے نقطہ خیال پر اتار لیا، لفظ "دارالافتاء" جس سے انہوں نے آج تک "آئینہ" خلافت کے عوض کس جوش سے وہم زید زبان پر لکھا ہے۔ گاندھی جس کا نام تک پانچ برس قبل ہندوستان کے کسی مسلمان کے گھر میں بھی نہ تھا، خدیجہ المسلمین کی جگہ آج اس کے تقدس و عظمت سے خفا ہے۔ ان تمام عقیدت سے مستورات تک میں کہے جاتے ہیں۔ "ج۔

سو: جہنم شرف سے زبردست تباہ میں جہاں خلافت کھینی کے زلما اور اس دور میں پہلے وہاں تو انہوں (خلافت و ترک مذاہبات) کے سر نہ آوروں حضرات کے مفتی کردار کا ذکر کیا ہے۔ وہیں جمعیت احمدیہ، (مسلمانوں کے علماء کی جمعیت) کے فضلانے یگانہ، جنہیں اپنی محاسن کو کفار و مشرکین سے پاک کہے اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو کر اصول اسلام کی پاسداری کرنی تھی اور مسلمانوں کی دشمنی کا فریضہ سرانجام دینا تھا، انہوں نے جو جو مذہب و محرمات و کفریات کے ارتکاب پر مسرت اختیار کیا وہ اس جانب توجہ ہڈی کرانے کے باوجود اس سے مس نہ ہوئے۔ یہاں ان بات کا تذکرہ بھی ضروری ہے کہ ہندو پرچس نے اپنی مطلب برداری اور "اتحاد ہندی قومیت"۔ راجہ سے لے کر جمعیت احمدیہ کے سرکردہ حضرات کو بھاری بھرکم خطابات سے نوازا کہ "ہندو یا ہندوؤں کی قومیت اور فرستادہ مذہب سے تو وہ پہلے ہی یکسر خالی تھے۔ چنانچہ مولانا محمد علی شرف العلماء نے فرمایا کہ "کے زیر عنوان قومیت فرماتے ہیں کہ

ہندو قومیت
ہندو قومیت

ان علماء کا کیا ذکر خود اس عالم کو سمجھتے جسے ایدروں نے شیخ الہندہ القباہ سے کرایہ حب و غریب سستی ثابت کیا ہے۔ ان کے قلم میں بھی یہ قوت نہ تھی۔ دو مسلمانوں کو ان افعال شیطانیہ کی منہ مٹ دھمکتیت بتاتے۔ قتلہ کیا گیا۔ مادہ سیاسی خاموش رہے۔ کافر کی عقلی اغائی تھی، علماء سیاسی خاموش رہے۔ کافرہ مار مرو پا رہند ہو کر کیا گیا، علماء سیاسی خاموش رہے۔ رام جمن پوچھو۔ وہاں تھا کیا گیا، علماء سیاسی خاموش رہے۔ گاندھی کی سے پکاری تھی، گنوا جاتی سے بلند کی گئی، علماء سیاسی خاموش رہے۔ حد یہ۔ گاندھی کو تھما گیا۔ آؤ رجو قلم نہ بدتی تو گاندھی نئی ہوتا، علماء سیاسی اب بھی خاموش رہے۔ اس خاموشی سے شیخ الہند بھی مستثنیٰ نہ ہو سکے۔ اگرچہ خادمان اسلام تقریر و تحریر انہیں اعمال لغویہ پہ پیدا بھی کرتے رہے۔ لیکن پھر بھی کسی عالم سیاسی میں اتنی جرأت نہ ہوئی، جو وہ چالیس اہل و اقوال کفریہ میں سے کسی ایک کے متعلق بھی اپنے قلم چھیڑتا۔ ۲۰ آگست ۱۹۴۷ء (۲۱ نومبر ۱۹۴۷ء) دہلی میں جلسہ جمعہ العلماء منعقد ہوا، وہاں یہ مسائل کسی نے پیش بھی کئے، لیکن یہ کہہ کر کہ مصلحت وقت اس کی متخصی نہیں بات ٹال دی گئی، حالانکہ اس اجلاس کی گزشتہ صدارت ایک عالم دینی کی نشست کا فخر رکھتی تھی۔

الغرض مولانا مسید سلیمان اشرف نے مسلمانوں کے دلوں میں گاندھی کی عظمت و محبت پیدا کرنے والے لیڈروں کا بھرپور تعاقب کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ مذہب کی حقیقت اور وقعت ان کے نزدیک کس قدر تھی، دین و مذہب کا نام دینوں میں لیا جاتا تھا، انہو کے ساتھ انہیں کیسی عقیدت و ارادت تھی۔ چونکہ ملکا کا یہ انہو حقیقت پسندی کی جانب مائل نہ ہوا اور شریعت اسلام کا حکم سننے اور جادہ مستقیم پر گامزن رہنے والوں پر نوع نوع کی الزام تراشی پر اتر آیا، جب اس سے بھی نہ من آئی، تو پھر اپنی حرکات و سکنات پر گرفت کرنے والوں پر تکفیر کا حربہ آزمایا۔ چنانچہ ورنہ انہیں اقتباس میں مولانا موصوف نے ”اٹو“ میں جہاں واقعات و کیفیات کی تصویر کشی کر کے مستقبل کی چرخے سے سوال کیا ہے وہیں مسلمانوں کو باحق کا فرض نہانے والوں کی خبری ہے۔ ایک ایک نقطہ سے مولانا کی اور مندی اور ملی حنیفہ جھلکتی نظر آتی ہے۔

”ایمان سے کہتے یہ جمعہ العلماء، یہ یا انسہ گاندھی کا حلقہ، یہ اسلام اور

شارع سید اسلام کی طرف اللہ کے بندوں کو دعوت دے رہی ہے یا گاندھی کی
نبوت شہرہ رازی ہے۔ یہ حضرات اسلام کی درو مندی میں انگریزوں سے لڑے،
پہلے جہاں پادین گاندھی کے (کی) حمایت میں۔ پھر اگر کسی نے ان کی بات نہ سنی
تو کچھ منفق و بیزاری، معوان اور جہنمی یوں کر ہوا۔

سید ران قوم آن اخبار و برائے تمہارے ہاتھوں میں ہیں جسے چاہو گالیاں دو۔
کافر جو حق کو بدلے۔ باطل کو حق کہو اور چھاپ کر شائع کرو۔ اس وقت تو تمہاری
بات سنائی ہے، بگڑاؤ گاندھی ہو گئی ہے، لیکن ایک وقت آئے گا اور ساری حقیقت
میں پائی ہو جائے گی۔

سید سلیمان اشرف نے اپنی تحریروں و تقاریر سے جس نازک اور بد فتن دور میں اسلامیان ہند
کی اجمالی کافریت سرانجام دیا، ان کو بلا خوف و لطمہ شکرین ہند (کانگریس) کے ساتھ
مسلمانوں کے اختلاف و اتحاد کے خطرناک نتائج سے آگاہ کیا اور علماء کو ان کی ملٹی ذمہ داریوں کا
احساس دلا، ان کی باطنی نگاہی، جہمی شکایت اور سیاسی بصیرت کا تین ثبوت ہے۔ تو میں محض حال
مست یا مستقبل کے خواہوں میں زندہ نہیں رہتیں، ان کا ماضی ان کی پہچان اور راہ نمائی کا ایک مؤثر
ذریعہ ہوتا ہے۔ خود وارد ہیدا تو میں اپنے ماضی کی سنہری روایات کو ازبر رکھتی ہیں اور نسل جدید کی
جواب دہن کرتی رہتی ہیں۔ پروفیسر رشید احمد صدیقی (۱۸۹۶ء-۱۹۷۷ء) سابق صدر شعبہ اردو علی
ترجمہ مسلحہ غدری نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”گنجائے گرامنہ“ میں تحریک ترکہ موالات میں
مولانا سید سلیمان اشرف کے ترجمہ انت نقوش کا ذکر بڑے دل نشیں چیرا یہ میں کیا ہے، لکھتے ہیں۔

”۱۹۲۱ء کا زمانہ ہے، ان کو اپریشن (Non-Cooperation) کا سیلاب
اپنی چوبی طاقت پر ہے، گاندھی کی قربانی، اور موالات پر بڑے بڑے جید اور مستند
لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے۔ اس زمانہ کے اخبارات و تقاریر،
تصانیف اور مجلات کا وہ اندازہ کرتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کیا ہے کیا ہو گیا۔
اس وقت ایسا غلبہ ہوتا تھا کہ جو تہہ ہو رہا ہے اور جو تہہ کہا جا رہا ہے، وہی سب کچھ
سب سے پہلے ہاتھ میں لیتے ہیں، ان کے علاوہ کوئی اور بات ٹھیک ہو نہیں سکتی۔ کالج میں
محکمہ اتھارٹی کی جلی ہوئی تھی، مرمیہ مطعون ہو رہے تھے، لیکن نہ چہرہ پر کوئی اثر تھا اور

سید سلیمان اشرف، ترجمہ، ص ۷۷

یہ مہمات میں کوئی فرق نہ تھے۔ تیسرے طبقہ کے لوگوں میں ان کے پیروں کا تصور
 ہے۔ ہیں اور ان کے لئے ذاتی اصول اور فکری مسائل تھے۔ لیکن ان کے اندر
 رہا ہے۔ میری کچھ میں اس وقت ساری باتیں نہیں آتی تھیں
 ہوا۔ خرمولانا نے ان مباحث پر قلم اٹھایا اور ان رات قلم برداشتہ نہیں ہے۔

اکثر مجھے بخا کر سناتے اور راتے طلب کرتے۔ میں کہتا: "مولانا میری مذہبی
 معلومات اتنی نہیں ہیں کہ میں خفا کر سکتوں۔" آپ جو کہتے ہیں، تمہیک ہی کہتے
 ہوں گے۔ کہتے: "یہ بات نہیں ہے۔ تم پر اس بات کا اثر نہیں ہے اور سمجھتے ہو کہ یہ
 سیکڑوں ملنا جو کہتے ہیں وہ تو ٹھیک ہے اور میں کانٹا کا مادیوں ہی کہتا ہوں۔ یہ
 بات نہیں ہے، ہم تم زندہ ہیں تو دیکھ لیں گے کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔"

سیلاب گزر گیا، جو کچھ ہوتے وہاں تھا، وہ بھی ہوا، لیکن مرحوم نے اس مہم
 سرانجامی میں جو کچھ لکھا، یا تھا، بعد میں معلوم ہوا کہ حقیقت وہی تھی، اس کا ایک ایک
 حرف صحیح تھا۔ آج تک اس کی سچائی اپنی جگہ پر قائم ہے۔ سارا سہ سہاب کی دو
 میں آچکے تھے، صرف مرحوم اپنی جگہ پر قائم تھے۔ اس کا اعتراف کسی نے نہ کیا اور نہ
 کبھی مولانا نے کہا کہ ہم نے آپ نے مولانا کی اس خدمت اور قابلیت کا
 اعتراف کیوں نہیں کیا۔"

ترک موالات اور ہندو مسلم اتحاد کے نتائج کے بارے میں جو کچھ مرحوم نے فرمایا تھا حرف
 برف صحیح ثابت ہوا اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی۔ سید صاحب کو حق تعالیٰ نے اس
 بصیرت قلبی سے نوازا تھا جس سے بہت سے رہبر محروم تھے۔

تحریک ترک موالات کو آج پانچ صدی سے زائد کا عرصہ بیت چکا، مگر اس اعتبار سے
 مفروضہ ہے کہ یہ تحریک خلافت و ترک موالات کے دور میں تصنیف ہوئی اور ایک حروفان بلاغ کے
 مقابل ہر وقت کلمہ حق کی زبردوار صدا بلند ہوئی، اس کی بدولت ہر روٹی تھکے ہوئے، اور اس
 نے مسلمانانِ بر عظیم پاک، ہند کا اسلامی تشخص اجاگر کرنے میں مدد دی، اس طرح مولانا سید
 اشرف نے "جو اسلامی اسپرٹ پیدا کی، اس نے آگے میں کر تحریک اسلامی کو قوت بخشی اور اس
 قوت ہوئی کہ غیر اسلامی اور لادینی تحریکوں کا مقابلہ کر سکے۔"

- محمد احمد صدیقی، "فیروز" صحیح حوالہ سے، ص ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶،

مَدَنِيَّةٌ بِمَدِينَةِ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ فِي رَجَبِ الثَّانِي سَنَةِ ١٢٨٠ هـ

النُّور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہرست مضامین

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|--------------------------------------|------|-------------------------------------|
| ۲۰ | جمعیت کا پہلا اجلاس اور فقیر کا انکس | ۱ | انندو گادگشی کی سابقہ کوششیں |
| ۲۱ | الرشاد پر اعتراض کا جواب | ۳ | قرآن و مساجد کی بے حرمتی |
| ۲۲ | جنگ بنگال اور موقع مناسب کے انتخاب | ۴ | کاگرس پر مسلم لیگ کا مناسبہ و واجبہ |
| ۲۳ | واقعہ پنجاب اور بارخلافیت | ۵ | اتحادیوں اور ہندوؤں کا اتحاد |
| ۲۴ | خلافت کا نام اور سورت کا کام | ۵ | اس کے مقابل میں مسلمانوں کا طرز عمل |
| ۲۵ | ہرنال کی ایجاد | ۶ | مستم نظریہ |
| ۲۶ | تان کو آپریشن | ۷ | موجودہ بادیان قوم |
| ۲۷ | ایک ضابطہ کا ازالہ | ۸ | مسلمانوں کی سیاسی زندگی کا پہلا دور |
| ۲۸ | مسلمانوں کی آج میرزا فاطمیاں | ۹ | تعلیم اور اتباع کو رائے |
| ۲۹ | ہرنال اور مشرقی فلسوفی | ۱۰ | پہلی منزل |
| ۳۰ | کاگرس سے مسلمانوں کے اعتراض کی وجہ | ۱۱ | نابین قلب کا سنگ بنیاد |
| ۳۱ | ہندوؤں کی رفتار ترقی کی سمتیں | ۱۲ | خلافت گیتی کا سنگ بنیاد |
| ۳۲ | سلف گورنٹ کا تذکرہ | ۱۳ | قومی مجالس کا انعقاد |
| ۳۳ | سور سامری کا کرشمہ | ۱۴ | واقعات اور نتیجہ |
| ۳۴ | حصولِ طلبہ کی ایک عجیب ترین | ۱۵ | کاگرس کے دو اصول |
| ۳۵ | ذوق شہادت | ۱۶ | ملات سیاسی سے ایک انتشار |
| ۳۶ | خلافت کا رخ سورج کی طرف | ۱۷ | تعلیم و تحقیق کا اہل |
| ۳۷ | عاجز انکس | ۱۸ | سیاست و حالات و تحریف حدیث |

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|----------------------------------------|------|---------------------------------------------|
| ۵۵ | مغالطہ کا خطرناک نتیجہ | ۳۸ | سیاسی محاذ پر سس فتویٰ |
| ۵۶ | ایک انٹالس | ۳۹ | صحت سیاسی اور غلط فہمی کی تحقیق |
| ۵ | اسلام کامل و مکمل کی | ۴۰ | تین جہاد |
| ۵۷ | سیرۃ خاتم النبیین کا ایک صفحہ | ۴۱ | ملت سیاسی اور مسئلہ جہاد کی توجہ |
| ۵۸ | مدینہ کا آغاز اور اس کا قبائلی پر اثر | ۴۲ | بزرگ درویش جہان کے موقع پر بیان |
| ۵۸ | گناہ کی ایذا رسانی | ۴۳ | ملت سیاسی و ہجرت کے متعلق تباہ کن فتویٰ |
| ۵۹ | حدیث طیبہ میں مخالفوں کا جہوم | ۴۵ | جہاد میں لفظ جہاد کا اثر |
| ۶۰ | تمام ممکن حالات سے مبلغ اسلام و مسلمین | ۴۶ | سیرۃ نبیوں کا اثر کا فریب ادا نام |
| ۶۰ | کا مقابلہ | ۴۷ | رہبر کی اقسام |
| ۶۰ | سایہ میں سے خطاب | ۴۸ | یا علیؑ کا مدد |
| ۶۰ | حیات اقدس کا دوسرا شیخ | ۴۹ | وفاقت کو رب عالمین |
| ۶۱ | تبلیغ کی بے نظیر شان | ۵۰ | نہاں و آشکارا کا طبع جہاد |
| ۶۱ | ہدایت کا ایک بے مثل واقعہ | ۵۱ | مضمون نہاں کو آشکارا پیشین کا تدبیر کی تبدل |
| ۶۲ | حقیقی سجدہ | ۵۲ | نہاں کو آشکارا پیشین کے مختلف ترجمہ |
| ۶۲ | چند بزرگ حیات مقدس ہر حال میں سب کو | ۵۳ | نہاں کو آشکارا پیشین کے مختلف ترجمہ |
| ۶۳ | فوائد ہر | ۵۴ | نہاں کو آشکارا پیشین |
| ۶۳ | لفظ و لاکے معنی کی تحقیق | ۵۵ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۵ | حوالات فی العلم اور حوالات صوری کا فرق | ۵۶ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۶ | خیر مسلم سے حوالات پر حیا میں منوع ہر | ۵۷ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | ملت سورہ کی ایک ہیاری | ۵۸ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تفسیر حلالین | ۵۹ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۶۰ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۶۱ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۶۲ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۶۳ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۶۴ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۶۵ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۶۶ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۶۷ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۶۸ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۶۹ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۷۰ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۷۱ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۷۲ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۷۳ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۷۴ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۷۵ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۷۶ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۷۷ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۷۸ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۷۹ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۸۰ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۸۱ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۸۲ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۸۳ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۸۴ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۸۵ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۸۶ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۸۷ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۸۸ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۸۹ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۹۰ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۹۱ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۹۲ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۹۳ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۹۴ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۹۵ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۹۶ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۹۷ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۹۸ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۹۹ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |
| ۶۷ | تنبیہ | ۱۰۰ | ۵۱ ملے ملت سیاسی کا ہفتا |

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|-------------|------|-------------|
| ۱۰۸ | تفسیر بخاری | ۶۰ | تفسیر بخاری |
| ۱۰۹ | تفسیر بخاری | ۶۱ | تفسیر بخاری |
| ۱۱۰ | تفسیر بخاری | ۶۲ | تفسیر بخاری |
| ۱۱۱ | تفسیر بخاری | ۶۳ | تفسیر بخاری |
| ۱۱۲ | تفسیر بخاری | ۶۴ | تفسیر بخاری |
| ۱۱۳ | تفسیر بخاری | ۶۵ | تفسیر بخاری |
| ۱۱۴ | تفسیر بخاری | ۶۶ | تفسیر بخاری |
| ۱۱۵ | تفسیر بخاری | ۶۷ | تفسیر بخاری |
| ۱۱۶ | تفسیر بخاری | ۶۸ | تفسیر بخاری |
| ۱۱۷ | تفسیر بخاری | ۶۹ | تفسیر بخاری |
| ۱۱۸ | تفسیر بخاری | ۷۰ | تفسیر بخاری |
| ۱۱۹ | تفسیر بخاری | ۷۱ | تفسیر بخاری |
| ۱۲۰ | تفسیر بخاری | ۷۲ | تفسیر بخاری |
| ۱۲۱ | تفسیر بخاری | ۷۳ | تفسیر بخاری |
| ۱۲۲ | تفسیر بخاری | ۷۴ | تفسیر بخاری |
| ۱۲۳ | تفسیر بخاری | ۷۵ | تفسیر بخاری |
| ۱۲۴ | تفسیر بخاری | ۷۶ | تفسیر بخاری |
| ۱۲۵ | تفسیر بخاری | ۷۷ | تفسیر بخاری |
| ۱۲۶ | تفسیر بخاری | ۷۸ | تفسیر بخاری |
| ۱۲۷ | تفسیر بخاری | ۷۹ | تفسیر بخاری |
| ۱۲۸ | تفسیر بخاری | ۸۰ | تفسیر بخاری |
| ۱۲۹ | تفسیر بخاری | ۸۱ | تفسیر بخاری |
| ۱۳۰ | تفسیر بخاری | ۸۲ | تفسیر بخاری |
| ۱۳۱ | تفسیر بخاری | ۸۳ | تفسیر بخاری |
| ۱۳۲ | تفسیر بخاری | ۸۴ | تفسیر بخاری |
| ۱۳۳ | تفسیر بخاری | ۸۵ | تفسیر بخاری |
| ۱۳۴ | تفسیر بخاری | ۸۶ | تفسیر بخاری |
| ۱۳۵ | تفسیر بخاری | ۸۷ | تفسیر بخاری |
| ۱۳۶ | تفسیر بخاری | ۸۸ | تفسیر بخاری |
| ۱۳۷ | تفسیر بخاری | ۸۹ | تفسیر بخاری |
| ۱۳۸ | تفسیر بخاری | ۹۰ | تفسیر بخاری |
| ۱۳۹ | تفسیر بخاری | ۹۱ | تفسیر بخاری |
| ۱۴۰ | تفسیر بخاری | ۹۲ | تفسیر بخاری |
| ۱۴۱ | تفسیر بخاری | ۹۳ | تفسیر بخاری |
| ۱۴۲ | تفسیر بخاری | ۹۴ | تفسیر بخاری |
| ۱۴۳ | تفسیر بخاری | ۹۵ | تفسیر بخاری |
| ۱۴۴ | تفسیر بخاری | ۹۶ | تفسیر بخاری |
| ۱۴۵ | تفسیر بخاری | ۹۷ | تفسیر بخاری |
| ۱۴۶ | تفسیر بخاری | ۹۸ | تفسیر بخاری |
| ۱۴۷ | تفسیر بخاری | ۹۹ | تفسیر بخاری |
| ۱۴۸ | تفسیر بخاری | ۱۰۰ | تفسیر بخاری |

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|-------------------------------|------|------------------------------------|
| ۱۳۸ | خلافت سے جنگ انگریزوں سے موات | ۱۱۹ | ہڈ کا نوکر گرفت |
| ۱۳۹ | واقعہ کربلا سے مثال | ۱۲۰ | کاؤر کی نوکری کرنا |
| ۱۵۰ | علمائے سود کی ہندو پرستی | ۱۲۱ | کاؤر کو امور گھار کے لئے مقرر کرنا |
| ۱۵۳ | معبیت اسلامی کی تحریک | ۱۲۲ | مفتیان سیاسی کی خیانت |
| ۱۵۵ | ہنر و سلطنت کا فرق | ۱۱۹ | مفتیان سیاسی کی قریب وہی |
| ۱۶۰ | عمد الی المقصود | ۱۲۱ | کفر کا کل ہائیکاٹ |
| ۱۶۱ | حکومت سے غام گم | ۱۲۲ | روایت اقل |
| ۱۶۳ | مسلمانوں کا مخصوص نم | ۱۲۳ | دارالمنہدہ میں باہیات کی تحریک |
| ۱۶۹ | مسئلہ خلافت | ۱۲۳ | جنگ بدر |
| ۱۷۹ | مباح کا فرض ہو یا | ۱۲۷ | کار کے ساتھ جفا اور انصاف |
| ۱۸۱ | ترمیم کے بارے میں وجہ | ۱۲۸ | دوسری روایت |
| ۱۸۲ | مسئلہ تعلیم | ۱۲۸ | تیسری روایت |
| ۱۸۷ | مقررین کی فرض ہستی | ۱۲۹ | چوتھی روایت |
| ۱۹۰ | تعلیمی امداد کا مسئلہ | ۱۲۹ | چوتھی روایت کی مزید تفصیل |
| ۱۹۲ | علوم مغربیہ اور مسلمان | ۱۳۰ | کاؤر کو مسلم بنانا |
| ۱۹۵ | تعلیمی تناسب کا اثر | ۱۳۱ | افطاح کی کلی مثال |
| ۱۹۷ | مشرقی تعلیم کی کس پرستی | ۱۳۱ | خیمہ کو سے نظیر |
| ۲۰۰ | قومی قوت کے ارکان | ۱۳۲ | حضرت عکرمہ کا واقعہ |
| ۲۰۹ | تحفہ اوقات، ماہ الامت | ۱۳۳ | حضرت عثمان بن عفان کا واقعہ |
| ۲۱۲ | لیڈروں کے حشر کی حقیقی علت | ۱۳۴ | انقلاب عالم کے ارکان خلافت |
| ۲۱۵ | لیڈروں کے اقسام | ۱۳۴ | سلطنت کا اثر |
| | تمت | ۱۳۵ | شہر کا اثر |
| | | | علم کا اثر |

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَامِدًا ذَمًّا مُّصَلِّيًا

هُوَ الْحَقُّ

اللہ اور گاہدکشی کی
سابقہ کوششیں

سن تاون کا چنگامہ اور ستارہ مسین دین سماں بندہ کو ذوبِ محرم
مراوقہ مسلمانوں کے اس تہذیب سے اُن کی جہاں قوم کا وہ جہاں بنے
کی کوشش شروع کی اور بہت جلد مسلمانوں کے احوال دیکر یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ
بہت تقریب میں آئے۔

بہت دنوں کو یہ اس طرف سے ایک اور جہان پیدا ہو گیا تب ضرور سے مسلمانوں کے
ذوب پر حملہ آوری شروع کی۔ مذہلم و جہاں کاری کا ایک کوہ آتش تھا جس سے نور و حق
کے شعلہ بکھرنے لگے اور جہاں مسلمانوں کی حریت و محبت کو ان کے حقوق کے ساتھ خاک و سیاہ
نہا پاتے تھے۔

یوں نوسالوں کا ہر کن نہ بھی اہل ہنود کو چٹا پا کر دینے کا کافی بیان تھا لیکن بقرہ کے
سورۃ پر لکے کی قربانی سے جو تامل اور سچان ان میں پیدا ہوتا اس کا اندازہ کرنا بھی دشوار ہے لیکن
غیرت مند سون اپنے اس دینی وقار اور مذہبی استحقاق کے قایم۔ کہنے میں ہمیشہ استقلال و محبت سے
نہ کی سنگاریوں سے رخصت کرتے تھے۔

مفسر سنکی دسے رمی کو چند سال کے تجربے سے جب کہ ان کا کافی ثابت کیا تو اہل ہنود نے اہل ہنود
کی آئینہ بنی جھاکاری میں ضروری بھج کر تھیں وہیں سے بھی کام لینے لگے۔ چنانچہ تیسری ہجری
میں اہل ہنود نے ایک تجارت شتاد تب کر کے بنام زید و عمر مختلف شہروں سے متعدد حملے کر کے
کی حدت میں دانا کی۔

استقامت میں مرہنہ رو دیا گیا خاک موقع بقوم پر گائے کی قربانی جب کہ بوجیب فتنہ و فساد
اور امن و امن میں س کی وجہ سے غل آہا اگر سلطان گائے کی قربانی موقوف کر دیں تو کیا معاف ہے۔
حضرات علما نے نہایت مدلل طریقہ پر اس کا یہی جواب تحریر فرمایا کہ شریعت نے جو احیاء و
دیا ہے جس سے فتنہ آئندہ نہیں حق حاصل ہو خوف فتنہ ہو تو حکومت کی قوت کو سرب کرنا چاہیے
بہن ماہ ہنود خوف ہنود اپنے دینی حق سے باز نہ بنا کر گزر رہے ہیں۔

دو تین برس بعد چرانی فتنہ کا اختتام جاری ہوا اور ہر درجہ بدشریت سے بڑی فتویٰ صادر
ہوا۔ موت اللہ کی نذریناں صاحب بدچوری کو رس۔ انفس اعلیٰ کی قربان البعدشت۔ چری کا
تصنیف پر سے لاکھ ذہانت اور مجبوظ فتاویٰ مولوی جدالکی صاحب مرحوم معاف کیجئے۔ مایا
ضیقت واضح ہو جائیگی اس کے بعد مسگر چری اور مسگر چری میں چرانی سوال کا عادیہ کیا گیا اور
د۔ لائق سے اسی رنگ جواب کا عادیہ فرمایا گیا۔

دو۔ تو میں صاحب گندوں نے ایک فقرہ ظہر کیا اور بعد قتل غارت گری و رہے حتیٰ

سب اس کوشش میں سرگرم ہوئے کہ حکام کچھری پر شبہت کریں کہ قربانی کا اوست ہندوؤں کی دانت
ہوئی اور گھنے کی قربانی سبیا جازت نہ پہلا سلام میں اُس وقت عابدہ چریہ کوئی مولن محمدہ روق
جاسی نے ایک رسالہ چھپوا کر شائع فرمایا جس میں داخل عقیدہ اور فقیر سے بھی جمع ثابت فرمایا کہ اس
کا، ملنے باطل محض ہے بنیادی نیز واقعہ مؤک متنبہ تا ایک ایک مرتبہ میں نمود فرمائی جو ہندوؤں کے
نظام اور مسلمانوں کی غلطیت و استقامت کی ہر ہر تصویر ہے۔ یہ دونوں رسالے چھپ کر ایک
میں شائع ہو چکے ہیں۔

اشارات مدد سے صرف اس قدر ثابت کرنا ہی کہ بندہ مسلم نوں کے شعور دین کی توجہ دے
 ارکان مذہبی کے قیام و نابود کرنے میں اپنی پوری جہانی مالی اور وہ فنی قوت محکمہ پر صرف کرے
 میں پچاس برس سے مسلسل ساعی و کوشاں ہیں لیکن علمائے کرام اور ماسعین ان کے اس
 میں پناہ دینے سے انکار بھاری کرتے رہتے۔

قرآن و مساجد | ہندوؤں نے جو شش ہشت میں آکر قرآن مجید کے ساتھ تہجد پڑھی اور
کی بے حرمتی | مساجد کی بے حرمتی میں ہمیشہ انھوں نے حلال و حرام کا خیال نہ کیا اور مساجد کی جگہ
اور مصلیوں کو نہایت بے ادبیا کی سے انھوں نے تباہ و برباد کی اور قبضہ کرنے کے حین رد قوت میں بن قذ
مسلمانوں کے دین پر حملہ کرنا ممکن تھا اس سے یہ کبھی باز نہ رہے۔ بل ہندوؤں کے وہ من و خواہش و
موت و نوم اہرام یا افان وغیرہ پر ہوا اسکے میں ان کی فطرت نہ ملتا تھا عیسیت عدوہی

کیا یہ واقعہ اور حقیقت نہیں کیا یہ امر منجہ دلیل ہو کہ بندوں میں اس کی وقت گزرتی ہو
تعلیف و عفو کرنے اس کی قوت ان میں کبھی جوق و مشورہ پر یہ فوج کٹتی کرتے۔ یہ سب
میں یہ کماں سے جس سے مسلمانوں کے تعداد نہ پر یہ پناہ نہ کرتے یہ جریزہ اور کو
ہندوؤں کو مست نہیں کرتے۔ ان کی انتہائی قوت جس کی قدرتی کہ مسلمانان ہند پر ہوا

میں سے اپنی اس پالیسی گذاری اور ملت پذیری کا ثبوت دیں جو امتان و احسان مسلمانوں نے
پہلے قیامِ ملت میں ان کے ساتھ کر ہی سکے۔

گائیں اور مسلم لیگ | مسلمانوں میں گائیں اور مسلم لیگ نے بعد معاہدہ اتحاد کا آواز دیا
کا معاہدہ و مابعد | کہ اس وقت مسلمانوں کی خلافتِ مقدسہ دوں یورپ کے زفر میں چھٹی تھی

نئی اس لیے مناسب یہ تھا کہ مسلمانانِ ہند معاشی اور وطنی نزاعات کو صلح اور آشتی کے ساتھ حل
کر لیں اور پوری توجہ سے خلافت اور مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت پر تدابیر سونچ کر عمل آراہوں۔ لیکن
ہندو مسلمانوں کے اس عالم پریشانی سے بغیر فائدہ حاصل کیے کیونکر کر سکتے تھے۔ ایک دو برسے ہندو
بشمیل نے تو سحر آمیز آفتوں خواتی لیڈرانِ مسلم کے کانوں میں بے اختیار از شرع کی اور باجی نے ملکر
ایک قیامت آورہ اور شاہِ آباویں پاپ کی دوسرے سال گٹار پور میں اپنی عداوت کا نشانہ والا
ثبوت پیش کیا۔

میں ایسے موقع پر جب کہ مسلمان انسانے اضطراب و بے چینی کے عالم میں مبتلا تھے۔ ان دونوں
مقامات پر یکے بعد دیگرے آتش فشاں مشتعل کرنے سے ہندوؤں کا یہ مقصد تھا کہ مسلمانانِ ہند پہلے
مصائب میں مبتلا کر مذمتِ خلافت سے محروم رہ جاویں اور یورپ کی وہ سلطنتیں جو اسلامی مرکز پر
تکڑے ہیں ہندوؤں کے اس فتنہ و فساد سے مظاہرہ و اعانت کا فائدہ حاصل کریں۔ الہ آباد و بریلی وغیرہ
تہ مشنہ محرم الحرام کے موقع پر جو فساد ہندوؤں نے کیا وہ اس کے علاوہ ہی۔

اتحادیوں اور | اتحادیوں میں فوج کشی اور ملک گیر ی کی قوت ملی اس لیے وہ اپنی اس
ہندوؤں کا اتحاد | سے کام لے رہے تھے اور ہندوؤں میں یہ طاقت تھی کہ ایسی نازک حالت میں
مسلمان ہند کو مذمتی قیامت میں اُجھا کر امت مسلمہ کی تہمت باز رکھیں اس لیے وہ اپنی اسی طاقت
کو عمل میں لائے تھے۔ غرض میں انتہائی آئینہ مصیبت میں مسلمانوں کی تباہی و بربادی میں اتحادی

سلفین اور ان کے مکی جانی دونوں برابر کے شریک رہتے۔ مکی جیوں نے بد اخلاق و
 اتحاد و ذہ برابر ہی غارت گری اور رنہ گی میں مکی دکو، ہی رو از مکی اور پٹن آس طر کو بہت
 چچاس پرس سے پڑش کر ہے سے آدہ شاہ آباد اور کٹر پور کے مسل فوں کے خون سے چرک
 بار سینچا۔

| | |
|---------------------|--------------------------------------------------------------------------|
| اس کے مقابلہ میں | ہندوؤں کے اس برہ، و اور ہر اور نہ سوک کے مقابلہ میں اگر مسل تو |
| مسلمانوں کا طرز عمل | کا طرز عمل دیکھا جائے تو اچھی طرح فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ حق حق میں جی کی |

رعایت کس نے ہمیشہ غلام رکھی ہو۔

بہت سے رواسم شرک و کفر ہندو امن طع انجام دیتے ہیں کہ ان کے طرز و اد پر مسل تو
 کو ان کا مذہب اس کے استیصال اور ممانعت کا حکم دیتا ہے لیکن کوئی واقعہ ایسا نہیں بتا سکتا
 جس میں دور دور از کے مسل فوں نے اتنی ہی حالت سے کہیں ہندوؤں پر مولاوری کی ہو۔
 رام لیلہ انگیش اور جولی وغیرہ ہندوؤں کے ایسے توار ہیں جن میں بارہ ہندو کی جانب
 سے اشتعال انگیزی ہوا کی ہے لیکن گزیرہ مذہب مانوں میں بھی بجز مذہبی مسل فوں کے کوئی
 قوت و جمعیت دیگر مصلح سے پہنچ کر رافت کے لئے کبھی جمع نہ ہوئی۔

اتہائے برادر نوازی اور حق ہمایلی کی تازہ ترین مثال واقعت ر پور ہی ہندوؤں
 تو مسلمانوں کو بند مکان میں آگ لگا کر جلایا اور ان کی جوان اور برد کو نہایت بد رفتاری
 سے تباہ کیا لیکن جب مقدمہ حکومت کے باقوں میں پہنچا تو جو اس کے کہ عہد ہندو افغان
 ہندوؤں کے حمایت میں ہر طرف سے جرم کی مدد پر آدہ ہو گئے تھے مسل فوں کے ہندو رہنے
 کا جسے معاوضہ اور جتنی تنگ ری یہ یقین مشرعت کی کو مسلمان بن گئے پورہ نو ستیں دین شش
 بھیجیں کہ ہم یہ ادویا پس لیتے ہیں گوشت ان مجرموں کو ہارکے۔ پر جب فیصلہ چلے گی

یہ جوں سے پہلے کہ اس پہ وہاں ہی تا ایک بڑا جھڑپہ کر تو مگر کی طرف اپنی مڑ چ
و ان دن صحت کو جو بہتر ہو گئے کہ بعض نفس کا خود نہ ہو مگر خواہش خاص کے ساتھ سے
پہلے ہی ہوتا ہے۔ بہت سے پہلے بعد وہ کسی وقت لنگ گئے تھے کہ یہ صافیت اور یہ باہمی
نہیں سنوں گے کسی دہنی وہ بھی حق کو نہیں سبک نہ رہی۔ پھر یہ نتیجہ تھی کسی صافیت اور
قریب کا جو کہ جس کی زبان سے سنوں سے پہلے ہی باقی ہو وہ سن کی پیشانیوں پر نقشہ جو شاعر
جو کہ پہلے ہی کہ یہ کیا ہونا تھا کہ ہیں ، عند سنوں ، ایک مقدس جہد ہے۔ وہی شعر اسلام
ہو جس میں جس پہنی وہ وہی نام کیا ہونے ہاتھوں سے جب کہ وقت نہ اب میں بہت ہونا
جب حق جو کہ ہے جو پروریاں پیشا نا یا چوہوں سے خیر آ رہے کہ چوہوں کا حق ہونا
سے وہ نہ کہ نہ ہی تو حید ہے یہ صافیت میں ان صورتوں میں اس سے وصل گئے کہ ہندو
لی خواہی اور نہ یہ ہے زیادہ اہم نہ تو حید ہے نہ صافیت نہ معاد نہ خود ہا نہ خود ہا نہ

فت و نہ کے بہت کی گنجائش بنی رہی۔

مسلمانوں کے پیشہ سی خیال میں تھے کہ کانگریس کا جلسہ دہلی میں منعقد ہوا بعد مسلسل کانگریس سوسائٹی میں ہوا۔ انویں بالقاب اپنی آخر فرشت میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شادی فرماتے ہیں کہ مسلمان ہندوؤں کی دل آزاری سے باز رہیں اور ان کی طرف برا درشا محبت سے بات چیت فرمائیں۔

مسلمانوں کی دل آزاری اور محبت کی تفسیر بھی براہ مہربانی خود ہی صدر نے مابعد میں فرمادی کہ اگر مسلمانوں کے نہ بھی نقطہ خیال سے گناہ کی قربانی نہایت ضروری، تو ربا و جو داس تحف کے جرحے اس معاملہ میں ہوگی میں قربانی کو خود اپنی آنکھ سے دیکھتے کے لئے تیار ہوں۔ قابل فریاد کہ مسلمان لیڈر جبکہ جوش محبت بنو دیں خود ہی بغیر تحریک ظاہری ہڈی کٹا پر ہیبت مقام پر جہاں اس شدت و برتری سے ہندوؤں نے قربانی کا دھرم پر جوم اور حملہ آوری کی تھی جس حملہ دھرم نے مسلمانان کنا پر پر گھائے کی قربانی واجب کر دی تحریک ترک کی باتوں گناہوں کرتے ہیں پھر گرومنٹ سے براہ مستر بائنگلو اپنے ایڈریس میں یہ پابستے ہیں کہ گرومنٹ ہندو کو فی ایسا قانون وضع کرے جس سے ہندوستان میں گناہ کا فوج کرنا قانوناً مجرم قرار پاجائے ایسی حالت میں۔ ان موبن مالویا جیسا تیر خواہ ہندوستان کانگریس جیسے ویڈیا جلسہ میں خود وابستہ منہ سے۔ کے کہ مسلمان ہندوؤں کی دل آزاری سے باز آئیں یہ مسند شوق و زور دیا تازیانہ بڑا ایک محکا سکون و قریبی قریبی نالی نہیں اس پر بھی لیڈروں نے کال ایک سال تک نشانے ضبط خود داری سے کام لیا اور اس عرصہ میں وہ اجزا و عناصر فرہم کئے جس سے تحریک ترک قربانی گاہ و گاہ گیر ہو جائے۔

تالیف قلوب کا سنگ بنیاد | شہیدین مسلم لیگ کا عالم بھی وہی میں ہی منعقد ہوا تھا

تھا۔ شکر کے زبانی میں سولا ناما صاحب نے اس کا بیان کرنا بھی ضروری سمجھا کہ سرگاندھی صاحب کے افلاق اور شکر سے میں یہاں تک متاثر ہو چکا ہوں کہ کھائے کی قربانی میں نے ترک کر دی جلد عفا کے مفاد اور مصوں میں اسلامی و دینی سے ترک قربانی کا ذکر تعلق کو پڑ یا نہ کیسی ہی جلد بطور حکایت بیان ہوا اور جو الفاظ سرسری طور پر اٹھائے شکر و امتنان میں آئے فی الحقیقت یہ ایک زبردست دیباچہ و مقدمہ تھا اس کتاب کا جو آئینہ ماہ و مہر میں اسی سال ملہ مسلمین کے لئے تصنیف ہونے والی تھی اسی کے ساتھ خلافت کے نام سے جو ایک ہر حال ہوتی ہے تیسرے کتاب مجھ لیجئے۔

اب دوسرے کا مینہ آتا ہی اور قومی مجالس کا انعقاد امر سرسب اور اسے قومی مجالس کا انعقاد

مسلم دین کے مسئلہ مستغنی عن الاغلاب حکیم حافظ محمد احسن خاں صاحب دہلی اپنا خط بعد از پڑھتے ہیں جس کی بشارت کہ ہاں ملک میں تقسیم ہو چکی ہیں تقریباً چار منہوں میں صد مسلم دین کے مسئلہ قربانی سے بحث فرمائی ہی ابتدائی جلد یہ ہے۔

تھوڑی گنتی کا ذکر ہم آگ ایک حصہ سے اشاروں اور استعاروں میں کرتے رہے ہیں لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق زیادہ مفصلاً اور زیادہ وضاحت کے ساتھ ذکر کیا جائے۔

صفحہ ۳۰ میں نہایت سوز و گداز کے ساتھ ہندوؤں کی غیبت و کرم کا انکار فرمایا گیا ہے اور صفحہ ۳۱ پر نہایت منظریت ان مسئلہ سے بحث کرتے ہوئے یوں ارشاد ہوتا ہے: "ہندوستان جو کہ گریہ و ماتم و بے شاد ہے جس اور ایشیائے ترک و غیرہ کے مسلمانوں کو دیکھئے جن میں کہ وہ لوگ کی حد و سنہ زندگانی بھروسہ سنت کو بغیر کھائے کی قربانی کے اور کیا چیز حوام بیچارے میں پریشانی تا بہی جوت یہ سمجھے کہ کھائے کو قربانی کے لئے تمام بلاد اسلامیہ کے مسلمان ہوتے ہی میں کہ یہ ضیافت عابدہ حوام کو داتا خدا کہ شاید اس وقت سے پیشتر عہد رسالت

سلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں گھات قربانی ہوتی تھی۔ یہی برسر
 شہر کوٹھانے کے لئے حکم صاحب نہایت شد و مسے یک حدیث میں کہ بنی دوست زلف
 فرماتے ہوئے ہیں ارشاد فرماتے ہیں۔ اس حدیث سے صاف ظہور پاتا ہے کہ یہ
 میں ہی اللہ تعالیٰ کی قربانی کا رواج تھا۔

مسلم لیگ میں جب رد و لیونٹیشن پیش ہونے لگا تو ڈاکٹر انصاری صاحب نے ترک قربانی
 کا دھوکہ دے کر لیونٹیشن پیش فرمایا جو تھوڑی خوش بانیوں کے بعد منظور ہو گیا۔ موت عبد الباقی
 فرنگی محل نے قومی و ملکی مجاہد سے مراجعت فرماتے ہوئے سنا۔ پھر وہیں ایک خبر پر فرنگی
 مسئلہ قربانی کے متعلق جو کارروائی مسلم لیگ نے انجام دی تھی اس کی تائید و تحسین میں کوئی نقص
 الفاظ ارشاد فرمائے۔

مستغنی عن اللقب بیکرم ما قطع محمد اہل غاب صاحب جس وجہ کا مسلمان گناہ کے
 پاس صیغہ متعلق ترک قربانی کا دھوکہ دیا۔ ڈاکٹر انصاری صاحب کا خلافت کی حیثیت میں ایک
 قبل عدلئے احتجاج بلند فرمانا۔ پھر نو ممبریں جلیہ خلافت کا اقتدار اور گاندھی صاحب کی ایک
 جلیہ میں صدارت اور مولانا عبد الباقی صاحب کا اثاثے لشکر و امتنان میں ترک قربانی کا دھوکہ
 سرسری تذکرہ پھر دوسرے ہی مہینے میں چند ہفتوں بعد مسلم لیگ کا جلسہ اور اس میں بھین
 اکان ٹلنے کا بکے بعد دیگرے اس مسئلہ کو اس طرح طے کر ڈیا کہ مستغنی عن اللقب عالی جو
 حکم صاحب خلیہ صدارت میں ملکی سیاسی اور مذہبی چلو سے ترک قربانی کا پیرزور دیتے ہیں
 ڈاکٹر انصاری صاحب رد و لیونٹیشن کی شکل میں پیش فرماتے ہیں جو منظور ہو گیا۔ یہ ہے جو صاحب
 صاحب ہما پور ہونیکر تحسین و تائید فرماتے ہیں۔ یہ وہ تذکرہ دہرہ ساہوکار کا ہے جو
 بظاہر بولے و زعمان کے لئے دے بل و درہم و حق بشر بردہ ہے جس کا اثر سنہ ۱۹۷۰ کے

سے بڑی ہوتی ہے اس لیے سرگت کے وقت بہت بڑی ہوتی ہے کیا یہ نہیں کے
 انگریزوں کے ساتھ وہ مستعدوں میں ذکر ہوتا تھا یہ وہ میں قابل ہو گیا کہ اس
 بعد ان کے معذرتوں کو دیکھتا تھا وہ ہر پریشانی میں جو۔

و قحط و درختی | قحط و درختی میں رکھ کر ہر گھڑا اور ذی فہم اپنے طور پر امر کا
 بھوکے کہ ایک فریادی گاؤں کا فیصلہ بنے روئے نگہت کر لیا تھا۔

قحط کی حالت میں میں قحط میں ہر گھڑا کہ بے اباب و وسائل بنایا ہوا تھا
 میں نے اس وقت حوالہ دیا تھا کہ میں نے بھیج دیا تھا اس وقت مجھ کو دفعۃً لیک کہ انہیں اگر
 و قحط کے تسلسل اور غماں کی کڑیوں کو کھا کر زینت سینے سے کوئی بقیہ بچا ہوا ہو سکتا ہے
 و مجرد افادت کو وہ ملک تسلسل سے ان صحیح نیو پر ہو چکے کہ یہ دلفریب اور بھانسنے والی
 باتیں نہیں کہنے کے لئے ہیں کہ صد منافات کی اہمیت اور بقائے قحط کی ضرورت
 میں مجھ کو کہنی ہو کہ اس کے قربانی کو خلافت پرست قربان کر دیا جائے۔

یہ وہ غلطی تھی کہ اگر ہندو ترک قربانی گاؤں کو ایک کرت تو اسے تسلیم کر لیں
 برہمنوں کو تیرہ ٹکڑے۔ ہندو صاحبان کی اس کی اپیل سیاسی اور ملکی ہیوست میں یافتہ
 نہ ہو سکتا ہے بلکہ قابل غلبہ تھا جس سے مسئلہ کے لئے اسی کی ضرورت تھی کہ مشرعی اور مذہبی
 میں میں سے صحابہ کے سامنے لایا جائے ہر پورس کی پالیسی تھی کہ وہ غریب کا نام
 ہو کہ اگر غریب سے بتا دے۔ جن میں میں کہیں باغیست کاہن بتا دے یہاں تک کہ بعضوں کو
 میں سے جو دھرم میں ہوتا ہے وہ وہ جاننا تھا کہ یہاں طلب کا بھی ایسا وہ
 اس کے لیے کوئی سری کا حق صاحب ہے جو میں کی کسی دہی میں لکھا تھا اس وقت لکھا تھا
 میں نے وہ لکھا تھا کہ اس کے لیے کوئی صاحب ہے وہ وہ لکھا تھا کہ اس کے لیے کوئی صاحب ہے

نصحت یہی کتاب میں ہے تاکہ ثابت ہو کہ اصل میں نہ ہوتی ہے۔ اور اس میں سدا
کی غلامی و طاعت میں نہ ہو جو وہ چاہیں۔ یہ ممکن نہ تھا۔ اور

کاغذ نویس کے دو اصول [مقاصد کا نگریں کے اور اس کو یہ نہ ہفتیں۔ یہ
برخیات داخل میں ایک تعلق کمرست سے ہے۔ دو در دو اور۔

مطابقت و اختیارات کلی کو تعلق کمرست سے ہے جو جس سے
بندہ دوسرے ہر طرح کی کوششیں نہیں کرے۔ اور نہ ہو کہ ہوشیار ہو۔

ایسا کہ تہذیبی کی تحریک کی روپ کر بائیکاٹ کرنے کی قوم میں پہلے نہ ہو۔ اور
عام کی بنیاد رکھنی۔ نتیجہ کہ غم بنانا کسی اور مقصد و موقع پر آپ ستموں کی شہنشاہی

لی۔ لہذا وہاں ڈنگ کا واقعہ صفحات تاریخ میں بہت نمایاں مقام رکھتا ہے جس سے بدینوں
وہ امر واقعہ کھانیس جا سکتا۔ غرض جو دوسرے کے جس قدر سستے ممکن تھے اس سے پہلے

اور اس میں کچھ شک نہیں کہ بہت کم کامیاب بھی ہوئے۔ لیکن
مقصد کا نگریں کا دوسرا حصہ جس کا تعلق مسدوں سے تھا جس کے ان میں نہ

تواندہوں کو کامیابی ضرور حاصل ہوئی جس کو تعلق نہ تو نہ ہوتی اور نہ اس پہل
دلوں پر وہ فیروز سے تھا۔ لیکن بہترین جزینی موبذ بھی میں۔ اور بھی نہیں ہو۔

غیر مبنی نہ ہو۔ یہاں اس سے یہ تعلق نہ ہی ہو کہ یہ اس سے نہ ہو۔ اور نہ
ہو کہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ہو کہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ہو کہ ہوتا ہے۔ اور نہ

سے ہر طرح کے غم کے تو ہیں یہ نہ ہو کہ ہر کھٹے ہو کہ ہر کھٹے ہو کہ ہر کھٹے
سے ہندوں کے ہر غم کو خیر و خوشی کے ہر غم کو خیر و خوشی کے ہر غم کو خیر و خوشی کے

اور ان کے ہر غم کو خیر و خوشی کے ہر غم کو خیر و خوشی کے ہر غم کو خیر و خوشی کے
اور ان کے ہر غم کو خیر و خوشی کے ہر غم کو خیر و خوشی کے ہر غم کو خیر و خوشی کے

ہاں کر لیا مسطور کے مقابل میں سب کی سب سے بڑی سود ثابت ہوئیں لیکن ان ہندو کے اہم
اعلم ہوتے اور نہ صد کی غفلت سے غلاف کے ہندو ہی ہے ہمارے اگر کوئی کامیاب
مرد ف کے تو پہلے کیوں کر ہو سکتے ہیں جنہو گئے کی قربانی میں بچاؤ میں سے مزاحمت
سب میں قوم و دین کی کوئی تفریق نہیں جسے نہایت مباح کی سے مسلمانوں کے ساتھ ہندو
سے بہت سوچیں ان سیاسی علم یہ دیتے ہیں کہ اگر ہندو گئے کی قربانی چھوڑنے کی تحریک
میں باوجود یہ کہ ہندو قومیت مسئلہ کی بدل باقی ہے مباح و مستحب مسلمانوں پر واجب
ہو ہے کہ اس قضیہ ترقی کے سمجھنے کے لئے جس خاص مباح کی حاجت ہے وہ علماء
یہاں کے ساتھ تھیں ہی ہو گئے۔ گویا۔ ہار۔ اور دھیا۔ آ۔ ہشت آباد اور
نہ ہوں یہ ہوا تھا ہونے شاید ان جنگوں اور خون یزیدوں کی علت قربانی کا وہ ہندو
کاہن اور جو دہ ہونا ہو گا۔ بلکہ ہندو گئے لاکھ مسلمانوں کے سامنے پیش کر رہے تھے
کہ نہ نہیں گاؤں کی قربانی کر دو۔ جو ہماری پروردہ و ملوک ہیں اور جسے ہم برادر و چشتیت
سے نہیں بد پیش کرتے ہیں اور مسلمان ان گاؤں کی قربانی کر لے جتنا کی زندگی انکار
کرتے تھے۔ قربات بڑی اور فائدہ ہو پڑا۔

عمرائے ریاست سے براہ مہربانی سیاسی مہاراجے واضح ہو پر بیان فرمائیں کہ یہ سات
ایک ستھار | بان نشان واقعات کیا آج کے نزدیک نہ من کرنا ہے ضرور کتاب ہے
مذمت پر یہ کہ ان واقعات کا رد و درخواست کا بھی نہیں تو قرینہ مسلمانوں کے ساتھ
و کو نہ طے ہو گیا کہ جسے آپ مذمت سمجھتے وہ یہ تو ہی دیتے کہ مسلمان ہندو
تک کی قربانی ہو جب ہوئی اس سے کہ ہندوؤں کی جانب مذمت وضع پا گیا
تاکہ نہ ہو۔ یہ جو کہ ہے ان امور کا مقررہ کہ میں۔ اور جو میں

14

علمائے یہودی سے ابروہہ دینی سیاسی حداریت سے واضح حریف پر بیان فرمائیں کہ یہ سات
بک استغفار | جان نہان : وقت جیکہ ان کے نزدیک : ص کتاب ہے ضرور کتابت
نہانت جو یہ بیان واقعت کلام نہ درخواست کا بھی نہیں تو خرمین و مصریوں کے ساتھ
وکر : وقطر فزیر کرتے ہیں پ ذمت سمجھے وہ یہ فتویٰ دیتے کہ ایمان بندہ
س کو دینی : دوسرے جوئیں سے کہنے والوں کی جائیسے ذمت وضع پایا گیا
پناشہ نمان خود سے میں ٹوناک باقیوں کو معنی ہے

کہ حق و حقیقت میں اپنی حق گفتاری ان کی بارگاہ سے صادر ہو رہا ہے جو خود
حقیقت کو نہ صرف مدعیان و مسلم و مومن سے نا آشنا ہیں۔

تعلیقہ مقین کا اہل

اسلامی تاریخوں پر جن کی نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ فتنہ کچھ انوکھا اور
عجیب نہیں ہو گا اگر ان کے لئے بہت تھوڑا سامان اور قلیل ملت
جانبے اہل بدایت ایک امر اہم ہو جس کے لئے حق سچانے ایک خاص سلسلہ نبوت و رسالت
کا دعویٰ فرمایا جو ہمارے پیغمبر پر آکر ختم ہو گیا پیغمبر و وحی خدا کے بعد وہی سچی ہدایت کر سکتا ہو
ان کا قدم منہج نبوت پر ہوا جس کی تعلیم و تفسیر تحت وحی الہی و امامیت مصلحتوں پر ہو۔

یہ دستور احرام کی فرج میں صرف حقیقت کے ساتھ دوڑ کر آتی ہے اس سے بہت
زیادہ تیزی سے دوڑ کر جاگ بھی جاتی ہے۔ پھر انہیں مقصد بنانے کے لئے عقائد اسلام کے
یوں تباہ کرنے ہوں ان کی امامت و خوش حقیقت کی کیوں کر تباہی زندگی میں ملاوت بنسنے کی
جب کہ تمام مومن عز و میں تم سے ناراض ہو گیا۔ ان کے انکار و اکراہ سے ڈرنے کیوں ہوگا
نہایت کا سو کو نہارا سب الخیرہ پیار و رحم کی نگاہوں سے دیکھ رہا ہے۔

نہایت قبول عام خود را حاضر میکن
کا و را در اند باور و یقین کی مایساں
نہایت را باور و نذر خدا از سپہ پیغمبری
سیلاب مخاطبات و | جملہ خلافت کی بنیاد اللہ کی ہے اور میر کو بقیام دہلی جبکہ ہندو اور
تحریف حدیث | مسلمانوں نے لکھ کر رکھی اور پھر اس کی کارروائیاں اخبار و جرائد میں
جسٹ بریں بہت برتی تھیں۔ انہی یہ مسلمانوں کی عقل کو جو کیا گئی ہے جواب عالم الغیب
نہایت میں وسیع ہے بھی پھر کرنے کے سی مدت میں تھا کہ لگے کہ جب ہوا اور ہم
نہایت میں نہایت کی مصلحت یہ ہے وہی جنگ مفالط منہا

پایا گیا بلکہ حکیم صاحب نے ایک قدم بڑھ کر یہ جڑت بھی نہ مانی کہ روایت شریف کو ایک مباحص
کرتے ہوئے ایک لفظ بڑھا دیا اور اجماع لکھ کر زعمیہ اور عقیدہ بیان فرمایا وہی لفظ جس کا صواب
فرمایا گیا دار و مدار دلیل اسی کی وجہ سے چند سہروں کی تخریر اجماع لکھ کر نشان تہرہ جوڑنے
سے یہ فائدہ کہ ناظرین کا ذہن اس بے ربط اضافہ سے متوجہ نہ ہوتے۔ یہ چند مہرنگ
بھی ہیں نہ آیا کہ اس طرح جعل اور تخریق کیا دعوا مقصود ہے آخر ایک خط لکھ جس میں نہایت
نیاز مند اندازہ طور پر یہ سوال تھا کہ حضرت ام سلمہ سے مروی روایت کس کتاب سے انجمن
نقل فرمائی جواب میں سکوت رہا شاید خط ضائع ہوا۔ بغیر خود دہلی گیا یہ عجب کی بات اہل تائید
کا ذکر ہے مسلم کو نیروی شہی کا وفد اس وقت دہلی گیا ہوا تھا۔ در دولت پر جا کر معلوم ہوا کہ
طبیعت ناساز ہر پاؤں میں کچھ شکایت ہو گئی ہے دوسرے دن پھر پوچھا معلوم ہوا کہ
دن موہن مالویا صاحب سے کچھ مشورہ ہو رہا ہے۔ بعض حضرات اہل علم جن کی آمد و رفت
جناب حکیم صاحب کے یہاں جاری ہے ان کی خدمت میں پیام بھیجا کہ حدیث شریف میں جو
غلطی ہو گئی ہے اس کی تصحیح کی طرف حکیم صاحب کو زعم دلائل افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے
کہ یہ کوشش بھی بے ثمر ثابت ہوئی۔

چونکہ وجہ کو سرکار امیر آستانہ شریف نواز پر مقرر ہوا۔ ایک دن بعض علماء سیاسی سے
ملاقات ہوئی عرض کیا کہ یہ فقہ غفیم ہی بنو دکن خاطر مسلمانوں کا گھانا گھستے۔ دیکھے حدیث میں
جعل و تخریق تک کی زیت آگئی نہیں بیٹھے گزر گئے اور کوئی امداد نہیں کرتا ہر کہ اصل حدیث میں
لفظ ثناء نہیں ہے غلطی سے لکھا گیا ہو۔

ہر ایک شخص جس کے پاس خطبہ صدارت مسلم لیگ ہوا اس خدام خاص کی نصیحت کر کے تہر
علامہ موسیٰ بن اتحاد دہندہ و مسلم کا یہ فرض ہے کہ اتحاد کے حدود متین فرمیں عوام کو فتنہ

یہ حالت کی صورت کی جا رہی ہے کہ۔ شرک کا طعن ہے جو مسلمان ہند پر

۱۹۰۰ء

جنگ بھارت موقع شدہ مسلمانوں نے بھی وہ مدد فرموش نہ کیا جو وہیہ کہ جنگ
مناسب کی حالت میں شدہ ہوئی اور ان کے ختم ہونے سے پیشتر بھارت کی
نہجری میں وقت خلافت کی بعد دی میں جو پیش منقصانہ مسلمانوں میں پیدا ہوا
تہ وہ وہ وہ صورت سے اپنی شکل و صورت اور طرز و اندازہ جدا گانہ ہی رکھتا تھا
میں ہیں نہ تو کسی ہندو کی لیڈری تھی نہ مسلمانوں کو ان کی غلکاری کی حاجت وہ ایک ایسا
موقف یہی کہ مسلمانوں کے لئے آیا تھا کہ بنیاد ان قوم اگر چاہتے تو مسلمانوں کی آنکھوں
سے جہ کا غائب بھی دفع ہو جاتا لیکن ہزار افسوس ان بد نصیب قوم پہ جسے بیداری کے بعد
پھر وہ بے آواز دوا چا دی گئی۔

وہ عہد کا قطع نظریہ سے واپس نہ تھا کہ اسلامی جذبات خالص سیاسیات ہند کی طرف
جسب کے میدان جنگ میں ایک نحو کے لئے خاموشی کیا ہوئی کہ لیڈروں نے بھی خلافت کی
حالت بھارت کی تینہ موقع کے لئے اٹھا کر رکھ دی۔

حوادث پھر مسلسل وقوع پزیر ہوتے رہے مہینہ پر مہینہ گزرتا رہا برس پر برس ختم
ہو کے کہ نہ کوئی پند و حیرت نہ بغیر کے لئے جمع کیا گیا نہ مسلمانوں کے سامنے خلافت
مذہب پیش کی گئی نہ کوئی خاص مذہبی تحریک محض اسلامی نقطہ نظر سے سامنے لائی گئی گویا یہ
تو بیجا موی نہیں جن کا جو تعمیر ہوئے کے ساتھ نسبت ہوگی اس عرصہ میں انہیں جوتی میں
مصلحت تھی ماری ہی ہیں نہ صرف وقت و کم ہر سی سی حال رہی میں یکس کی طرف
نہ سے کہہ سکتے ہیں نہ دل مسلمانوں کی بے یگانہ نش تھی کہ ماور و مل جس کی خدمت گز رہی

کی سادت سے نہ توں محرومی۔ یہی اس کے حقوق ادا کرنے کا وقت گیارہ سب کے
 حقوق بشیملک ان کا وجود تسلیم بھی کر لیا جائے۔ پھر دیکھا جائے گا کہ کئی چیزوں کی نگہ بندی
 پشت پناہی کے مقابل میں دینی جہادوں کی اہمیت کا ذکر بھی گناہ جو اندان سے اہل
 چشم پوشی ہی پاس ہے۔

یہ سارا قصہ سکوت اسی میں بسوا کر مسلمان لیڈر کا گھر میں اور پھر ان کو گھر میں یہ خبر
 ہو جانے کے لئے ہر طرح کی سعی کرتے رہے یہاں تک کہ رولٹ جی کا وقت آیا اور سنیار
 کی ایجاد ہوئی اس وقت عجیب عجیب طرح سے مسلمانوں نے دین کی توجہ کی تاکہ اہل منور
 یقین برپا ہے کہ قمار کی اطاعت کے سامنے مذہب کی اطاعت یوں قربان کرنا سنی جو

واقعہ پنجاب اور پنجاب میں ستیاگرہ کے موقع پر کچھ ایسی عجیب گہیاں پڑ گئیں کہ
 یادداشت

ان مال کب ہو گا اور کیوں کر جو اسے کوئی بتائیں سکتا اب انہیں ضرورت ہوئی کہ اس کو
 جس کی کوئی عام شہال ہو تو اس پر جرمی میں اس مقصد کی رہنمائی کی طرف توجہ دینا
 بنائی کی اور میں سوائے ان کی دلربا تصویر اس نے دکھائی تھی بہت بدلتے ہو جاتی تھیں۔

بند و دل میں اس خیال کو پیدا ہونا تھا کہ جس دن ان سے فراق خلافت کا مسیحا نکلا
 مئی یکس مذہب اور اسی کس نہ ہو دین کا اندازے کہ مسلمانوں کو لگا رہے تھے خلافت کے لئے
 رہ نہ قائم ہوئی جیسے ہوا ہوتا ہے کی تجویز ہوئی اور روز کا بھی حکم دیا یہ دیکھنے اطاعت
 رہ نہ ہر ستیاگرہ کے موقع پر شہر کا مذہبی کا بھی حکم تھا کہ فلاں روز روزہ نہ پڑھائے
 دوکانیں بند ہوں۔ زوالیوشن پن کے بائیں اور مندر مسجد میں وہ نہیں جی چوں رولٹ بل
 بہ و نانی میں طرح اظہار ناراضگی کریں آج خلافت کے متعلق جی میں سستی کو جینے

ہر وہ چیز جس میں سے ہر ایک ملک کے متعلق بالکل سکوت ہے :
 نہ جو کسی کی تجویز پہی تینہ سے برف داغی ہے ۔

سب خلافت کیٹی کی بنیاد پڑی ہند کی تحریک ہوئی ، ماتحت کیٹیاں ہر شہر و قصبہ
 میں تیار ہوئیں ، اس سے فوری پوچھا گیا کہ غرض خلافت کے لئے ہر ممکن عمل سجاوہ کر دیا گیا
 تھا ۔ ہو گیا ۔

خلافت کا نام اور | حرام اور حلی نظر رکھنے والوں کو یہ نظر آیا کہ دین کی خدمت ہمارے
 سوارات کا کام | لیڈر بڑی باجوازی و سر فروشی سے کر رہے ہیں لیکن تمہیں نظر سے
 جب تحریکات پر کسی سے نظر ڈالی تو اسے صاف معلوم ہو گیا کہ ہندوؤں کے چاہئے ہو
 نئے ہیں جسے ہمارے لیڈر ہند میں پھیر رہے ہیں وہی سو ویشی جس کی ایجاد کو میں بھپیں رہیں
 ہوسے وہی ہندو ، مہاترم : ہیں لہذا ہم ہندو مسلمان کی جو نہی بائیکاٹ یورپ و یہی ہڑتال
 یہ سب تو نیچے بننا مستعمر صلاحت : خلافت ملک کے متعلق ہیں اور ان سب کے ایجاد کا سر ہندوؤں
 کے سر پر ہندوستان کو پناہ ملک کہنے میں امداد سمجھتے ہیں جن کا دعویٰ ہے ہندو اور ہندوستان
 ہندوستان کا نام اسی سے سمجھے گا ایک امر شرعی و مذہبی جس کا سر تپہ استمسان و استجباب
 لاجت یا گیا جو حمایت خوشی سے مسلمانوں سے ہندوستان اور یہاں کی دولت و تعلقات کو ترک
 کرتا ہے جب کہ مسند جوت کے وقت ملا ثابت ہو چکا ۔

• وہ یہ وادہ یہ وہ تحریک جو کسی قوم کی جو ب اُسے دوسری قوم اختیار کرے تو
 یہ یہ وہ تحریک کی نشانی ہے یہاں سے یہ یہ سری تحریکیں ہندوؤں نے اپنے ملک
 کے لئے نہیں جنہیں مسلمانوں نے اختیار کر کے ان کی کامیابی پر ہر مذہبی و دینی
 وادہ ہندوستان ہندوؤں سے اس سے کئی ایک کی بہت مالک جنہیں ہندوؤں نے

جانے کے محفوظ رہے صنعت و حرفت جس کا نام و نشان بھی اب باقی نہ رہا۔ لاکھوں روپے ہر ایک مرتبہ کمال تک انھیں پہنچایا جانے لگا۔ ملک آسودہ ہوا۔ دروغ و صنعت اعزّت دولت و تجارت بارونق ہو جاتی۔

ہڑتال کی ایجاد

سناگرہ کے موقع پر ہڑتال کی ایسی دہندہ مستان میں نہ سمجھو۔ یہ تحریک کا نتیجہ ہے یہ وہی چمڑی چمڑی ہے جس کا مذہب ہر مسلمان ہندو کے رہی ہیں۔ ہندوؤں کا قدم ہر روزگ کی طرف بڑھتا یا تابت جو کہ ہندو ہے کا آئندہ وہ حاصل ہو کر اپنے سے ہندو مقصد کے واسطے بن جائے۔

مڈیشی اور بایسکاٹ کی اسی مدت تک گرماگرم رہی جب تک تمام ہندو اس کی امت و غوث بن گئے۔ جب ماسکے اس تحریک کی حقیقت سے آگاہی حاصل کروں تو یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ لے گا یہ تحریک وہ وقت آیا کہ ایک محدود و رو میں ہڑتال تحریک پیش کی گئی اور کامیابی بھی ہوئی یہ بہت ہی پر لطف اور بار آور چمڑی ہے مگر ہڑتال دوکانوں تک ہی فردہ اس کے فوائد اہل ملک سمجھ جائیں تو پھر اس کا دائرہ وسیع کیا جائیگا۔

غرض اس وقت تک خلافت کمیٹی نے جو عملی تجاویز مسلمانوں کے سامنے پیش کیں وہ مڈیشی اور ہڑتال کی تحریک بہت قدیم ہی لیکن ہڑتال کی یہی دستہ گرہ کے موقع پر ہوئی ہے ان دونوں کا اصلی تعلق صلاح و فلاح ہندو ہے جو ہر دور اور ہر وقت کے استقبال کرنے والے خدام انھیں تحریکات کے نتائج و ثمرات ہیں۔

نان کو آپریشن

اب تان کو آپریشن کے مسئلہ کو سمجھئے اور یہ سن کر حیرت نہ آئے کہ یہ دو سرشب ہڑتال کا ہی قیلم یا فتوں کا صفا میں کا دائرہ ہے۔

کڑی ہڑتال کی بہت سی مثالیں ملے گی وہاں کے لئے بہت عرصہ و زمانہ کے لئے

میں نے اپنے آپ کو
پیش کیا ہے اور میں نے اس میں صرف ایک ہی چیز

میں نے اس کے علاوہ کوئی شے

نہیں کی ہے جو میری مشیت نہ

ہو نہ اس میں کوئی شکوک

میں نے اس کے علاوہ کوئی شے نہیں کی ہے جو میری مشیت نہ

ہو نہ اس میں کوئی شکوک

میں نے اس کے علاوہ کوئی شے نہیں کی ہے جو میری مشیت نہ

ہو نہ اس میں کوئی شکوک

میں نے اس کے علاوہ کوئی شے

نہیں کی ہے جو میری مشیت نہ

ہو نہ اس میں کوئی شکوک

میں نے اس کے علاوہ کوئی شے

نہیں کی ہے جو میری مشیت نہ

ہو نہ اس میں کوئی شکوک

میں نے اس کے علاوہ کوئی شے

نہیں کی ہے جو میری مشیت نہ

ہو نہ اس میں کوئی شکوک

میں نے اس کے علاوہ کوئی شے

جو کہ ہرگز نہ ہوا۔

مسٹر جی نے اپنی پالیسی سے جو رسی کہیں وقت مسلمانوں میں پیدا کی ہے اس پر
نہ بڑا مال کے نساں پر یہ ہونے میں ہر قافلہ پر اس کے ان کے خیال میں یہ غرض ضروری نہ
ہوئے جو مسئلہ کے تہہ و شبہ پنی محنت میں آجائیں۔

دہندہ وہاں کو یہ کتنا کہ مسلمانوں کی خاطر ہے اس لئے عملی طور پر مسلمان پہلے پیش
رہیں۔ مسلمان اس لئے کہ گاہیکہ کہ مسلمانوں کی قوت عملی سے بنو دیتا اچھی طرح یا خبر دے گا
مسلمانوں کی پہنچ میرے لئے جہاں تک رز دلیوشنوں کا تعلق ہی نہ تفریق کا میدان باز نہ تھا ہے وہاں
مسلمانوں کا قدم ہے آگے ہو دشوار سے دشوار بلکہ ناممکن سے ناممکن

ہر گز مسلمان رز دلیوشن پاس کر لینے کے لئے فوراً آؤ ورنہ آجائیں گے ایسی پالیسی تفریق پر
بھی ہو جائیں گی کہ اپنی یہ سمجھے کہ زمین و آسمان کا طبقہ یاں سے انگریز قوم اٹک دے گی لیکن
جہاں سے مل کا میدان آتا ہو وہاں اس قوم کا سایہ بھی نظر نہ آئے گا۔

ایسی قسمت و کابل قوم سے کام لینے کے لئے یہ ضرور تھا کہ ہندوؤں یا اپنے احسان کو
بھی دیکھیں نہ دباؤ ہو۔ دور ہونچائیں کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں سب تمہارے لئے ہو رہے ہیں
بہرحال یہی جو ہر عرب کو چھوڑ دیا، مسلمانوں کو بائیکاٹ کریں اس لئے کہ حکومت برطانیہ سے
ہیں تو بد نظریت برائیں اس قدر کہ خود سر و جہاز سلطانی کو سلطنت برطانیہ اپنے
تحتویہ فی جہاز و ممتلكات سے متعلق ہزارے انگلستان نے اپنی موجودہ
میں کے قہر سے ملنی ہوئی ہو نہ قہر ہی دردمندی میں خطابات اعزازی خدمت اور
کاست و ہر سٹری میں تک کہ کوئل کی جھریاں جیسے ہر دست برد ہوتے ہیں۔

مسلمانوں یا مال کو پالیسی کی صورت میں کجکات سابقہ سے بد نظریہ کی

دہلی اور بایکات رنجرز ایسی تحریکیں تھیں جن میں کامل دستور و اتفاق سے نہیں کی جاسکتی تھی اور جوئی یکن ہوتا تھا اپنی کسی شعبہ میں ہی ان میں شک و شبہ نہیں ہوتا تھا۔

بہر حال اور مشرکانہ مذہبی اہمالک میں ایک ہی قوم ہندوؤں میں تو فوجیت اور
کے فلسوفی

تخریب و برباد سے پیشہ ملک کی بادی کا کسی ایک مرکز و قوت پر بنام راجہ وادی سے
سرداروں کی ذہن نگاہوں نے جب یہ دیکھا کہ ہندوؤں کا نام نہ کر سکا تو ان کو مرنے پر
جوت میں نہیں لایا جاسکتا چاہے چتہ ذہنی و جاہل نہ ہو۔ شہرت پسند شریک ہو جائیں تو
کی قوم کی شرکت متعذر ہے تو وہ ہندوؤں کے سامنے آکر دی ہندو شیعہ کی
سمازیں کے سامنے مسئلہ خلافت پیش کیا اور اس ایک مرکز پر کہ مگر یوں کہ وجود و دور
ن رفاہی اور پائمالی کا موجب ہی ہندو مسلم دونوں منقاد قوموں کا اجتماع کر دیا۔

لیکن اسی کے ساتھ مشرکانہ مذہبی کمال ہنرمندی کا غدار نہ کیا۔ ہر جس سے ہوا
ہے کہ مسلمانوں کو برہمن گورنمنٹ کے مقابلہ میں صرف انہیں ہندوؤں کے تکیہ و
غفلت کے لئے لاکر کھڑا کر دیا جس سے ہندوؤں کی آزادی ہو سکے۔ دھندوں میں سے
کے بہ ملک جس قدر آزادی سے قریب ہوتا جائے اسی قدر خود خدائوں ہی کے بعد ہندو
سندوں کی حکومت یوٹائیو قوی ہوتی جائے۔ دوسروں کی ہستی بوقت میں
شہ خود کے مرتبہ پر پہنچ جائے۔

شہ مسلمانوں کو ہندو لیڈروں کی موزوں پالیسی بھی دیکھ کر کہہ رہے ہیں
کہ میں ملک کی آگ سی بھڑکیں کے شعور اپنے لیے یوں سے سندھ

سون و عہدہ بنی بھی سر میں تھیں اس وقت انھوں نے ایک ساتھ مسٹر گاندھی کی پالیسی
 سماج و ملک کے ساتھ ان کی خالصانہ محنت کا پھل ملنا شروع ہوا۔
 بین بینک کا غائب کر کے پہلو پر ہوا کہ برٹش گورنمنٹ کا قبضہ ان کے حصص پر
 زیادہ ہو گیا اور ان سے بہت محروم رہ گئی۔ بیرونیوں کا فوٹ و شگر کی صورت میں ہندوستان پر
 حکم جانا تو قریب قریب تمام ہندوستان کی آزادی اور ہندوؤں کا اقتدار انھیں
 بین بینک سرور کو مل کر ان کے نظریات کو بے اثر کر دیا۔ اس وقت ان کے اپنے تقریریں ان کے
 نظریات کو کھل کر بیان بھی کیا۔

بین بینک کشکوت کا وقت ہندو اور مسلمان دونوں فرموں سے
 تھے تھا اگر دونوں قومیں ایک دوسرے سے جتنی رہتی ہیں تو معاہدہ نوت ہوتا ہی اور اگر
 بڑے بڑے دھرمی سے انھوں کی اسد جا پیش کرتی ہے اسد جا کے ساتھ ہی وہ مسرت وین اس مسد جا کو
 ہے یہ ہر سب کرینا پانا ہے انفرادی میں ان کا میابی وہ بڑی سب دور ان کے سادہ و اہمیت اور
 مجاہد و احیاء۔

ان عہدہ انجیل کو مسٹر گاندھی نے اپنے افسانہ میر سے ایسا سلجھا یا کہ مسلمانوں کو
 عقیدہ جو نہیں اسی انجیل میں مسلمانوں نے انھوں کا ہاتھ براہ راست سے پٹیا بدھم ہد جا سنے کی کوئی
 نقشہ کھینچا ہے۔ وہ میں گئے پڑھا، وہ پڑھا ہے جنوں پہ پھولوں کو دت ہے۔ وہ ان
 پچھری قرینی چھا ہے تو کہ سب دیکھو وہ پڑھو کو جیلین و ہدایت کے لئے جو وی ایسا
 گئے مائے ہیں کتابیں شروع ہوتی ہیں وہاں کے مائے ہیں جن کا موضوع یہ ہوتا ہے کہ
 ان کے کہیں میں مذہب ہو یا نہ ہو ان کے کہیں میں مذہب ہو یا نہ ہو۔

ان کے کہیں میں مذہب ہو یا نہ ہو ان کے کہیں میں مذہب ہو یا نہ ہو ان کے کہیں میں مذہب ہو یا نہ ہو
 ان کے کہیں میں مذہب ہو یا نہ ہو ان کے کہیں میں مذہب ہو یا نہ ہو ان کے کہیں میں مذہب ہو یا نہ ہو

یہ تبدیلی جس سے اہل ملک اور باب مدت طبع ادا ست آج ہیں اس عادت سے تیرپا
 ہرپیش اس وقت تک ناممکن ہے جس تک میل کی کوئی بڑی آواز نہ ہو جس سے وہ اس سے بڑھ کر
 ہونے ہو جائیں اسی اصل کا لحاظ رکھتے ہوئے ابتدا سے وہ کام کریں یہ بہت دور ہے جو اب
 مسلمانوں کو اپنا نام آہنگ بنانے کی کوشش کرنے کی جیسا کہ اس وقت میں مصدقہ ہے۔
 مسلمانوں کی ریاست میں اس وقت تک وہ دنیا پر اپنے سب تک حرم موبیہ کا بے وفائی
 مفہومان حاصل نہ کریں۔

ہندوؤں کی رفتار میں کمی کی سکتیں | ہندوؤں نے جب مسلمانوں کی مدد نہ کی تھی بڑا کام کیا تھا
 وہ اس سے مخالفت بنیادی و کمی امتیاز کی بجائے انھیں باہمی ہوئی تو انھوں نے غیبت پر مبنی
 اشتغال سے یکجہانہ انداز پر اپنی قومی رفتار کی حرکت میں متبادل میں منتظر رہی۔

ایک جماعت نے اقتصادیات کو اپنا نصب العین قرار دیا۔ واکتار دولت کے ہیں نہ
 دولت اور وسائل نئے نہیں ہیں انھوں نے اپنے ہیں۔ یہی کوئی نہ ہوئے غیبت
 کے ساتھ ساتھ کامیابی کو اس سلسلے سے انجام دیا کہ پچاس برس سے وہ میں مسلمانوں کی
 مادی دولت سمٹ کر ہندوؤں کی ملکیت ہو گئی ہے۔

دوسری جماعت نے تعلیم اور ان کے فرائض کی طرف توجہ دی۔ وہ ہیں
 انھیں بے انتہا کامیابی حاصل ہوئی خاص ہندوؤں کی نمبر کم ہوں۔ یہی کوئی نہ ہوئے
 ہزاروں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی درگاہیں۔ کئی تہاں پہنچ گئے۔ یہی کوئی نہ ہوئے
 دولت کا تقاضا کرنے ہوئے پیش نظر ہو چکا ہے۔

تیسری جماعت کے بعد مذہب و عبادت و عبادت و عبادت کے لئے
 ایک دور کا دورہ مسلمانوں سے دینی فتنہ کی نسبت عورتوں سے اختلاف ہے۔

برعایت کچھ پانچ و شش صین و سبھانی دس نہ بھرتیاں آسوں۔ ان پر گدگد سے روپ
بنائی جی جی کو نہیں سس میں سے فوجی کی ضرورت جی پوری ہو۔ جی سرکار
دو ہوسو بجائی مل یا نہ ملو۔

حرم جی کا کرشمہ | اس سحر کی گھمنوں کی گھنٹہ بجاو تو میں سب غنائیوں میں
کی دولت اور سرمایہ دولت ایک تمامت سے باخبر ہوں۔ بتا دو یہ مرد مغز یہ جوق۔ ان
نیک و دودہ جی ہاں کے ماتو ساتھ ہیں۔ بھری جاوےتے کونست کے ساتھ ہاتھ بندہ جی ہاں
اور شاد و قریب کر رہی ہے وہ۔ مت ڈرو نہیں جب کہ یہ جو میں ساتھ ہو میں تو دولت
اور کامت یمنوں کا اجتماع قوم ہندو میں چھوٹا جی۔

مسلمانوں نے لچائی ہوئی شہرت ان ہمت کو بیکھا اور تہنہ کر دئے۔ اس سے اس
دور خدمت میں جب کہ ہندو اپنی قوم میں زندگی کی روت چھوٹے دیکھتے دیکھتے وہ یہ
ان باب کی خرابی میں ضرورت تھے جن کے اجتماع کا نتیجہ قوم کو زندہ و مرنے کا بہت سزا
نہایت المیہ و سکون سے اس مرد و پیرہنہ بڑے ہمت سے اس کا نتیجہ جی ہاں
دور دور قوم بن کر رہنا ہی۔

یہ اوت بھاڑتے تھے وہ شروت بنا۔ ہر تھے یہ بچتے تھے وہ جیہ سے یہ قوم
نور کی لیتے تھے وہ سو دور خود کے پیچ میں کی با ہدایں۔ اس کے تھے وہ ہندو
ہت تھے پڑھا رہے تھے یہ تیلہ کے نام سے کامپ کا ہاں تھے تھے اور انت کرتے تھے
ناتھ تھے تھے۔ کاپی اور فن سانی کی باتیں۔ وہ ہر تھے وہ معاشرت میں طاقت خود کا
اور مٹنے سے یہ پیہ پیہ نہیں بڑے معاشرت میں زرخیز بنا کرتے تھے وہ ہندو۔ جی ہاں
جی ہاں جی ہاں۔ یہ ہمت مکر کر تے تھے یہ ہوسو ہندو ہندو۔ خود ہندو ہندو

نے اس وقت کی مدد تک اسے پہنچا کر چھوڑنے سے آزار اس کا نتیجہ ہی تھا کہ دنیا میں
حق تو یہی ہے جس کا بل اور بد مذاق ہو کر نو ذہن و بصارت ہوں ان میں سمیت ہو
نہ غیرت نہ صدق و صفاء با جانے نہ حدود و اوقاف۔

یہی حالت تیرا جیسا نظر ہے ہندوؤں کی طرف دیکھنا بھڑاس کے اعد کیا تڑو دینا
کہ حسرت و اہن دل میں خون ہو کر رہا نہیں موجودہ حالت میں یہ کس مرض کی دوا رہ گئے تھے
جو میں بنو دہنے میں شامل کریتے۔

حصولِ غلبہ کی ایک یہ ایک مسئلہ قاعدہ ہے کہ اگر ایسی قوت جس کا اپنے میں نہ پایا جاتا پانے
مجبب تہ ہر نقص کا موجب ہو تو پہلے کوشش اُس قوت کو حاصل کرنے کی ہونی
چاہیے پس اگر اُس کا حصول متعذر ہو تو پھر اُس قوت کو فنا کر دینا ضروری ہے تاکہ کسی وقت
اُس سے تصادم ہو کر اپنے ضعیف و مفصل ہو جانے کا خطرہ باقی نہ رہے ہندوؤں نے اس
اصل کو سمجھا اور محال و انشائی سے بڑھا۔

بتہ اعدا کا گریں میں مسلمانوں کی ایسی حالت ضرور تھی کہ ان کی شرکت و موافقت
کی نہ دوں کہ تباہ کنی لایہ قی لیکن ان موجودہ ایام میں جب کہ ہندوؤں نے اپنے کو ہر پہلو سے
اس قدر مضبوط کر لیا ہے کہ ہندوؤں کی کامیابی رہیں شرکت غیر نہیں تو پھر وہ مسلمانوں کی طرف
کیوں دست متین بڑھا سکتے۔

جہ و جہ کی مصیبت تریوں میں ہے کہ وہ بنیہ معاشرت مسلمانوں کے غلے کر چکے ہیں
وہ یہ وقت ان کا ہے۔ وہ اپنی جان و مال کو دشمنوں کے فرائض سے بہرہ مند ہوں تو مسلمانوں
کو ان کا کیا حق ہے۔ ان کامیابی میں شریک ہونے کی تہذیبیں اور بے درد و مروت سلف
انٹ کے غصے ٹھانے کی ہوں ہیں ان وقت ہندوؤں کو اس کی تدش ہے۔

مرست کی کچھ باتیں عجائبات تو انھیں ملکومت کی بی بی پر قد بان کر کے بصیفت سے روایت
 بھی نافع ہو جائیں اب ہندوؤں کو یہی آخری فرض دکھاتے ہیں وہی سست سے سر زور
 ایک خاص تہ میرے اپنے میں شامل کر لیا گیا ہے۔

ذوقِ شہادت

مسلمانوں نے ایک سجدہ شہادت ایسا ہے جو ہندو بھی نہیں
 نہیں ہوا ہے۔ ہم مسلمانوں کو تغید اور درجہ مکمل سچا عقیدہ دہشت
 کر دین کی حمایت میں جب کوئی ہم میں سے ماہر جانے خود در شہادت دہشت فرماتا ہے۔
 شہید ہونے کے مدارق علیا کی ہندوئی صرف اس سے سمجھئے کہ ہندوئی وندہ نہ دی
 جہاں کوئی بنی یا رسول اس عالم سے نہاں ہوا یا جب کسی غوث و قلیب نے اس سرسختی کو
 چھوڑا تو اسے قتل کر کے پناہ کا خوش آمد کے حوالہ کیا گیا لیکن ایک مجاہد جب ہندوئی
 سے میرا ہوتا ہے تو اس کے اعضا و جوارح کا خون یہ حرمت و عزت رکھتا ہے کہ دنیا کا وہ
 پانی اسے دھو نہیں سکتا لہذا شہداء کے جنازہ پر نماز تو پڑھی جاتی ہے لیکن ان کا جسد
 قتل سے بے نیاز ہوتا ہے۔

یہی شہادت کا ذوق جس وقت کسی قلب موسیٰ میں پیدا ہوتا ہے تو پھر دنیا و دہلیز
 ساری کائنات اس کی نظروں میں بھی ہو جاتی ہے۔ یہ جذبہ کسی دوسری قوم میں نہیں
 پاتا تو انھیں آیام میں ایک اپیل انگریزوں سے مشرعبہ اندھی نے شاخ کی ہڈی میں
 داکھنے ہیں بھیرا نہ ہب آپے خمرست رکھنے سے منکر نہ ہوئے پناہ تہ پر بھی نہ ہو
 خواہ میرے پاس اتنی طاقت بھی ہو جائے میں خود عصبیت میں رُپ پرستہ ہونے کی عیب
 رکھتا ہوں علیٰ برادری ان میں ایک اپنے ملک و ملت کی حریت میں نہ ہو۔ ان میں گے اگر اس سے
 ہو سکا تو رتیل جیل پورہ نو ہر شہداء

جیسے کہ ہم نے پہلے ہی صاحبِ زمانہ کے وقت مضمون نگاہ کی ہے جس اپنی طرف سے
 عربوں کو ہندوستان میں بھیجتے رہے ہیں۔ جو کہ ساتھ مسلمانوں سے بڑی کشت
 بہت حد میں بہت فوٹو گری میں دکھاتے ہوئے ہمارے پر ترغیب و تحریک بھی
 فرما رہے ہیں۔ تو ان کی پالیسی کی سبب سے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ کے
 مذہب کا یہ موزی تحریکوں سے ہی کیوں مخصوص ہو گا؟ مسلمانوں کے خلاف بھی آپ کا دین نہیں
 رہا ہے کہ کٹریت تو ہے۔ تاہم اور گناہ پور میں مسلمان اس بیدردی سے قتل نہ کئے جاتے۔
 جمہوری صاحبِ مسلمانوں کے اس مذہب و شہادت میں سنی حیات باقی پائی اور کمال
 و انندی سے مسلمانوں کے اس مذہب کو ہمہ آہستہ سحر کا نشانہ بنایا گیا مسلمان یہ سمجھے کہ سچ ہی
 یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو ایسی بری بادی پرانہ قہر گھاری و ناسف پر کہ اپنا سرٹھ پر تیار ہیں۔
 حالانکہ میں شخص کا مذہب خود اس کے مقامات مقدسہ اور معاہدہ کے لئے ہاتھ ملکہ
 ملنے کی ہوتی ہے۔ دیت ہو وہ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کے لئے کب تلوار اٹھا سکتا ہو
 بیٹے انسانوں نے یہ سمجھ کر وہ مرد دنیا نہیں چاہتے ہیں بلکہ مسلمانوں کے مسروا کی انھیں
 بہت ترغیب دینا ہے۔ دینا سے نفرت لیا جاتا ہے۔

[illegible]

وقت کا نہ متروک نہ معائنہ بلکہ اس تصور پر غور کرنا کہ وقت میری سب سے بڑی دولت ہے۔
 وقت سے بچو یہ ہے۔ دیکھو کہ ہر آدمی پر وہی وقت میں یہ وقت ہے۔ یہاں پر وقت سے بچو یہ ہے۔
 یہاں پر وقت سے بچو یہ ہے۔ دیکھو کہ ہر آدمی پر وہی وقت میں یہ وقت ہے۔ یہاں پر وقت سے بچو یہ ہے۔
 ہر وقت کو اس چیز پر صرف کرنا کہ ایک بندہ کا فرض ہے۔

جس طرح اسے فریضہ صومۃ و صیام کے لئے وہیں وہ شہر میں رہتا ہے۔
 مابت میں اسی طرح اس وقت بجا کرنے میں بھی اُن کی دنیاویات کامیاب و ناکامی کی خوشخبری
 کا وقت ایک گن و غلطی ہے۔

یہ فتنی ملک میں گشت کرتا رہا ہوا۔ دھواں میں بھی شام ہو، مباح ہو۔ بکے
 کہ بجا دو عالمی جو اپنے مقابل قسم بجا دینی حمد و بھوسے کیسے زیادہ داتا اور وہب اس سے
 اس کے لئے جو بغیر نام پھر دی گئی تو چھاپ انتظار کیا ہے۔ غیبان شرع میں بجا داتا اور وہب
 وہ ہر ایک عالم اپنے دائرہ اثر کا مرکز بن کر بجا دین کو جس کیسے ہاں بکے تیار ہو۔ ادا ہو
 ترتیب و تنظیم کی صورت میں لایا جاسے۔ مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے کعبہ بیت فضا ہے۔ بندہ
 بعد ہر ایک آباد گونج اُسے۔

یہ اسی انتظار میں تھے کہ عیسائی کی بڑھادیوں میں ایسی خاموشی بھائی لگا دیا اس پر
 وہی کا انصرام نہ کسی شرط سے۔ شہ و طہرین عہد اسلام کے لئے کسی قوم و تنظیم کی رحمت ہے۔
 اس میں کسی فراہمی سبب سے نہ کہ ناقص ہے۔ یہ محض فتنی کھڑ چھاپ دینا ہی سبب شرع
 منوط و مباح کا کفیل و ضامن ہے۔

عراق اسی نقطہ
 بیان تحقیق

سی ڈاؤن انتظار میں جب کہ ایک دن سے زیادہ عرصہ ہو۔
 جب کوئی نہیں ایک جہ جمعیت میں ہوتا ہے نامت ترنم یہاں

جس کی صورت کو بھی دیکھ کر جو اس فن کے شہرہ بہار میں رہا اس کے متعلق
سے اس نے اپنے دل و دماغ میں غصہ کیا۔

اس وقت میں عمر جاوے کے سن سے نکلتے پرانی بخاری و حدیث ہر اس کا پروانہ
تھا۔ وہ فرماتے تھے کہ جب وہ دنیا سے نکلے گا تو اس کی جگہ پرانی بخاری و حدیث
کے انداز میں ہی رہے گا۔ یہ بھی جادو ہے کہ وہ بھی جادو ہے کہ اسے بھی جادو شریعت میں
کے ہیں۔ اس نے بھی جادو شریعت میں جادو کیا۔

وہ کہتے تھے کہ یہ بخاری و حدیث کی جگہ پرانی بخاری و حدیث میں خاک مڑا یا کہ برس روز بخاری
اسی جادو بخاری و حدیث کی جگہ پرانی بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔
یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔
یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔

واقعہ یہ تھا کہ ان میں ان کے علم کو اپنے پیشوایان کید و میل یعنی جہانگیر لکھنوی
جو بعض پہلوؤں پر وہ بھی کرم علی شہید و درمطالعہات دینیہ کے لباس میں عام مسلمانوں کے
سے ملتے تھے۔ جہانگیر لکھنوی کا مہاراجہ علی کا دماغ تھا۔ اسی صورت میں جب کہ ان
میں سب سے زیادہ ایک شخص تھا۔ وہ شہر گجرات کا رہتا تھا۔ اس کے مرنے اور کیا پارہ
یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔
یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔
یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔

وہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔
یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔
یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔ یہ بخاری و حدیث میں جادو کیا۔

طباہہ انگریزی خواں کے لئے جو وہ موبہ و غلہ تعمیر کو بیک بہترین گاہ بنایا
 ہیں ان کا شمار قطعاً نہ ہوگا ساری زمینیں جو، کیونکہ ہمارے ملک میں ایک ہی زمین
 میں باقی نہ بیگی جو طباہہ پر صادق نہ آتا ہے جو ہر وہ غلہ تعمیر کے ملک میں، غیر تعمیر
 گناہ گیر و خیر الدین واسانہ کے ہستہ رہ و سرخشا کی بھی بہت فرصت ہیں۔

وہ ہمارے فرض میں لگایا تھا وہ ہمارے جس میں وہ کوہ الدین وہ موبہ و غلہ
 اجازت کی حاجت نہ تھی وہ ہمارے جس کے لئے تعمیر مہارت کیا گیا وہ ہمارے
 معنوں کا کسی وقت شمار کیا گیا تھا وہ ہمارے جس کی صورت خاص آن تک غیر متعین تھی وہ
 مسئلہ نان کو اپریشن کرتا

۱۔ زمینیں بلن ہمارے ہندوستانی جو بصورت کتاب اور اسی نام سے شائع ہو چکا ہے
 کی تعداد میں تقسیم بھی ہو چکا ہے اسے من اولہ الی آخرہ پر مبنی و دیکھ تو کہ جس میں ان میں
 سے کوئی مذکور ہے طغیانات مسلط پر تعمیر تمام جہاد کو کیسے ان میں اور نشان بھی ہر ہندوستان
 اور اس کی آزادی کے لئے مسر زوشی کا میں یک طرف بھی تیز و نہایت میں آخر
 یہ فرق ہیں و شمار کیوں کر؟

اس پر ساری فوسے نوایسی اور مجس کی یا گرمی صرف تو کے تھی کہ جو جوں کو
 والہین ہر ستہ سے سرکاری و فرد پر تھی جسے مادہ کو یہ بے ناکہ ملک میں بیگناہ آری کے
 سے ٹیک ہونی تھا اور ہستہ کے نام پر ہر کاروں کی ہمت تھائے۔

حما کی سیاسی اور ملک نہیں کسی خاص کی فہمیں پر ہمارے یوں موبہ بہت اور بیگناہ کے
 ہمارے کی تو زمین اسے یہی وہ ہمارے ہر ہندوستان پر تھی ہر تھیں کسی ہندو
 ہر سطحیں کے تھہر ہر ہندوستان یہ بناد کی بنیاد کو ہر ہندوستان ہر ہندوستان

کیا ہی جہاد کے لئے فعل کُتِبَ ہر نے کو کہا گیا ہے۔

قَالَ هَذَا مِنْ جَاهِدٍ لِنَفْسِهِ وَأَمَّا جِهَادٌ مِنْ جِهَادِ غَيْرِ النَّفْسِ وَرَسُولِهِ عِنْدَ

یعنی جہاد خود ہی ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے اور جہاد دوسرے سے ہے جس نے ان چیزوں کو چھوڑ دیا
جس کے ترک کا حکم اللہ اور اس کے رسول نے دیا اور فرمایا اس حدیث پاک کی اب تلاوت
کرتے ہو اور جہاد و ہجرت کی اب یہ تصویر پیش کرتے ہو۔

جنگ ہر وہ ہی جہاد ہے جس میں اللہ کی راہ میں جہاد ہو اور فرائض مسلمہ و عیسائے
و دیگر کفر کا پابندی و استغناء اور اگر تاؤ داخل و مستحبات کی برکات حاصل کرنا یہ بھی جہاد ہے
اعتناق حق، ابطال باطل یہ بھی جہاد ہے سچ بولنا حق و پارہ ساری اختیار کرنا و امانت
کی نندگی کرنا یہ بھی جہاد ہے دیکھیں کی خبر گیری و مفسد و مرضی کی خدمت گزاری یہ بھی جہاد
ہے لیکن جہاد کے لئے تو بغیر ہم کی شرط نہیں کفار و غیر مسلم اقوام کا بلکہ اسلام پر ہر جو ہم
جہاد کا موقوف ہے نہیں یہ جہاد امیر المؤمنین اور خلیفۃ المسلمین کی دعوت و پکار کا خواہاں نہیں
بلکہ دفاع میں جو دہم ہو رہے شرفادہ با عامہ مسلمین پر واجب ہوتا ہے بلکہ یہ تو وہ جہاد ہے
جس سے امت غلام و سکن غایت ملوث و شگفتہ و بحد فراغت و قوت کے ایام میں بھی کسی
مومن کو فانی نہ بننا چاہیئے۔

الْجَاهِدُ مِنْ جَاهِدٍ لِنَفْسِهِ كَالْجَاهِدِ فِي مَجِيعِ كَوْنِكِ سَيِّئِ فَعَلِمْ مَسْلَمِ كِي حَيَاتِ فِي شَرِئِ
مختار، دوسری صبح کو ختم ہوا پھر شریعہ پر ہوتا ہے مشکوٰۃ بندت سے جن کے قلوب متورق ہوا
ہیں ان کی رضا کا کوئی شے میں جہاد و ہجرت کی سعادت سے بنے نصیب نہ ہونے نہیں پاتا عامہ
مسلمین میں جہاد و ہجرت سے من قدر و فخر و متاخر ہیں کہ راجح ملک کسی مسلم و مومن باپ نے
ہے بیٹے کو یا کسی مسلمہ مومن شہرہ نے اپنی بی بی کو متہ مخدومی کے لئے دھار غیر کرنے سے

سین میں کیا خدا کی راہ میں فتنے بیٹے سے باطنی فتنہات کے بھی بہت سے ہیں اور
عاجت منہ دل کی راہ سے ان کی بات اور کو جو بڑا دشمن ہے یہی ہے جس سے دل سے
جنگ طرب و باطن کے جنگ طربوں اور جنگ بطن میں مروتوں سے یہی ہے جو
موقع پر ایثار و محبوب چیز یعنی زیور تک نہ کر چن وین سے دل میں سے چلی
کسی غافلان کے متعلق یہ نہ لگایا کہ اس اتفاق پہنچن و شہ میں سوا رہی ہوگی۔

نوجوانوں نے انہیں بام میں منتیں مسموم کی مائیں اور دلفریب رکھنے کے لیے جو
قراردی گئی اور اخلاص و نیابت منہ ہی سے پوری کی گئی اسی کے بعد عمل میں کر دیا
وے اپنے لڑائی میں کمی کی اور اس طرح بھر دینے میں انہیں بقاء کو پہنچا دیا جو کہ
تقریباً ایک سال تک حمل بہ حمل قائم رہا اس وقت کسی بات پہنچا دیا کہ
بچہ و ملاں کیا نہ اولادوں کے اس فعل کو نظر نہ پہنچا دیا۔

پس اگر اس وقت بھی اسی جہاد و اتفاق اور ایثار کی حاجت تھی تو اس کے ساتھ ساتھ
جہاد کے قرض میں اور اطاعت والہین و اساتذہ و اطاعت نوجوانوں سے خوف و گھبراہ
کی تلقین و تبلیغ کی کیا حاجت تھی لیکن ہاں یوں کہو کہ اگر سچائی سے یہ تمام جہاد ہی
من المنکر کی نین کر کے یا ایمان و دینی سے مدد مستقیم کی حاجت و ہریت و ہریت کو تہہ
اپنی جو نوہوس کا مصیبت گناہ نہ کر رہے۔

افسوس ہے کہ اس فتنے کو یہی چھوٹے منوں کے کئے گئے تھے کہ وہ دیکھ کر نہ
شور و فتنہ میں جب کہ نوجوانوں میں رعایت و اطاعت و حق شناسی کو فتنہ ہو۔ وہ سب
انہیں و اساتذہ و کلمہ دست میں نہیں سمجھ رہے ہیں کہ یہ غرض جو منہ کی حاجت کہ
لہذا مومریا ہے۔

محبوبی کی بھرتی اس میں ایک بیوی نہ رکھ کر دی گئی تھی۔ ایک سب سے بڑا
مصلحت یہ کہ جو کسی امر کی حد سے حد میں مت زیادہ تر کیا ہوا ہو
وہ اس سے بڑھ کر سب سے بڑا ہو۔ گیس پر اوروں کے ساتھ رہی ہوتی ہو
سے گھروں کے گھروں میں اس کے آگے کرنا ستر کر دے۔ گھر کی
میں کوئی سب سے بڑا ہو۔ اس کے گھروں کی گھنٹیں تقریباً ایک لاکھ سے
ہے یہ وہی وہی ہے۔ اس سے بڑھ کر کل گھر سے ہوئے۔

کہ اس میں ایک بھرتی کا دورہ اماروں میں بھی منیت ملی فلموں سے عاجزین کا
قادر تھا جانتا تھا لیکن جب ہجرت رجعت تعمیری کی صورت اختیار کی تو دو چار خانہ رہا
کے ہوتے ہوتے اس سلسلہ بند کر دیا گیا اب پھر دوبارہ ہجرت مسلمانوں کو ناپا گیا اور
اس سے دہر دہی بھی ملنا ہو گئی لیکن اب نہ کوئی مضمون فضائل ہجرت پر لکھا جاتا ہے نہ اس کی
مذمت ثابت کی جاتی ہے نہ کوئی قافلہ کا سلسلہ آمادہ ہجرت نظر آتا ہے اب تو ساری زبان
ہیں دھڑلے ایک کھڑے توجہ مثلاً گاندھی نان کو اپریشن گودہ دی بھی ہجرت جو اور یہی حاد
بندوں میں پہنکا ملا ہے پھر اسے تو یہ ہنسنے کا جس طرح کے اشخاص کی جس قدر اد میں
جلا دیا گیا کہ ہجرت جوتی پہلے انھیں مسلمانوں کو انھیں مکان کی ترغیب دی جاتی تھی
سب جیتے ایک کل تمام اس بات کو م کے جاننے سے قبل خواص کا سفر گاندھی کی طرف
املا یہ حالت کا پہلے نہ کہ کے حتی الامکان اسے دنا گوری کرنا مت ضرور تھا
یا نہ کہ ہجرت کے ساتھ ساتھ اسے گاندھی کی طرف سے تو ہے سفر کی حالت قیام
حالت ہر میں اسے انتخاب دیا کہ وہاں رہے یا پہلے شہر پہنچ لیتے ہیں یہ
یہ کیا حالت ہو کہ اس کے سامنے ایک فیض عام ہجرت کی چاہی گئی اور اس کے بعد

کتاب کا نام ہے "تہذیب و تمدن" جس کا مقصد ہے کہ
 اور تحریک کرے اور کہ دلت بھی خاص طور پر ان معیشتوں کو
 دونا، قیمت نہ ہی ہے اس وقت پر نچایا ہے جس میں وہ اردو اور ہندو
 تہذیبوں کے گردن پر ہے۔

جہاد و ہجرت ان دونوں ہندو غلاموں کو جس طرح اس دہشت میں رہیں
 نہ دیا ہی تاجی سلام اس کی نظر میں کرنے سے وہ بھی مسلمان نہ ہو سکتا
 دلتوں کو اب قوت سے دیکھتے ہیں کہ ان کی اعلان کیوں کر ہوتی ہے ورنہ
 پابندی ہے ہی مضمون

انظاہر میں کچھ وہ برقی قوت تھی کہ اس کے سننے سے غلاموں کو ہڈیاں
 اور مسلمانوں کے مردہ و افسردہ قلوب میں حیات و تازگی۔

قبل ازین لفظ جہاد | اس موقع سے قبل جب کبھی اور جہاں کہیں یہ لفظ لیا گیا ہے تو اس
 کا اثر | دیگر کلمات کے اس نے اپنے لفظ کو وہ ہائے کیفیت ہونے

میں دیا جو ایک مرتبہ ٹکر ہو کر موجود ہیں مگر ہوا ہے اور اس کے ارد گردی پہنچ کر
 غیر قزو اشار کی قدرت میں منک ہو جائے جہاں کبھی یہ لفظ لیا گیا وہ جہاد کے
 کو نہ تک پہنچا گیا ہے تو کم و بیش کی بنیادیں بن گئی ہیں مخلوق پرستوں کے
 دشمنوں میں زلزلہ برپا ہوا ہے تاجی قوام و غیرہ کی میں میں ایک تہذیب و تمدن
 ان غلاموں کے کہنے اور سننے کے یہ مصیحت زمین پہ ہمیشہ حوں کی سر جی و دلتوں
 شہرت گئے ہیں۔

لیکن ان غلاموں کے میں ہندو و مسلمان غلامت کو پہ قدم سے ہے

مذہبِ اسلام تم نے سات گنا سداوں کی دینی غیرت کو یوں ذلیل و خوار کیا کہ جب غیر مسلم قومیں
تم پر چڑھتی ہیں تو غریزوں میں تمہاری بیعت بری نہ بنے، بلکہ وہ تمہارا خوف رہا۔

قد اور تہ ذہن نہ ہزار باب قد اور تہاری نصیبی تعمیر تم اور تہار کر دینی احکام
سب کے بگاڑ غیر مسلم ہیں بیچ و ذریعہ ثابت ہوئے، لیکن اس کی انصاف کیا پر واجب کہ تقریباً
ایک لاکھ کاھن تہار سے محروم ہیں چونکہ کیا جب کہ ہزاروں انسان تمہیں اپنے دوش
حمیت پرست ہر جگہ ہر روز شاہانہ دسترخوان سے کام و زبان نئی نئی لذتیں لے رہی
ہیں تو پھر ان غناوت حلد بریں کے مقابلہ میں مسکام کیا ہی اور ایمان کیا ۔

سے مسرتان جاوے لیڈری ذرہ ہوش میں اگر ہیں بناؤ کہ تم سواراج کے لئے اٹھائے
 محنت یہ مملکت کے لئے تم نے ہندوؤں کو تار، کیا تار، اسلام کے نشر و تبلیغ کا علم کے کر
 بڑھے تو کافر و شرک کی مروت قائم کرنے کی ذمہ سے یہ انکار آرائی کی گئی تھی اسلام کی حمایت
 احمد رکان مسلمان کو غیر سدا کو ترویدہ بنانا تمہارا نصب العین تھا یا تو د کفر و شرک کے جال میں
 پھنس کر آزادی منہ کا تہا نہ نام مقصود و مطلوب تھا۔

[illegible]

... و ...

تو گمانی نبی ہوتا مینی نبوت کے ماتحت جو سب بڑے نبی و معصوم ہر گز نبی کو
ہے کوئی اپنے کو پسر و گمانی کا کتا ہے اور اسلام کی نبوت کی کے با حق و سبب
لکھا ہے۔

مسلمان اپنی کونوں سے سننے ہیں انکھوں سے اخبارات میں ہر منہ میں دیکھتے ہیں
ہیں پھر بھی عالم و بعد تو اجدید میں اگر وہ ہمارے لیدر و شاہل ہمارے سینہ رو کی رت کے
جاتے ہیں۔

فرزند ان اسلام دہری کی تین فیس ہیں ایک وہ بگال جس کے نہیں ہیں
منزل مقصود متعین و مشخص ہر ایک اس کی مہم و دشواریوں پر دست
اطلاع خطرات و ممالک سے واقفیت کو ان تہا ہر پر قدر جن سے خطرات و موانع کا
آنے پائے۔

ایسا رہبر اپنے علم و بصیرت سے دہری کرتا ہوا خطرات و ممالک کے بچے ہر موانع
کو دفع کرتا ہوا اپنے پیچھے آنے والوں کو سلامتی کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے
بیا کہ ایک ماہر زاہد کہ وہ سمندر کی راہوں سے واقف تھا نہ فرحت و عود ممالک سے ہر
نکل جاتے کی اسے سبیل معلوم۔

دوسرا وہ منافق رہبر جسے نہ مہم نہ ندرت کا علم نہیں منزل مقصود متعین نہ
ہر کی طلب کو مل اور خطرات پر غائب آنے کی قوت اسے نہیں دے مل۔

تیسرا وہ علی: طاع کہ جسے نہ منزل مقصود کی خبر نہ راستہ کا موز و دشواریوں پر بصیرت
نہت نہ کسی قسم و فلاح پر قدرت و طاقت۔

چوں پر اصل غیر نہیں کہ وہ گنی تھا سے یہ دیکھتا کہ سر میں شامل اسے

سردوں کے ساتھ ساتھ یہاں کے سردوں میں ہاں دگر کس سہولت و نرمی سے بہت
 آتے ہیں پتے نقد میاں پر نہم۔ یہاں کے سردوں میں سے انھوں کو تھکے تھکے
 رات کے دوسرے گوشے سے وہ ایک نہایت پر جا ہی بہت گونڈی جس کا نام تک پہنچ
 ہر خوب سہولت سے کسی مسکن کے عمارت میں بھی رہتا خفیہ مسلمین کی جگہ آج اس کے
 حق و عصمت کے فائدے کسی کس فیقتہ سے مستورات تک میں کئے جاتے ہیں۔

حکومت کی قربانی اور ان کا سموز ذرا بھٹ بھٹوں میں بند ہو چکا ہے اور باقیہ مذاہر
 نہ ہوتا۔ یہی ہندی نے رُو پر نفع پائی ہے۔ دوش مس پر کہ فرکا جنازہ رکھا جا چکا
 جیسے اس کا موقع نہ ملے انھوں نے نقل جنازہ کرتے ہوئے اپنی شرکت و معیت کا ہوت
 دیات کے لئے ہر کات و رازت پائی ہیں وہ منفعت کی دھما مائی گئی کلیر ترمید پٹنے
 و لوں سے نہ کر رہے رہت ہو کہ گیا کمد یا گیا۔

پہلے کے احوال جو وقوع پذیر ہوئے اور جو بہت ہیں ان سے
 بندہ وں کے مطالب و مقاصد مذہبی و ملی کا تھک ہو رہا ہے یا اسلام

بالعکس معادلہ

اسلامی خلافت کی خدمت انجام دے۔ یہی بہت چوبیس کروڑ بندہ وں کا قدم خلافت اسلامی یا
 کسی اور دینی کی طرف بڑھایا ہے کہ وہ مسلمانوں سے بڑھ کر سوارا ج اور مراسم کفر و منکر
 کہ ایک کما مسلمان بندہ وں کے ہنگے یا بندہ وں سے ہو رہے ہیں ان کے قلوب سنی تھے۔ یہ تقاطعی
 مسلمانوں کے عقائد میں جن کو بندہ وں کو اپنی طرف کھینچا یا بندہ وں نے اپنی تقاطعی کشش سے انھیں
 میں جذب کر دیا۔ انھوں نے انھیں ہٹا دیا ہے نہ عجیبانہ عبارت آ رہی ہے۔

انہوں نے انھیں کے متعلق ترمید جو ب دو گے کہ یہ نہ بڑے بڑے یا بیکٹ نہ ہوتا
 ہو۔ مگر ان کا تھک یہاں نہ بندہ وں کے عجیبانہ عبارت کی مدد نہیں کہتے ہیں۔

تو جس وقت بومر بیع لے دے جس صدقہ کا نام ہو رہا ہو گا تمہاری کیا حالت
 ہوگی اور تمہارے ان اظہار کی ترس دے گی کہ کیا وزن ہو گا خلافت اور دین کا نام کیسے
 سوارج و یقینت گاندھی میں فنا ہو رہا کیا فتوحائے لائے گا۔ الذین ضل
 سبیلهم فی حیوۃ الدنیا و هم محبون انهم یحزنون صنعاً
 و مثلاً الذین کفروا یا ایات ربھم و لقائہ فخطبت اہلالم
 فلا تفتیوہم فی ما لقیامہ و زفا۔ یقین کر لو کہ اس روز یہ تمہاری قلیس
 کی چمچ پارہ پارہ ہوگی اور تریس کا جال ریزہ ریزہ۔ یہی لیدری اس دن
 تمہیں وہیں ہوگی اور یہ ہول سنسری نہیں رسوا و خوار بنائے گی۔ آج وہ
 بغیر درخوہ جس پر تمہیں ناز و تختہ ہو آج وہ ہنگامہ و هجوم جس پر تمہیں اعتماد
 و سہارہ ہے کل بروز قیامت تم سے بیزاری کا اظہار کرتا تھا۔ قالوا ربنا انا اضعنا
 سادتنا و کبراءنا فاضلنا السبیل را ربنا افسح ضعفنا من العذاب
 و اضعنا لعلنا کبیراۃ یہ گروہ معتقدین یہ مجمع رادست زندان
 جو آج نہیں اس درجہ محبوب ہے کل بروز عشر نم اس سے خفا ہو گے اور دست بردار
 شدت اس کا وبال سانسے ہو گا اور یہ ہیکلی خاک سیاہ ما ذقبرا الذین اقبعا من
 الذین اقبعا و ارواح ابدال و تقطعت بہما الاسباب ہ
 نان کو آپرین کا طبع جامد | اب آؤ ہم ایک دوسری مجلس منعقد کریں اور مسئلہ نان کو پرین
 سے جو پ میں کرہنہ و ستان میں ایک اودھو ہمارا کئی ہے اس کی حقیقت سے بھی پردہ اٹھا
 ضرورت ہے کہ یہ گاندھی گری جو طبع باطن ایمان و اسلام سے مرصع بنا کر سامنے لائی گئی ہے
 اس کی ہدیت بالکل ہی بے نقاب کر دی جائے سب سے پہلے اس غلط کی تائید اور تردید کی

نہایت نظر کرنا ضرور ہے۔

منہوم نان کو اپریشن کا تدریجی تبدل
جی خود صبر کی اس وقت تک میں رہ رہتی ہوں ست بہت
وقت کا گزریا یہاں وقت بھروسے غفلت یہ جانو
شرین دہنگھر کا پے پہ پے ہندوستان میں ہوتے رہتا اسی کا تدریجی

نان کو اپریشن کا مختلف ترجمہ
پھر اس منہوم سے سبب اگر کی صورت اختیار کر کے رہ رہتی رہیں
یہ پہلی ہڑتال تھی جس سے اعلیٰ شکل میں غفلت بھروسے ہو رہا

کی اسی دوران میں مسٹر گاندھی نے نان واپریشن کا فکشن نثر پتھر اپریشن دست بھروسے
نان کو اپریشن کو دی گئی کچھ دنوں اسی کا دار و دروہ ہوا وہ ہر نامی نان کو اپریشن ہی تھے ہر
اس لفظ کے مختلف ترجمہ بھی ہوتے ہر صمدیہ اشتراک عمل صمدی اشتراک عمل انکسالات صمدیہ
دغیرہ وغیرہ۔

نان کو اپریشن کے لئے
لیکن ہنوز وہ دینی قبائلیہ ہمیشہ یہ بات پہنے غفلت جہت
دوسروں کرنے کی مددی تھی اس وقت تک ان انکسالات

تراش سے وہ قبائلیہ ہو سکی بالآخر جھداق جویندہ یا بندہ ہوتوں کے مشق یہ کہ تجر
کار اپنے سبب کن دماغوں کی طرف رجوع ہو اور ایک منہوم لالت لالت کر
لے آئے۔

جن نے اس کو ہر نایاب کی جہت کی لبتہ و س کی جہت میں رہا است صحت کی
دستار پر نمایاں تھا لیکن واسر تاکہ مست و صحت کے قباب ہی بکسر گئی کوئی جہت
گو کہ اس میں گل تازہ برآں گوشت دستار خوش است۔

لفظ موالات پر ہر حقار کی ملت
عوام کو نہ سمجھے کہ خرم سے بند رہی کو پرین کے

عدالت سے جلد عدل کو برکریوں کر رہے ہیں کسی ایک ترجمہ پر انھیں قرار کیوں نہیں آتا اور اب کہ
عدالت نہیں مل گیا تو ان پر قدم چا کر اس مرتعہ کو طے ہو گئے ہیں کہ ترک مملکت
وہ شرک میں وجہ کی طرف اتریں کوئی پھینک بھی پائے تو بنش کی قسم ہے وہ ہیں اور
ترک مملکت کی ضرورت نہ ملے کہ وہ جواب میں ترک مملکت کہیں گے تم مزاج پرسی کرو
وہ ترک مملکت کسراپی عافیت بتائیں گے اب تو ان کے دل و دماغ میں سولے اس
ایک خط کے وہ کہتے ہی نہیں۔

عالم کو واقعہ صرف اس قدر تھا کہ سارے تراجم کے الفاظ سولے مملکت کے
یہ تھے کہ ان کی شکیں دھوکھا دیتے کے لئے ناکافی تھیں لیڈروں کو مسلمانوں کے
ساتھ پیش کرنے کے لئے ایک ایسے لفظ کی ضرورت تھی جس کی ظاہری شکل دکھا کر مسلمانوں
کو اپنی افواہیں فاسد دکھا کر لیا جائے۔

ترک مملکت کا لفظ جب سامنے لایا گیا تو مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا کہ نان کو آپریشن
خواہ سیاست بننے کا فالسہ ہو لیکن ترک مملکت محض اسلامی مسئلہ ہے اس لئے مسلمانوں
کی پوزیشن کی فیل ہی واجب ہے۔

علاوہ اسی سے علمائے | علماء سیاسی کو جب ان کے ملازمین اسے اس ہدایت کا افہام
پاسی کا استفادہ فرمایا گیا کہ اب بجائے نان کو آپریشن کے مملکت کیے
دیکھئے یہ ظلم ہونے کے وہ دو جنہیں نان کو آپریشن کے دائرہ نے اس وقت گھیر رکھا ہے
کے سبب ترک مملکت کے معاملے میں دخل کیجئے اسی کے ساتھ میں کبھی خیال رکھنا آپ حضرت
کا فضل ہے کہ یہودی کی سرکار سے جو حقوق غلامی بھی بھی گئے ہیں ڈھلائی ہے ہرگز ہرگز
نہا جب بڑے ہونے پاسے بکریں پڑھیں ایک درگزر افزوں ہو جائے۔

علامہ اعلیٰ کا حکم اور علمائے
سیاسی کا نتیجہ ختم فرما دیا
تاکہ ہم نفس صریح ثابت ہو جائے
معضلہ اولیاء بعض ومن یتوکلہم منکے فاعلم انہم منہم کین ہی کے ساتھ میں
دشوری پیش آئی کہ بیشمار آیات السیف فان مجید میں گونج رہی ہیں کہ نہ بدلتا ہے نہ ترک
ضروری ہے۔

کنارہ شیرکین اور کنار اہل کتاب
میں فرق مراتب
اگرچہ یہود انصاری بھی کافر ہیں مگر توبہ کی توفیق بھی پیش
ہے مگر ہوتی ہے توبہ ان مجید کے کفر ضد ہے
گواہ ہے (۱) لیکن الذین کفرو لمن اهل کتاب - ولا تقربوا تسبیحہم

خیرا لکم (۲) مت الیہود عزیرا بن اللہ واولت بختاری میں
ہی ایہ اہل کتاب کے کفر ہوئے کو بتاتی ہے دوسری آیت ان کے عقیدہ و تہنیت میں کہ
ہے تیسری آیت ان کی ضلالت و غرابت اور گندہ عقیدہ کو بتاتی ہے نہایت بے شک
مفہوم ہے ان کا بیگانہ محض ہونا ثابت ہو رہا ہے کہیں : وجود ان نہ مگر یہوں کے بنو و قہر
کو اہل کتاب کہا گیا ان کی عورتوں سے نوح جائز قرار دیا گیا ہے مگر یہ کہ اہل کتاب
منہم کہ دی گئی تو کفار و مشرکین ہیں سے اپنی معاشرتی نفس یعنی ان کی عورتوں سے محرم بھی
حرام و زنا شریعت مطہرہ سے قرار دیا ہو موالات کہوں کہ بائز ہو سکتی تھی

علماء سیاسی کا اضطراب اور
یک مغالطہ کی ایک اور
عربی برقی کہ من مٹد کی ایجاز کا مقصد اسکا م شرحہ کے زبردستی اور تحریر سے کہ کوشی

دیکھیں نہ ہی مگر یہ دونوں کے ساتھ داد و افتاد رکھ کر کون دانتی و مطلوب تھا اب اگر نہایت
 یہ قوی سیاسی کے باب میں پیش کیا جاتا ہے تو نہ رکھ دلا و محبت کہ جاسم کیوں کر پایا جائیگا
 سب بھر رہی نہیں ہو تو ساری سی سبب ماسل لغو و باطل ہوئی جانی رہی۔ مگر اسے سیاسی
 سے کھل سحریت یہ جو غور اس موقع پر پیش کیا ہی اُس کی داد کسی بشر کی زبان سے ادا نہیں
 کیتی، جس کے کار میں یہ ہوٹ پھر پیا گیا ہے اُسی کی قدرت میں اس کا عوض و صلہ بھی ہے
 پورے ممکن کی امت تلاوت کرتے ہوئے ایسا مخاطب آئین ترجمہ کیا کہ عوام و صوفیہ کے
 یہ آگے اور نہایت سہولت سے مطلب برآری ہو گئی۔ **لَا يَنْفَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ يَلْمِ**
بِقَتْلِهِمْ فِي الْأَرْضِ وَلَهُمْ فِي جَوْعِكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبْرُوهُمْ وَتَقْسُطُوا إِلَيْهِمْ
وَاللَّهُ يَحِبُّ الْمُقْسِطِينَ انا یہ تھا کہ اللہ عن الذین قاتلکم فی الدین و
 و جرحہ من دیر کہ و ظاہر و اعلیٰ اخرجکم ان تو لوہم و من یتولم
 فَاذْنَبْتُمْ لَهُمْ عَمَلًا

تقریر بمخاطبہ | اس وقت وہ علماء سیاسی جو کفار مشرکین کے باد و محبت میں
 مرثا بھر رہے ہیں جہم جہم کر اسی آئینہ کی تہمت کرتے ہیں اور مل نون کو یہ بھانپتے
 ہیں کہ دیکھو حق سب سے غیر مل فریق کو دھنوں میں تعین فرما دیا ہے ایک تو وہ ہیں
 جو مل نون سے مل رہے ہیں نہ مل نون سے انہیں جہمت ہے ان کے ساتھ ہر طرح کی
 محبت ہمہ روی نیکی و احسان کا مرکز و دینا ہے: دیکھو وہ ہیں جو یہ سب کرتے ہیں ان کے
 ساتھ مل نون کو ہر حال میں رسوا رکھتے تھے تو یہ نہ بد گناہ ہے بلکہ اتفاق ہے اور
 منافقہ ہیں۔ دیکھو ان کے منہوں نے نہ کسی سیاسی ملک پر حملہ کیا نہ مل نون سے
 قربانی کی نہ کسی سیاسی ملک کے اخراج کا باعث بنے ہیں ان کے

ساتھ گیا وہ ہے جو مسلمان محبت و ہمدردی کی فطرتی فطرتوں کے مطابق نہایت گوارہ میں
ایسا کرنے کی اجازت دے گا ہی ان میں سے نہیں ہے بلکہ جو یہ کہہ سکتا ہو کہ
ساتھ یہ سب کچھ کیا ان سے کسی طرح واسطہ رکھنا دین و انسانیت کا صحیح پتہ ہے۔

یہی وہ فریب ہے جو اس وقت عام مسلمانوں سے کیا گیا ہے جو وہ تو میں کو ہر جہت سے
مسلمانان ہند کو گرفتار کر کے ہندوؤں کے حوالہ کیا گیا ہے وہ شرعی معاہدہ ہے جسے میرے
سیاسی نے چند روزہ جہاد کے لئے ایجاد کیا ہے وہ تحریف دینی ہے جس کا انتخاب میں پنا
قرار پایا۔ لاجول دلا قوۃ الا باللہ۔

مسلمانوں کے حکام نے دین سے بے پروائی اور عدم دینیت سے بے نیازی کو فساد
میرا کو حلال اور حلال کو حرام حق کو باطل اور باطل کو حق قرار دینے سے کمال نہیں کیا تو نے
میں بھی لیا اور عمل پر آمادہ بھی ہو گئے۔

ابھی میں جیلو شقیں اٹھاؤ ذلت و خواری کی زندگی بسر کرو نافذ فی مولقب رگ و
فعلے کو فرمان برداری سمجھتے رہو یہاں تک کہ موت آجائے اور تمہیں تو یہ بھی نصیب ہو
مخالطہ کا خطرناک نتیجہ ۱ کوئی گناہ جب کہ گناہ بھگت میں آئے تو جس زمانہ کے
عاصی و فاعلی کو توبہ و انابت کی طرف متوجہ کرتی ہو لیکن جب کہ گناہ میں ادا مت سمجھ کر کیا
جائے تو پھر توبہ کا متفقہ کی بھی امید منقطع ہو جاتی ہے۔

اس وقت جو عالم تالیف دہوں نے بدترین حال کو خدہ سے گھبراہٹ کیا ہے اور فرعون
پر لیک کر چک پڑے ہو شاید وہ وقت دور نہیں جب کہ اس مگر ایسی اصلاحات کی ہوسکتی
خفیت نہیں شاید عجب سے اوپر سے سبزی جس کے خاک یہ ہو جائیں۔ وہ خدیں
فہم الشیطان اعلمہ، قال لا غالب لکم ہوہ منہ من دلی جہنم کہہ

وہ کہ جس نے علی علیہ السلام کی ساری مسکندہ کی دینی مالا مزدور
 کی طرف سے دیکھا شدیدا عقاباً

ایک تہاں میں سے چیز کہ میں نے نہ تیز نظر ہوں میں خوب دین مسکندہ
 حقیقت میں کہوں کہ یہ قدر میں کی جائے چاہتا ہوں کہ وہ ذات میں سے مدد
 نہ و تہاں بہ سبب سلام کی دہائی میں کے متعلق میں کے بیچنے والے سے ارشاد فرما
 دیا کہ میں نے کلا رحمت اللہ علیہ میں وہ کتاب جسے تہاں امت کے لئے اس ناکار
 مادیات میں سے بہت محبوب ہیں کے باب میں حق سبحانیوں فرماتا ہی تھا بھائی الثانی
 مدد ہا تم موعظہ میں سابقہ و شفاء لدانی العبد و سر و ہدی و رحمہ
 مسکندہ

سلام کامل و مکمل ہی وہ دین متین میں کے اتباع کو ہمارے صحت و قلعہ کا
 جس میں میں نے ان کے باب میں یہ فرمودہ ہے: اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت علیکم نعمتی
 و رضیت لکم الاسلام و بتا۔ پیغمبر کا وجود و رحمت اس کی لائی ہوئی دینی آسانی میں
 اس کا دین چونکہ وہ حق ہی ہے کہ پسندیدہ میں یہ کیوں کر ممکن ہو کہ وہ امت میں
 میں سے وہ ایک گما جس کے فرقان مجید کو خدا کا بھیجا ہوا فرمان پرست یقین کیا جس سے
 میں ہی حق کی تصدیق کی اور اس کے اتباع کو وسیع و بخت جانا و کہی وقت کسی کا
 میں ہی صیانت کا کہ کسی غیر کی طرف پھیلائے یا اس دین کی کوئی تہاں ہنے منع کو محبت
 و مصیبت میں ہونا کرے۔

میں تہاں و تہاں میں نہ تہاں ہی خدا کا کہم کی رسالت تہاں اسوۃ حسنہ
 تہاں وہ شہد و رحمت لدانی کا بہ لمحہ حرم عادی مکان میں واقع پذیر ہو سکتا ہی نہ

وہی جس کو صبح ہو نہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہو۔ اس کی حالت یہ ہے
کہ یہ واقعات زندگی میں اسی حیات خیرہ و تقید و ثبات سے ہوتے ہیں۔ لکن فصل اللہ
۱۔ من یشاہد ۱

کس قدر نادانی اور کیسی نفسی ہے جو اس پر کہ یہ مومن ہو جائے۔ وہ صرف یہ
ہے۔ عمل دار کاں تھا تا ہی جس سے قوت و ہمید بزرگ کرنا کے ساتھ تو نے وہ ہمید
منولی ہو جاتی ہے جس کے جذبات فضا ہو جاتے ہیں اور وہ یہ کہ ہمید ہری و مستبد اعوانے
ہک ریب و لا یقتل بنا دیتی ہے اس کا وجود یک یں مسب تصور پیش کرتا ہے۔ یہی ہے
زہی کا ہے۔ ہالا اس جیسے ہونے کے خیال سے ہی لڑ جاتا ہو۔

سیرۃ خاتم النبیین | دوستو من اصدق من اللہ قیل و نہ تناسل یوہ
کا ایک صفحہ | سچا کون ہو سکتا ہے و محبوب کہ وہ تھا کہ دین کو ہر ہمت
حال اس کی تسلیم کو ہر طرح کی دست و برکت کا نہ من و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
لے لے کر فرما رہا ہے کہ ہر حال میں اس کا خیال بعض نا آشنا حقیقت ہونے کی ہیں۔

حمد جو کہ آخرا اور | ہاں ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں شرف ہوئی ہے
اس کا قبائل پر اثر | کہ وہ قدرتی سنی بنو نہ کر رہے ہیں۔ بڑے ہیں۔ ہمت ہو گیا
ہالی حالت داد کے وقت سے ہی مخلص ہو رہی تھی۔ اب میں کو نام و نشان نہ رہا نہ ہو گیا
مضبب میں وقت تفویض ہو اور اسی کے ساتھ یہ کو ہلاک یا یہاں شد و مد و مد و مد
ظہور ہو گیا کوئی نہ نہیں کہ اس پر وہی ہر وقت سے جس وقت میں صبر و تحمل و فی و دردت
تسلیم کی تبلیغ عرب کی سر زمین میں پیش کی ہے تو ساری کوک میں لڑ رہا ہے کہ ملت کی ک
تقی جہاد قبائل میں ہر جگہ مٹی مٹھن و مس کے شہر کا وہ شہر ہے کہ سب سے مذہب ہے

ایک شخص بھی یہ نہ جانتا تھا کہ اس میں دھنسا ہوا تھا ۲۰ تھیں دنیاوی مال و غنم
 قدرت و مہانت کے لئے کوئی فتنہ پیش کرتا تھا اپنا ملک و غنم اپنا قبیلہ و غنم اپنا
 خاندان و سبب دشمن ۔

کفر کی یاد دہانی | صداقت ایمانی نے جب آہستہ آہستہ حق کے نور سے بعض سبب
 مدغم کر دیے تو اس وقت پیر و انفت بیضا بھی امداد کے دست تھادل میں گرفتار ہو گئے
 اب غنا و مشرکین میں برود و مشورے ہوئے بغا و بیداد کی منت نئی تحریکیں پیش ہوئیں ازیت
 و آزار کا ہر روز ایک نیا پلہ تلاش کیا جاتا کبھی راستہ میں کانٹا بچھا بیٹے کبھی اونٹ کا اوجھ ڈھس
 قدم پر سار رکھ دیا کبھی چادر پکڑ کر کھینچ لی گئی کبھی سنگ باری سے ساق مبارک زخمی
 و گئی رومی ہی کبھی غلامی کی تحریک پر جو سرگرم ہوئے تو بین دین خرید و فروخت سب
 بندہ کبھی کبھی شہر بزرگ پر آماجہ نظر آئے کبھی قید کا فیصلہ کر کے لگے غرض نجف دہی کی
 جس قدر صوبوں ان کے مشرکانہ دل دو مانع ہیں آئیں انھیں نہایت بیدردی و میاکی سے
 حل مینا ہے ۔

مقصود ان ساری مفسدہ پہلازیوں اور فتنہ انگیزوں کا یہ تھا کہ اس داعی حق کی صدق
 خانی کو کسی طرح ہمت کیا جائے لیکن وہ ذات پاک جسے اپنے مولیٰ تبارک و تعالیٰ کی جانب
 سے حکم ملا تھا کہ یا ایہا المرسل بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما
 منع من مالک و الله یصلح من ینا من ان الله لا یهدی القوم الکافرین
 یعنی رسول جو کچھ آپ کا رب آپ کی طرف بھیجتا ہے اسے اس کے بندوں تک
 پہنچائے باغداد و شریکین کا شر و فساد اس سے بچا تھا و لا اور محفوظ رکھنے والا آپ کا آئینہ
 از عین کہیں کہیں تھا کہ وہ پیکر حق وہ مجتہد صدق ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے دشمنوں

محبت یا ان کی فاسد شرارتوں سے خطر ہو جائے یا بہت سے ذلیل ہیں یہ رحمت بھی
 اللہ اور کتنا و کمال استقامت اور انکسار عزت سے ساری مخالفتوں کا مقابلہ کیا ہے یہاں
 یہ ہجرت کی آیت آخری اور مکمل نظریہ سے مدینہ طیبہ کی طرف آگے۔ وہ اس ہجرت نورانی
 صلی اللہ علیہ وسلم آلہ و صحابہ و بارک وسلم۔

کمزور دشمنوں نے یہاں ہوشیار بھی راست و مطمئن ست بیٹھے۔ وہاں پر ان کی
 بے تحمل آمد کی غرور و دوسرا الجھنوں سے قلم بھی ہوتے تھے یہاں وہ فتنہ ست
 ہو گیا کفار و مشرکین کی یہ حالت تھی کہ نہ خود چین و سکون ست بیٹھے تھے نہ دھامی اسلام
 طاعت و فراغ کے ساتھ اشاعت دین کا موقع دیتے۔

مدینہ طیبہ میں مخالفتوں کا ہجوم | مدینہ پہنچا پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک درویش
 ہی مقابلہ کرنا پڑا یہ گروہ یہودیوں کا تھا اطراف مدینہ میں بکثرت یہود آباد تھے اس وقت
 لاکھوں سامان قوت بھی ان کے پاس کافی تھا یہودیوں کی قوم ایسی خراب النفس و قبیح
 دین کے فتنہ و فساد و مطمئن کے بے شمار واقعات قرآن مجید میں پڑے جوتے ہیں ان
 دو دشمنوں کے علاوہ خاص مکہ مدینہ میں ایک گروہ منافقین کو پیدا ہو گیا جو ظاہر اسلام
 لاکھ پڑتا اور باطن میں عدوت اسلام و مسلمین مخفی دکنوں رکھتا جس کا موقع ہوا تو
 ہوتا یہ مسلمانوں کا قیصر دشمن تھا بنو نضیر میں کچھ میسائی آباد تھے دعوت توحید نے ان
 ہی مخالفت پر آمادہ کر دیا جن سے مقابلہ کا واقعہ قرآن مجید میں موجود ہے۔

تاہم ممکن حالات کے مبلغ اسلام | الخضر مدینہ طیبہ پہنچا اس نے اللہ کے حبیب کو بار
 و مسلمین کا مقابلہ | فرشتوں سے تعجب ہوتا پڑا مشرکین یہود نصاریٰ
 منافقین وغیرہ میں جو کچھ ہونا ممکن ہے وہ سب کچھ ہوا یہاں کارزار کی گئی گراوری رہی وہ

کے وقت کی حق دہریوں نے حق کو کھینچ کر اور کھینچ کر کہہ دیا ہے کہ یہ حق ہے
 یہ گمراہی دہریوں کے لئے ٹھیک ہے تاہم یہی بات ہے کہ اور پھر صدق نے کذب پر حق سے جمل
 ہر حق کو ہٹا دیا۔

بیک بار صرف یہی کہ کی لڑائی میں پیش آئے کہ خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ ہوا اور
 وہ مقتول ہوئے مگر حق ہی ہوتی۔

کبھی کوئی مسلمان کفار کے خلاف ہاتھوں میں مبتلا بھی پایا گیا اور کبھی مسلمانوں کے قبضہ میں
 ہوا۔ کئی تیسریں میں بھی دیکھی گئی اسی دوران جنگ میں کبھی کسی فریق سے موادعت کی
 گفتگو ہو گئی اور کبھی کسی فریق سے مصالحت کی باتیں مل پائیں۔

سلاطین سے خطاب انہیں یاد میں جب کہ معاہدین کے نمونہ تکبیر و تہلیل سے سزا دی

تھا پھر امت حق کی بارش ہو رہی تھی سلاطین روم و ایران اور فرما روایان عثمان و حبشہ بھی
 دعوت تبیین سے غروم نہ رکھے گئے صلح نہ دیکھیں کہ بعد چھوٹا مسلمان بادشاہوں کے پاس ایک
 دن روانہ کئے گئے بادشاہوں میں سے کسی نے قبول کیا اور کسی نے امراض کسی نے قاصد
 مات و قمار سے پہنچے اخاف کا ثبوت دیا اور کسی نے اپنی دشت و مرد کا اظہار کیا کسی
 قبول اسلام سے پہلے کو خیر و بے نصیب کھا لیکن سمجھ و ہر یہ بھیجا جو قبول سرکار رسالت
 ہو پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک یہ پہلو تھا جو معاہدین و مجادلین کے ساتھ انعام
 عمل کا سبق دینا تھا۔

حیات قدس کا وسیع تر | دوسرے رخ میں کی زندگی کا مسلمانوں کو تعلیم شریعت سے
 میں و عبادت مسند و زمانہ بنانا تھا معاہدین و غیرہ انہیں دین و اقربہ چھوڑ کر کہتے جاتے تھے
 کہ تمہارے دین کے اس شہنشاہ میں دیکھ کر یہ پالنے سے ایک مخلص و صادق دوسرے

جس کا یہ بحرین کے علاوہ خود انصاف کی بہمت میں شامت تمام جہوز و آلات پر
 تھی وہ ایک ایسا بے وقوف و نادان تھا جو کہ ہر جہوز و آلات کے وقت سے
 یہاں لاتے شامل کیے اور اپنے گھروں کو واپس لے جاتے۔

تین کی سب سے بڑی شان | قابلِ غلامی کا کہنا ہے کہ کسی کشتی میں جب کہ جہاز درست

نہ ہو تو اس کے گھر رکھا تھا ایک لکڑی کا جہاز جو کہ پہلے میں تھا جس میں ریش و ہایت کو
 دیکھ رکھا گیا ہو میں ایسے موقع پر جب کہ حد کی لڑائی میں گناہ و مشرکین نے خاتم النبیین
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غرض میں لے لیا تھا اعدائے کفر و یزیدوں نے جہاز پر ہمت سے گھر
 تھا اسی غزوہ میں چند اشخاص حاضر خدمت ہوئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی تمنا کر
 والی الی اللہ سترائے رسل ہادی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کو کراہان کی تعین فرمائی
 ایک ہی نظر کیا اوستہ ان کے قلوب کا تصفیہ و تزکیہ فرمادیا ان میں سے عمر بن لیس و مخزوم
 کا نام صفحات تاریخ پر عجیب و غریب نوری کی طرف ہایت کرتا ہے۔

ہایت کا ایک | یہ دونوں شرف زیارت مستفیض ہوتے ہیں بہت خوب فرماتے ہیں

بے مثل واقعہ | اسمم اقاتل یا رسول اللہ جی شاد و فریاد ہے سلام و

یاس سے شیر عباد شرف کر دوں ستر اللہ ان سوال کے جواب کا ایک نعمت موقع پر منصب
 کی بجا آوری کا کیا نازک محبت لیکن وہ ذات مقدس ہیں کہ بشت کا مقصد تو یہ ہے
 تبلیغ دعوت توحید ہر اس کا خوب یہ ہوتا ہے کہ ستر اللہ غل جی سے فریاد ہے سلام
 و ہماری ہایت ایمان میں مقام کر دوں دونوں حضرت یہاں سے تین فیروز و از سے
 ان کے خوب مہم و نگر کر رہے ہوتے ہیں پاشت کا وقت ہر کسی نماز فریاد کی یہ نعمت
 ہے بلکہ یہ دعا و نذرانہ ہے ہر اس کے اوپر معصوم ہشتول ہو رہے ہیں کچھ سے

دو سو کے دو سو ہیں صاحب یعنی تین سو دو سو ہیں
 کہ وہ ہیں کہ کھت گردن پس تھی ماہ شہادت سے دونوں سیزب ہو کر
 حوت جبر حاصل غلبہ کی حب کا مہر تھا کہ گئے۔

محبی سجدہ صاحب ہوا اللہ یوجب کبھی جناح ہوتا تو پس میں پیش کے حور پر یہ
 وہ ہے جو صوفی ہے میں سے ہار فرزند کا ایک سجدہ بھی ادا میں کیا اور تعنی صفتی ہوا
 پر رات تزیہ وہ صاحب ہیں جو اسد کے غزوہ میں یہاں لائے مسافر ذبح کا کوئی
 وقت نہ تھا میں نے صلوٰۃ میں پڑھ کر فراموش ہوئی بعد کا فرض نہایت سرگرمی سے انجام دیا
 نہ تھا میں میں ٹریک ہو کر منصب شہادت نہ فرما دے لیکن وہ ستوفی لکھتے وقت سجدہ تو کیا
 تھا جو میں صیب ہو کر نہ کر دیا ہے غفلت توں ہوئی شکر اذ میں یہ سب سب جو وہ ہے
 کہ بک فہست ہی میں سرٹھا میں گئے سے

مست نئے بیدار نرزد نیم شب

مست ساقی روز محشر باداد

یغیر کی بیات مقدس ہر بات مذکور و باہر اتحات و خیانت میں گر نظر تفت
 میں تہمتی تموز قوت ہے کام یہ جانے تو سرچ کی روشنی سے بھی زیادہ
 دھجھکے ہو کر جو اس دور میں دشواریوں درگواہوں پھیل گئیں کے جن میں میں ہی ایک
 جو صرنگین اور عداوت میں درہم برہم کرنے دیں تھی باوی برحق کے فرہ و ستغلال اور
 خدمت میں سر موافق نہ بات تہت سبم نہیں میں قوت پیدا ہونے لگی میں تک
 بہت ہی تھیں مت یہ بیشہ ایک بیات کی شان پیدا ہو گئی پھر جب کہ نفع ہو تو اب کیا
 سہل و قوت و قوت میں میں ہر روز وسعت و کمال کی افزائش ہو رہی تھی۔

تاریخ صمدیہ پرتو نامہ صمدیہ پرتو نامہ صمدیہ پرتو نامہ

شعاع ہونے پر وہ مجھ لعل ہریت زہریں سے صحت سے شاکہ ہے

پامان خلق و دیگر نائوں اہل مذہب سے سابقہ و بعد ہر روز ہیں سے نہیں

سپاہت کا مذہب کیا تعلق یا کست ربوبیت کا کہ ان کو دنیا سے بیزاری ہے

خبر کہ صامت و ساکت فرمیں کر لیتا کس قہرے انصافی و غرور میں دیں سے نہیں

یہ بڑا کتن ہیں میں صیف اودیت بیضا کے نہ صرف پر دہرے میں ہے

کے رمی اودیت کے ساتھ کسی سلسلہ طریقت کے شیخ ہوتے کا جو وہ سنتے ہیں

پس بکڑوں ملان صحبت و حقیقت کر کے وصول اہل مذہب کو پہنچتے ہیں

صاف لفظوں میں یہ کہتے ہیں کہ مذہب مذہب ہے نہ کہ مذہب کا ہر کوئی

دہا بنایا ہے "سہم کی نجات گاہ" میں کے انھوں سے ہوئی۔ لا لہ الا اللہ

مذہبان عالم نے لفظ کا کلمہ فی رسول اللہ ﷺ سوچا حسنہ و جزیہ میں

اقول و افعال سے کی ہر شے سے سہم و سہم کی جلدیہ بہریت حق ہے

دینے اور ان کا کوئی ہو یہاں پھر میں مہمت فرما کر بھڑکے ہیں

مذہبان وطن رتبہ فیر کی ہر ہر شے کو ہر مذہبی طور پہ ہر شے ہو

بہرہ و ان طردوں کو بہرہ و میں سے کیا کہا و کہوں کہ تو یہ کہہ

اہل تو یہ فیرت کا میں گئے تو سہم و سہم کی ہر شے کا

و نہ کہ ہر کار سہم و سہم کی ہر شے کا ہر کار سہم سے

نہ کہ ہر کار سہم و سہم کی ہر شے کا ہر کار سہم سے

نہ کہ ہر کار سہم و سہم کی ہر شے کا ہر کار سہم سے

بشریت برہان و احکام شریعہ میں کھلی تحریر ہے کہ آیہ قرآن مجید کی سرمنہج مخالفت نہ
 ہو گی کہ نسبت کہ نہ ہر مند سے مراد اسے جائز ہر مصیبت غلطی تو یہ ہے کہ طبع طبع سے گذر
 و رشکین کے ساتھ مرادات محل میں تبدیلی ہو اور اسے خدمت دین اور جہاد و کبر قرار دیا جائے
 ہو و بلفہ من مہر و مرا فحسنا و من سیات اغمالنا۔

لفظ و ۔ کے معنی کی تحقیق | مسئلہ مرادات کے ہر پہلو کو واضح و لایح طور پر سمجھنے کے
 سے ضرورت ہے کہ لفظ و کا صحیح مفہوم و معنی پہلے سمجھ لیا جائے بشرطیت سے لفظ و لا کے حقیقی
 و حذر معنی یہ بیان کے ہیں اللہ ان يحصل شيان فصاعدًا حصولًا ليس بينهما
 ما ليس بينهما ويستعار ذالك للقرب من حيث المكان ومن حيث النسبة
 ومن حيث الدين ومن حيث الصداقة والنصرة والاعتقاد يعني دوا ہے
 زیادہ چیزیں بس اس طرح یا ہم پانی جاؤں کہ کن دونوں کے درمیان کوئی تیسری شے
 ہی مائل نہ ہو جن میں سے نہ تو راستہ و ذکیں گے لفظ و لا کہ یہ حقیقی معنی ہیں اس لفظ کا
 معنی ہے نزدیک و یہ نزدیک کی خبر یا اعتبار نسبت یا یا اعتبار دین یا یا اعتبار
 بہشتی یا یا اعتبار و یہ اعتبار اعتقاد اس ترجمہ کا خلاصہ اور حاصل

یہ تاویز میں سمجھے کہ یہ دونوں میں ایب اتصال و وصال کہ حاصل نہ ہائے
 بنا تخیل و استعارہ ایب و نسبت ہر معنیوں ہو سکیں تو اس نزدیک و قرب کا نام دیا
 ہو و اس کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں کی نسبت ایک دوسرے سے ہوتا ہو کہ

سے سمجھیں کہ یہ دونوں کی نسبت ایک دوسرے سے ہوتا ہو کہ

خدمات ایسی اعمال، مضارہ، جوانی، اکا، یا جاسے: حقیقت میں تصدیق نہ کرے۔
شریعت کے نزدیک جرم عظیم ہے۔ مثلاً اگر وہ نیکو ہو سکتا ہے، مگر اس کا فکری طرزت
یا اسے نوکر رکھے اور اس تعلق کو نسبت نظر نہ کرے۔ وہ ایک خستہ نازیک ہو، مقصود ہو، ہر دور
کی جہانگی ایسے مقصد و مطلب کے لئے اختیار کی بنیاد تو یہ کہ ہر مذہب و مکتب درمیان
خدا مان نہیں۔

اسی طرح یہ سلسلہ بالکل واضح ہے کہ اگر کسی فرد نے سو یا سو چھتیز کا کسی غیر مسرت سے ذوق
ان تہیت دین : اعتقاد پایا جائے گا تو یقیناً ان کا شمار اسی درجہ میں ہو گا جس کے دین و
اعتقاد سے یہ نزدیک ہوا۔

اسی طرح صداقت چھی دوستی اور دلی محبت کا نام ہے۔ دو شخص باہم صداقت چھی ہے
دوست صحیح معنوں میں اسی وقت کہے جائیں گے جب کہ یکدم شکیب و رد ونی بالکلیہ
اٹھ جائیں شریعت محمدی سے اپنے پروردی کرنے والوں کو یکساں ذمہ داری سے صداقت
ورود واپس یاد کرنے یا باقی رکھنے سے تنگ کی دو باتیں ہیں اہل حق و اہل باطل کے رسول
کی محبت ہو اُس میں ایسے اشخاص یا اقوام کی کہ اس سنی جو سنی ہے جو منہ اور من کے
رسول کے دشمن ہوں۔

موالاۃ فی العمل اور لیکن عمل اعضا و جوت نام کی دو صورتیں ہیں۔ ایک کو
 موالاۃ صوری کیا فرق حکم و نام شریعت کے جو کہ کبھی بکار و بکار سے
 وہاں باہر کیا فروغ ہے، ہر ایک ہے دین و مذہب کو نقصان پہنچتا ہو، روزہ جو ثابت ہے
 سے موالاۃ فی العمل کہیں گے ایسی نعمت ہے دیر سے یہ یہ جو مسک، سوچو، جس سے
 نہا کہ مذہب کی تقویت پر باپنے دین، یہ کہ نہایت میں گاہ کہ سنہا کہ

مذکورہ ہر جہاد کا حوالہ نہیں کے ہاتھ سمیٹا یہ بھی ناجائز قرار پایا ایسے افعال کا موجب
ساقیوں میں قربت سے محبتیں اگر ایسا نہیں تو وہ مردہ و تصفات جائز و مباح قرار
یہیں کے دیا یہی مدد و نصرت جس میں حمایت غیروہ کی ہوتی ہو رحمت و شفقت میں
خدا ہر حق میں قدرت و اعداء اسے کیسے نہ وہ موالات ہر نہ کوئی اسے موالات
قرار دے گا کی نہ ہر بعد اس کے کہ لفظ والا کے جنتی مسلمان معنی کی نشر و ترویج ہو چکی یہ سمجھ لینا
چاہئے کہ جس طرح دلائی مت و مہنوت ہے اسی طرح و داد۔ رکون اور اتحاد کی ممنوع ہر
میں یہاں کوئی غیر مسلم فریق کا مستثنیٰ ہر نہ کسی حالت میں کسی غیر مسلم کے ساتھ اس کی ایجاد
دی گئی ہے۔

مسلمان بنیں غیر مسلم کے ساتھ چار قسم کی ہو سکتی ہیں غیر مسلم ذمی ہو۔ غیر مسلم غلبہ
مذکورہ ہو۔ غیر مسلم مادی و مقابل ہو۔ غیر مسلم حاکم ہو مساوات و تقابل کی تین صورتیں
ہوں گی اول یہ کہ مصالحت و موافقت ہو یا یعنی معاہدہ ہے آپس میں بطور قرار داد و اتفاق
جو ہے یا چھ جو ثانی یہ کہ غیر مسلم آزاد ہو یا بیکار ہو جنگ چھ گئی ہو یا چھڑ جانے کا احتمال ہو
تا چھ ایک ایک دو صورتوں سے کسی امر خارج کے سبب تعرض نہ کر سکتا ہو ممالات ان سبب
قدہ و تمنعات ہیں کون شکل بھالت ایسی نہیں جس میں منہی عنہ تعلقات یعنی موالات و
۲۲ در کون و اتحاد کا جواز و حاجت بھی قرآن کریم یا حدیث نبوی یا اجماع امت یا اجتہاد
مذہب سے ثابت ہو سکے۔

غیر مسلم موالات | حقیقت یہ ہر مسلم کی موالات خدا کی و نہمت ہے ہے
ہر موالیہ ممنوع ہر | ایک مسلم ہی پاسکتا ہو کسی غیر مسلم شخص یا قوم کو موالات
سے مستغذ بہت کم کون موانع نہیں دیا یہاں قوم مسلم نہت مسلمانین کی امت ہر اسے

ن کے جو فیہ مرحمت اور برکات شفتت برکات اپنی صورت متاثر نہ کر سکتے ہیں یہی اعتبار
حقیقت و باہمیت وہ ملائیس ان سے غیر مسلم قومیں ہی محروم نہ رہتی ہیں کی خواہ یہ وہ ہوں
یا فارسی کفار و مشرکین ہوں یا مسلمانین و مشنیں حالت امن و سکون ہو یا میدان حرب و
دہشت تو تم نے بتایا میں نے کیا کیا ہے یہ کہ ان کے موالات ایک مسلمان و ہمسایہ مسلمان ہی

سے کر سکتا ہے خواہ انفرادی طریقہ پر ہو یا اجتماعی طور پر کسی حال میں بھی ایک مسلمان کسی غیر مسلم
شخص یا قوم سے ولاد موالات رکھنے کا مجاز نہیں بنایا گیا ہے یہ کہ منافق جو صورت مسلمان ہی
ہوتا ہے اس سے محروم کر دیا گیا فاسق فجار سے بھی ولادت جبریک مومن ہی پر موقوف
کہ وہ موالات ایک مومن ہی سے رکھے مومن کے جویں ہوں وہ موالات مومن سے
محروم ہی رہے مگر قرآن مجید نے یہی حکم دیا ہے سنت رسول نے یہی خبر کی ہے مومن
علوم دینیہ نے یہی سمجھا ہے یہی اپنی تفسیروں میں لکھا ہے۔

فقہ کی ایک اہم اس ہر کلام پاک کی تلاوت کر باء لفظ ولا کو تلاوت کرنا کسی مجرم نہیں ہے
مگر یہ سمجھا کہ اس حالت میں کفار یا یہودی یا نصاریٰ کے ساتھ موالات کرنے کی نہیں جائز
ہے اگرچہ تلاوت قرآن اور فہم کی تفصیر کا اقرار ہو تو علماء سے سیاسی سے پرہیز و بچو
اس قدر نیز تو تم بھی کہتے ہو کہ الفاظ کو اپنی آٹھوں سے دیکھ سکو جس لفظ کے متعلق فی رد
ہے اگر وہ لفظ یا کسی کا مشتق و مصدر نہیں آٹھوں سے دکھائی دے تو مجھے جرحا ہو کہ لیکن
اگر ایسا نہیں اور یقیناً ایسا نہیں تو سمجھ لو کہ پانی بیاں مڑا ہے۔

| | |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------|
| <p>اس وقت مسئلہ موالات اس شکل سے سامنے آیا گیا ہے جس سے سطحی نظر والوں کو یہ معلوم ہو کہ وقت و صورت پر مومن نے ایک مومن کی</p> | <p>علمائے سوہ کی ایک مومن کی</p> |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------|

ایک مومن کی نظر دلی و رہنمائی کے بعد و بعد کمال سی و کوشش کا نتیجہ ہے جو یہی حالت میں صبح

۱۔ وہابی دینی مسلک سے جو دینی جرموں کو پرہیز کا مذہب پیش کر رہا تھا علماء دین کے ہمنام و جنس اچھے برے سے استہدایا۔

۲۔ یہ کہ عوامت و رکن دو دو اور استخوانیہ و مسائل ہیں جن کا غیر مسلم کے ساتھ یہ جاننا ہمیشہ سے منی ہے۔ درہم دال میں منی عن رب کا خواہ غیر مسلم ذمی ہو یا اہل بائنا و مخالف ہو یا مستحق و منقطع حالت امن و سکون ہو یا حرب و جدال۔

۳۔ تفصیلات کے بعد کہ بر مفسرین کی تفسیر سے شواہد پیش کرتا ہوں عبارت تفسیر عربیہ میں سورہ مدثر پڑھیں۔

۴۔ وہ کہ آیتیں جن میں غیر مسلم کے ساتھ موالات و داد پر مبنی وارد ہے وہاں ملت فی ان کا کلمہ فرو بردین ہوتا ہے۔

۵۔ الحب فی اللہ و لبغض فی اللہ اعمول دین میں سے ایک اہم اصل دینی است یعنی دوستی و محبت اللہ ہی کے لئے ہونی چاہئے اور بغض و عداوت بھی اللہ ہی کے لئے۔ کفار یا مشرکین کے ساتھ ترک و داد اور ترک موالات میں قتال باہم قتال یہی وہ سبب کوئی دخل نہیں رکھتے کہ غیر اسلام ان کے اسباب و سبب کی قسمتی ملاں ہیں۔

۶۔ جہاں ایمان و اسلام ہو وہاں موالات و داد و سبب ان جہاں کفر و شرک ہے وہاں موالات و داد و سبب نہ دینی ہے۔

۷۔ و متخذت یث لا یہما کہ للہ عن الدین لم یقا تلو کہ فی الدین۔

۸۔ ان میں سے جو کہ جنہوں کے نزدیک منہی ہے۔

۹۔ بات ترک موالات و عداوت میں کوئی مفسر ان کے نسخہ حق کا قائل نہیں۔

۱۰۔ بات ترک موالات و دوستی و محبت یہی ایسی بات و وعدہ ہے

تھان کا یہ اسلام کا نشان ممکن و قرین قیاس ہوتا ہے کہ جو کسی کو دین پر دین پر
دین پر کر ممنوع نہیں۔

فَیَرْجِلُوا لَیْنًا ۚ (۱) رَفَاحًا لِّذَیْنِ
اَمْوَالًا یَتَّخِذُوا الْیَهُودَ وَالْمُشَکَرِیْنَ
اَوْلِیَاءَ ۚ یَا اُولَیْہِ الْوَعْدِ وَنَحْمُ (بَعْضُہُمْ)
اَوْلِیَاءَ بَعْضٍ) بِاتِّعَادِہُمْ فِی الْکُفْرِ
وَمِنْ یَتَوَلَّہُمْ مِنْکُمْ فَانْہِ عَنْہُمْ مِنْ
جَمَلِہُمْ (اِنَّ اللّٰہَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ
الظَّالِمِیْنَ) بِمَوَالِیْہِ الْکُفَّارِ
۱۔ (اَلَا یَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکَافِرِیْنَ
اَوْلِیَاءَ) یَا اُولَیْہِ الْوَعْدِ (مِنْ دُونِ) غَیْرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَفْعَلْ ذَٰلِکَ
اِیَّیْہِمْ وَانْہِمْ (فَلَیْسَ مِنْ دِیْنِ
اللّٰہِ فِی شَیْءٍ)

مومنین کفار کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو
ایسا کرے گا یعنی اُن سے دوستی کرے گا تو اُس کے
لئے دین الٰہی میں کچھ بقی نہ رہے۔

تفسیر | دیکھو آیت کریمہ میں موالیٰ تبارک و تعالیٰ نے نہیں کہا، دین و نصاریٰ سے
مودہ و موالات یعنی دوستی و محبت میں فرمائی ہے مضامین بھی معنی ہی بھی دیکھو کہ ان قیدوں
میں لگائی کہ جو کافر و مشرک فی مثل ذل سے رٹے یا مکافوں سے نکالے نہ رہے
مومن ہو گیا۔ اہل حق کو عقیدہ کہ یہ تعریف نہیں کرے یہ مستحق اس کے نام ہوئی از حد قیدت
فی دین و دامن حق میں لایا۔ بلا شک و شبہ کہ مذکورہ کلمات، قرآن و احکام میں کب

میں رہتا ہوں کہ جس کی ہوسے جو شربت کی لذت سے گزشتہ صحبت بن جائے
 عین برصورتی میں ہوں۔ اسی پر نہ تو قمار کرو نہ شغلِ امباب کے
 نہ کسانہ معاشرت کہو بعدہم و ذلکاء بعض کا
 نہ امت نئی کہ مرث بھی ہو و نہ کسی تمہاری
 نہ وقت پختہ میں نہ سب میں متحدہ و ایک ہیں
 نہیں ہیں بہتر دوست وہ دکھ ہیں تساری مندار
 مخالفت پر ان سب کا باغ ہر
 عین برصورتی میں ہوں۔ اسی پر نہ تو قمار کرو نہ شغلِ امباب کے
 نہ کسانہ معاشرت کہو بعدہم و ذلکاء بعض کا
 نہ امت نئی کہ مرث بھی ہو و نہ کسی تمہاری
 نہ وقت پختہ میں نہ سب میں متحدہ و ایک ہیں
 نہیں ہیں بہتر دوست وہ دکھ ہیں تساری مندار
 مخالفت پر ان سب کا باغ ہر

مومنین میں گھر گئی ہیں کہ وہ کفار سے دوستی نہ کر لیں
 خواہ یہ محبت پر سب قرابت کے ہو یا اس دوستی کی وجہ
 سے حایم جاہلیت میں تھی یا کسی اور سبب سے
 کفار کے ساتھ ہر قسم کے ملاقات
 محبت اور ان کا بعض اللہ ہی کے لئے روئے
 یا ان کے واسطے آیت میں یہ معنی نص ہے
 و اما یہ ہے اس تقدیر پر یہ معنی جوڑی
 عین برصورتی میں ہوں۔ اسی پر نہ تو قمار کرو نہ شغلِ امباب کے
 نہ کسانہ معاشرت کہو بعدہم و ذلکاء بعض کا
 نہ امت نئی کہ مرث بھی ہو و نہ کسی تمہاری
 نہ وقت پختہ میں نہ سب میں متحدہ و ایک ہیں
 نہیں ہیں بہتر دوست وہ دکھ ہیں تساری مندار
 مخالفت پر ان سب کا باغ ہر

و د عبادی فہ فزعہم اسی ۔ منہ سناتے گئے ہیں ۔ ست روزہ عبادت و تہذیب

صداقت میں مولک حاکم و رب ۔ فادت بنی مادیں و کل دینی کو ۔ تہذیب

من دون مؤمنین کا شمار ۔ من طاعت بڑھ کر تہذیب و عبادت میں تہذیب کی نسبت

دوستی ان کی امانت و دیکھا دے سے یہ نیاز کرنے والوں کو تہذیب کر دے ہیں ۔

عت کرنا ہر ایمان سے دینی کاموں میں دولت پر تو پھر ان سے تہذیب و عبادت میں تہذیب

زور بھی باہر رہا جس کا ولایت نام رکھ جائے ۔ من سے بڑھ کر تہذیب کی محبت میں تہذیب

نام کتاب ہے برے دشمن سے تہذیب و دوستی رکھنا ہر محفل کر رہے ہیں ۔ تہذیب و دوستی

خال تہذیب و عبادت سے کچھ بید نہیں ۔

تہذیب | تفسیر بضاوی کی عبادت سے تہذیب و عبادت کے مروت کے ذکر و رہنما

یا قال فی الدین اور اخراج حسین کو خلیفہ کے روئے و عبادت سے تہذیب و عبادت

ہے تہذیب و عبادت فی الدین وغیرہ کی بڑھانا کیا تہذیب میں تہذیب نہیں پھر یہ بھی دیکھ کر

اگر تہذیب و عبادت کے معنی میں یہاں جانے تو کس طرح کی مدد لینا کھانے سے تہذیب و عبادت

میں بضاوی نے بتا دیا اور مثال بھی پیش کر دی ہو ۔

کھیلے نظروں میں منہ کہہ رہا ہے کہ دینی کاموں میں تہذیب و عبادت سے تہذیب و عبادت

ہما و عبادت یا اور کوئی دینی امر دنیاوی کاروبار اور معاشرہ کی زندگی میں تہذیب و عبادت

ہے تہذیب و عبادت ۔

خدا انصاف شرط ہے سکول اور کالج جو پناہی روپیہ واپس لے کر کھانے میں تہذیب

تہذیب کے لئے لکھ کر جمع کیا خاتم کی روپیہ تو موالات میں شمار ہو ۔ پھر لینے والا عبادت سے تہذیب

لے دانا قرار پائے لیکن خلاف جو شخص دینی مسئلہ اور تہذیب و عبادت سے تہذیب و عبادت

ہو رہا ہے وہ وہ سب میں گمراہی اور گمراہیوں سے نہ صرف یہ بلکہ جس میں گمراہی
کے بہتوں کی کشتی ہو جائے وہ حالات نہ مہنی نہ بلکہ سنت و فرماں ہو۔

نقیب مرزا آرٹ کلا یخترہ مونسوں الکفارین
اولیاء ہوا ابی بالکفارین غریبہ میہم وفضلہ
قبل الاسلام و غیر ذلک وقد کرمہ اللہ فی العین
واشعب فی اللہ والسع فی اللہ باب عظیم فی الایمان
مومنین میں سے منع کئے گئے ہیں کہ وہ کفار کے
ساتر دوستی و محبت رکھیں یہ محبت خواہ قرابت
کے سبب یا جاہلیت کی دوستی کی وجہ سے ہو
اور باعث ہو یہ مسئلہ قرآن میں بابا آدمیست
محبت فی اللہ اور بغض فی اللہ ایمان کا پیکر
ہست بڑا باب ہو۔

ومن دون المؤمنین یعنی اسے مسلمانوں نہیں
مومنین کی مولات کفار کی مولات سے سبب
کر دیتی نہیں چھوڑ کر کفار کو مجبور نہ بناؤ و من
یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء) جو شخص
کفار سے دوستی کرتا ہے اس کے لئے اللہ کی
ولایت سے کچھ باقی نہ رہا اس لئے کہ کسی
دوست سے محبت اور اس دوست کے دشمن کی محبت
یہ دونوں متناقض ہیں۔

یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیاء ذینا ذینا
والذین کفروا الیاء ای لا تتخذوہم
الیاء تنصروہم و تنصرونہم و لا یخوفکم
و تعاضدوہم و تشرعون فیہم
ثم علی النہی قد لہ العصبہ الیاء بعضہم
عداۃ لہ و من و فیہ دلیل الکفر
یؤدہ الی اللہ و من یؤدہ الی اللہ
فانہ منہم) جو ان میں سے کسی سے دوستی کرے

و هذا تخليط من الله

انجی رو میں سے ہوا کہ اگر بھی ہو تو اس پر

متدیدی فی وجوب عبادتہ

اگر تین ایک ہیست یعنی حقیقتہً ایک ہی ہے

مخالفت فی الدین

کائنات میں اس سے پہرشی کا وجہ ہے

تو یہ [تغیر و ارتکاب] ایک مشہور معروف کتاب پر من ضرر نہ ہی محققانہ ہو رہا ہے

سے ترک موالات واجب بجا اور لکھ بیان تک کہ ہر وہ قوم جس شخص جو مخالفت فی دین ہے

اس سے ترک موالات ضروری ہے کہ حد تک اس کی دوستی کریں گے نہ اس کے دینی و فہمی

کا ہوں میں بد و دیس گئے نہ اپنے مذہبی تو ہیں اس سے بد و دیس گئے۔

مسلمانوں کے مذہبی امور میں مسلمانوں کا مہینہ وہ دیکھو جو موت کا وقت مستثنیٰ

ہے یا ذکر کرنے والا ہے اور کفار بیدین کے مدد و دھوکہ دیکھو یہ۔

تغیر البحر المحيط لا یأخذ المؤمنون

الوحیان اندلسی لکھا دین اولیاء من

دون المؤمنین ومن یفعل ذالک فلیس منکم

فی شئ (الشیء) ما ائماناً کا الہی بن لطف ہمہ

واللیل الیہم واللطف عام فی جمیع الاعصار

وقد تکرر هذا فی القرن و یکفیک من دیک

قوله تعالیٰ لا یأخذ قوماً یؤمنون بہ فہ وہیم

الاعتراف اذوں میں حادث فہ وہیمہ ذوالحجۃ

قالہ والاسد فی اللہ ص اعظم من حصول الدین

حاضر کا ایہ نقصانی نہیں میں ہو کہ اگر لکھا

اس جو غرض کے صحت پر ہوا

مستحان کو گفت کے ساتھ

کرنے سے اور ان کی طرف سے

سے کیا گیا ہے۔ صحت سے

ان کا مار رکھ کر نہ کرنے کے

سے وہ ہے یہ معقول قسرت پر

ہر بار بہت ترسے ہو کہ

یہ فرقہ کا نسبت کہ تو نہ پائے

ایس قوم جو نہ دریاست پر

ہاں ریل پر کہ وہاں دوست کے

فہ من انما ختم
عسد ناکامستعانة
بہم الاستعانة اخر
بما الذلیل والافہ
بالاوضع وکلاخ فہم
قد مہمہ ضربہن
مولاۃ اذن لنا فیہ
وسنا متوعین منہ ولہم
لہن علی عومہ

اے جبرائیل اور جبرائیل کے رسول کا دشمن ہو بہت
فی اللہ اور بعض فی اللہ اصول دین میں سے ایک
بہت بڑی اصل ہے۔ ظاہر آیت اُن سے موالات
کو منہ کرتی ہے مگر وہ چیزیں مستثنیٰ ہیں جن میں ہیں
تجانیں ہیں جیسا کہ انیس غلام بنا کر رکھا جائے یا
اُن سے ملتا جیسا کہ عزیز ذلیل سے یا صاحب مقرب
کم رتبہ سے دلدار یا اُن کی عورتوں سے نکل کر یا یہ قسمیں
موالات کی ہیں جن کی ہیں اجازت دی گئی ہو اور اس سے ہم منہ
میں جو گئے ہیں نئی اپنے عموم نہیں ہے۔

تو میرا اظہار مذہبی نے اس آیت کی تفسیر میں بہت اشارات لطیفہ کی طرف ہدایت فرمائی ہے
موالات کی وجہ بعض فی اللہ کو قرار دیا جیسا کہ دیگر مفسرین کی تفسیروں سے واضح ہو چکا ہے سورہ تجمہ
کی آیت سے مطلق کو متعین نہیں کیا اگر حال فی الدین وغیرہ ملت نہی ہوتی تو کوئی مفسر تو اسے
کہنے لگتا کہ خیر کیا وجہ جو ہر ایک مفسر مطلقاً کہہ رہے موالات تا با جز قرابہ دیتا ہے مزید برآں
صاحب فی اللہ در بعض فی اللہ کو اصل قرار دیتے ہوئے ہر ایک مفسر اطلاق پر مدد کر دیتا ہے۔
اسی کے ساتھ مفسر مذہبی نے معاشرت اور کاروباری زندگی کے متعلق بھی یہ فیصلہ
نزدیک کہ یہ امور موالات صوری ہیں نہ ہی موالات حقیقی ہے نہ کہ موالات صوری الہی لیس علی
صاحب کہہ رہے ہیں۔

تفسیر خازن | لا اعتد المؤمنون
نکاحہن اولیاءہ یعنی اصحاب و اہلوانا
۱۱ مؤمنین کو پہلا مذہب ہوئے مومن کے
خیر مومن کو نہ بنا نا چاہئے ایک مومن اپنی ولایت

من دون اہو مثنیین یعنی من غیر مثنیین کسی غیر نومناس نہ تہ نہ قویہ نیستہ ہو۔۔۔

وَأَمَّا لَا يَجْعَلُ الْمُؤْمِنُ وَلَا يَتَّقِي مَنْ هُوَ كَرِيمٌ

عِبْرَتُكُمْ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ أَنَّ اللَّهَ يُؤْتِي مَنْ يَشَاءُ حِكْمًا كَثِيرًا وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

کفار و بدخلفان و قریب بدینهم ای کریم فیض کوفت است یمنی یمنت چه است

محبة او معاشرتہ والمحبۃ فی اللہ والبغض

باب عظیم و اصل من اصول ایمان

يَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ اِيعَىٰ مَالًا وَآلًا كَثُ

من نقل الاخبار اليهم اظها رسوخا

مسلمین او بودهم و محمد هم فلسین
نورین آن گماشته از یزدان است

اسلمین اور یو دھم و جہم کسین
مضامین کے ہر ایک باب میں دو سو و چھت کتب

میں نے خدا کی رحمت سے کچھ سیکھا۔

(۲) ایا ایہا الذین امنوا لاتخذوا الیہود

والتصاري (وليام) نبی اللہ المؤمنین ان لوگوں پر جو اللہ عزوجل کے رسول پر ایمان

جمعاً ان تخذ واللهم و انصاري انظروا

و اما از آنجا که ایمانی بالله و رسول
له

وَأَمَّا أَهْلُ الْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
مُرِيدَانِ وَإِنَّ أَهْلَ الْإِيمَانِ
مَعَهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ
وَأَمَّا أَهْلُ الْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
مُرِيدَانِ وَإِنَّ أَهْلَ الْإِيمَانِ
مَعَهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ

و خبر آنکه من آنقدر هم نصرت او نمودم

رسول الله ورسوله وجميع
أهل بيته وجميع المؤمنين

فانما نفيهم ان لا يكونوا من المؤمنين
منه و لا من المؤمنين

[illegible]

تو میں اس صمدی تفسیر خدا کی جبارت پر سوچا کہ جو تو خدا کی مدد دینی و مذہبی امور میں مہربان
 ہے وہ کس قدر ترقی و ترقی دہی میں کیا تفسیر ممکنہ کی آیت اس آیت کو منسوخ قرار دینا
 کیا نصیحت ہو رہی ہے اور خدا سے خلق زدہ نہیں کیا کیا قیہ قتال فی الدین یا خدا
 ہمیں کا خدا کیا کیا ہر نصیحت میں ہمارے ساتھ ترک نہ کرے کہ وہ جب نہیں کیا کیا
 خدا کی مدد دینی نصیحت کو منع نہیں فرمادیا کیونکہ سب اس کا جواب قبول انصاف کرتا
 ہے نہ کہ میں اس کا جواب دے دوں تمہیں بتاؤ کہ نہ کہ میں اس کا جواب دے دوں تمہیں بتاؤ کہ نہ کہ میں
 اس کا جواب دے دوں تمہیں بتاؤ کہ نہ کہ میں اس کا جواب دے دوں تمہیں بتاؤ کہ نہ کہ میں
 اس کا جواب دے دوں تمہیں بتاؤ کہ نہ کہ میں اس کا جواب دے دوں تمہیں بتاؤ کہ نہ کہ میں

گردیں ہیں قسم مولات خلیصی کہ کفر کا مہر اوست تو رو دو دوسری وہ صحت گنہ صحت سے مراد
یت و پند یہ لگی نہ اعمال و افعال سے جس کی تائید ہاں کفر کے ساتھ ہیں جو ہیں دین
آویست و مہر اوست کا برتاؤ کہ مہر اوست میں مہر اوست فعل مہر اوست کا مہر اوست شریعت میں کہتے ہیں
شریعت نے اس سے ہرگز منہ نہیں فرمایا۔

تیسری قسم مولات کی یہ ہے کہ دل کفر سے بیزار لیکن اعضا و جوارح کے حال و خال سے
کفر کی تائید کیا ہے دہستی کا لحاظ کیا ہے ہوسے با قربت و رشتہ کا خیال، کہتے ہوسے اپنا حال
دونوں میں آئے تو یہ مولات اگرچہ کفر تو نہیں اس لئے کہ دل کفر سے متنفر ہے لیکن منہ و زبانی
ہے کفر کی تائید ہوتی ہے اور افعال کفریہ سے عقیدہ کفریہ کے پیدا ہر جسے کو اتنا تر جہ۔
اب بتاؤ کہ اس کی تقیسات مثلث میں سے اس کو دل و کبھی کا ادا دیتا کہ اس کی قسم میں
داخل ہے نیز یہ بھی بتاؤ کہ اس سیاسی کا گاندھی میں جناب ہو کہ مسلمانان ہند کے حقوق پر
پھری پھیرنا کہ اس کی قسم میں ہے تفسیر کی عبارت آگاہوں کے ساتھ موجود ہے ترجمہ
بابت کا پیش نظر ہو دیکھو در سمجھو آخر خدا کے پاس بڑا بڑا دین سے تجلیں نہ وہ خدا کے
نجات ہو دین نہ خدا کا محتاج نہیں۔

| | | | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|-----|-------------------------------------------------|
| تفسیر ابن جریر | بلا یخذ المؤمنون | ۱۰۰ | انہ یزید بزرگی دین سے مسلمانوں کو یہ حکم |
| کافرین اولیاء من دون المؤمنین | هذا من الله عز وجل المؤمنین | | مقامی دیباچہ کہ وہ کہنا کہ اپنا حسین مذہب اپنی |
| تخذ الکفار احوافاً و نصراً و ظموراً | تخذ الکفار احوافاً و نصراً و ظموراً | | نہ جہ میں اس کیجے کہ مسلمانان ہند کے |
| منی لا یخذ و یحکم المؤمنون | منی لا یخذ و یحکم المؤمنون | | کو پناہ دینا نہ وہ دہ گار نہ ناؤ ہیں ہر کہان کے |
| الکفار طمعیۃ نصراً لا یحکم | الکفار طمعیۃ نصراً لا یحکم | | دین سے محبت رکھنے ہر عین کے ہر اکابر کی دہ |
| | | | کہتے بڑا کہ مسلمانوں کو نصرت و نصرت پہنچے |

اس آری کذا اللہ تعالیٰ انصارہم
 علی من خالفہ دینہم و مستحقہ ذومن یتوہم
 مکذوبہ مہم یعنی خدایا ذکر و بقولہ و من
 یتوہم منکم فانہ منکم و من یتوہم الیہود والنصار
 و من المؤمنین فانہ منکم یقول فان من توہم
 و نصرہ علی المؤمنین فہو من اہل دینہم و ملتہم
 وین دین و مذہب میں جو۔

ان الله لا یهدی القوم الظالمین
 خالی ذکرہ بذالک ان الله لا یوفق من ضل
 ولایۃ فی غیر موضعہا خالی الیہود والنصار
 مع حدا و تمہدہ الله و رسولہ و المؤمنین علی
 المؤمنین و کان لہم ظہیراً و نصیراً
 بیشک اللہ تعالیٰ تو نہیں عطا فرمائے گے
 جس شخص کو جس نے اپنی راہت جو مجربین و
 کی مومنین کے غیبات میں جس نے یہ دوسرا
 سے موالات اختیار کی حالانکہ یہ مروا اللہ
 اس کے رسول اور مومنین کو دشمن جو۔

تفسیر ابن جریر کی عبارت پڑھو اور اچھی مرعہ خود کرو پھر الغافل سے کہو کہ صید نصیر
 میں جو روپیہ اپنا جمع کرو و گرنٹ سے واپس لیا جاتا ہے وہ موالات کیوں کر ہو سکتا ہو کیا بے
 مال کی واپسی امانت کفر ہے یا مومنین کو اس سے نقصان پہنچاتا ہو یا خوف سدی کو منتقل
 کرتا ہے۔

و یخبرنا سے لیتے روں نے چپکے چپکے گڈی سے سرگوشی کی مسلمانوں کو مجبوراً ان کی
 بات نہی نہ پرچی اور جب گڈی کا درس انہیں یاد ہو گیا تو اس کی زبان بکھر تھیں گو غوک و بانی
 سے منع کیا فرق اسلام و کفر شامیہ کی تلقین کی مشرک کو زور و غور نہیں بنایا۔ کئی کئی مقام
 کفر کی بن سلمان نے ان افعال سے جو حد تک حرم و ممنوع تھے منع کیا یا اس خطا کو ماری پر کیا

سنبھایا اُس کے پیچھے پٹے مسلمانوں کو ہمہ ژنا کفار سے ملنا اُن کے مذہبی مراسم میں شریک
ہونا مسترد و پرہیزگار کو مقدس و تبرک کنا یہ سب انھیں اقلام موالات سے ہیں جنہیں شریعت
نے حرام قرار دیا ہے۔

جارت تیسری یہ ہے کہ تھوڑا سا صلہ علی آیا ہی۔ علی المؤمنین۔ علی المسلمین جس کا
یہ مطلب و مفہوم کہ مسلمانوں کے خلاف مسلمانوں کی ضروریات کی تسکین کی تکلیف دہی پر
کڑی حد و ممنوع قرار دیا گیا موالات ہی یہ عام محاورہ ہے تھوڑا سا صلہ اُس نے زمین
وہ کی تھوڑے سے تریڈ زید کے خلاف دے دیا ہو چائی۔ پس لفظ ولا کے معنی جب نصرۃ معنی
مدد کرنے یا میں تو اس وقت وہ مدد جس کا تعلق معاشرت و تمدن سے ہو موالات نہیں عز
میں شامل ہو گا یہی معنی شریعت کی زبان سے ابتدائی بحث موالات میں بعض مفسرین معنی
دلائل پر لگا ہوں۔ تمام مفسرین کی عبارت بھی اب پیش کر دی ہر ایک مفسر نے اسی معنی کی تائید
کی ہے۔ ہمارے لیدر من لفظ ولایا موالات کے معنی جو بیان کرتے ہیں وہ خود انھیں اختلاف
کر رہے ہیں۔ شریعت میں خیر و احسن کو قبول کرنے سے ابا کرتی ہی۔ جن حالات و تعلقات پر وہ آ
کی تطبیق دیتے ہیں از روئے شریعت و مطلق معنی پر اس طرح کا اجتہاد اور اس طرح کے معنی کا
اختراع مسلمانوں کو پریشان کرنا اور اصل حقیقی نظام حل کو باطل کرنا ہے یہ دین کی خیر خواہی نہیں
بلکہ مذہب و ملت کی بدنامی ہے اور کھلی بدخواہی۔

ب۔ سورۃ المؤمنہ کی پیش کردہ آیت کے متعلق بھی مفسرین کی تحقیقات کھلم کھلا کاغذ و کلام
مانے ہیں کہ آیت لا یصلحوا ان یمسکوا الذی فیہم من مالکم ان یمسکوا الذی فیہم من مالکم ان یمسکوا
یعنی نہ کہ جو ہمیشہ کر دل و زمین تمام میں بیت و ضاحت ہو جاتی ہے۔

حضرت صاحب کا ترجمہ ایا یا ایہذا الذی ہوا منکم لا تمسکوا بالحدوی و حدو کہ اولیٰ

[illegible]

ایک عورت لے کر روانہ ہوتی ہے حق سبحانہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو رخصت سے مطلع فرماتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولیٰ منی کریم اللہ وجہ کو مت چند اصحاب کے یہ حکم دے کر روانہ فرماتے ہیں کہ روضہ خاں پر ایک عورت سے لگی میں سے پانی یک غلابہ میں سے نکالنے کو آیا وہاں اگر انکار کرے تو اس عورت کو قتل کر دینا۔

مولیٰ قاری کرم اللہ وجہہ فیہ مقام پر عورت کو پانے ہیں نہ کامعالب ہوتا ہے وہ بخیر کرتی

ہے موت کی دھمکی جب دی گئی ہے تو اپنے جڑ سے اس سے خط نکال کر دیتی ہے مولیٰ علی
 کریمؑ جو خدا سے کریم و مطہر تشریف لاتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میں تمام ممانعت
 کرتے ہیں۔ ہر حضرت صاحب جہنمی اندر طلب ہوتے ہیں انشاء راز کی پرستش ان کو ہوتی
 ہے جو بے رشتہ و فریب ہیں ماکہرت مندا اسلمت ولا غششت مندا نصحتک
 ولا یستعظم مندا فرقتکم یمن روایت میں یہ جواب مروی ہے اما واللہ انی لم یمن
 باللہ ورسولہ ما غیرت ولا بدلت ما فعلت ذالک کفر اولا اسر قدا احسن
 حدیثی ولا مرصد لکفر بعد ہذا سلام نظامہ جواب کا یہ ہو کر جبکہ میں اسلام لایا ہوں
 کہہ کی: تو راستہ حل نیز ہو گیا تو دین کی خیر خواہی مخلصانہ بجالاتا ہوں کچھ بھی دل میں گھڑ
 میں بہت سلام لایا خدا سے محبت چھوڑ دی رہا نہ سلام سے اس وقت تک کسی طرح کا تفرقہ
 نہ ہو مجھ میں نہیں یا نہیں مجہد ہوا خدا کی حفاظت مقصود تھی اسی کے ساتھ اس کا بھی علم و تقیہ
 خدا کے ساتھ تھا۔ پس رسول کریمؐ طاف فرماتے گا میرے اقباسے ان میں کوئی نفع نہ حاصل
 ہو گا۔ ان کا رشتہ پذیر میرے ہو جائیں گے اس جواب کو سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تادمہ مست ہیں بیشک صاحب پریم کہا۔

حضرت عرفہ روق فرماتے ہیں یا رسول اللہ یہ شخص منافق ہو گیا اللہ اور اس کے رسول
 کے ساتھ میں نہایت درازی کی حکم ہو تو اگر دن آئے دوں ارشاد ہوتا ہے کہ اسے عمر صاحب اسکا
 یہ ہیں سن میں نہ تھی سنہ فی بین جد کو صفات کا فردہ سنایا ہے یہ رشاد سن کر مر قادیق
 رضی اللہ عنہ کی شخص کو یہاں سے لگتی ہیں۔

تنویر: منافع طاف کر فوسے یہ جو ہے تو ہاگوں ممل پر رشتہ پڑنی ہو حضرت
 صاحب حضورؐ سے خدائی رشتہ ہو تو ہر دور و فلاح کے مفہم سمجھنے میں ان کو سر ہوتا

وہ بچے کہ جب دل میرا صاف ہو اور قلب میں بجز اللہ اور اس کے رسول میں خدا میرا صلیک
 کسی کی ذرہ برابر بھی غیر خواہی نہیں تو میرا یہ عمل مذکور واجبہ نہ ولا۔ لیکن حق سبحانہ اپنے آپ
 میں اس فعل کو ولا اور وداو و نول قرار دیا اس لئے کہ انشاء پر پہنچنے کا جس نور سے
 نقصان و ضرر کا احتمال و امکان تھا اس سے یہ معلوم ہوا کہ انشاء کی غیر خیر بنی نہ فوائد ذاتی
 و نیاوی جس سے اپنے دین کا ضرر محتمل ہو یا حقوق مسلمین کا اعتدال ہو و دینی وہ بڑا دوست
 ایسے اہل جن کی مذہب اجازت نہیں دیتا وہ کسی خیال سے بھی کیوں نہ کہے جائیں حرام و
 منکر منہ ہیں۔ دینی محبت کا فرست رکھنا یا ان کے افعال کفریہ کو دل میں نہ کرنا تو مزید سلام سے
 فرما ہے ایمان سے بے نصیب ہو تا ہی لیکن دل متغیر و راضی و رقیب ان امور میں مضبوط
 یہ حرام ہے اشد نفی ہے خاص کر جب علی رؤس الاشباح میں یہ وقوع ہو تو نفی و اشد
 کافر نفی مخفی سے زیادہ شدید ہو۔ فاسق مصلح کو نہ مدام کرنا شریعت میں بہ نردم میں کے
 سلام کا جواب واجب حضرت عاقل رضی اللہ عنہ کے اقدسے مؤرخ کی روشنی میں دو
 دیا کہ فرضی و اختیاری دعوت حق کے مدعی کفر ہند سے سوالات کرتے ہیں یہ غیر مہاجرین جو
 روپیہ لے رہی ہیں وہ خدائی سے سوالات کر رہی ہیں حضرت عاقل رضی اللہ عنہ کے
 ہاکی قلب پر پیغمبر کی تصدیق سے ہر کروی، حضرت عاقل رضی اللہ عنہ کے مرکز خیر طلب
 اور اشد سے لیکن ان کا یہ فعل اب تھا کہ اگر کہ مرکز کا کوئی مدعوں ہوتا ہے میں نہ اشد۔ وہ
 کی خبر ہو جاتی تو وہ بھی یہی کرتا یہ نفس جاسوس کہہ رہا نفس کہہ کے نفس پر محصور ہو سکتا ہے
 نہ سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہو کہ قوم مسلم یا فرد مسلم کو یہ کام مذہب کفر کی تائید میں
 نہ کہ نہ چاہیے جسے کوئی کافر اپنے مذہب یا قوم کی جہاد میں مدد دے جس میں نہ لڑنے میں نہ
 میں دعوت حق ہے جس پر نظر کریں حضرت عاقل کا دعوت و بصیرت کے لئے کافی ہے

یہ کہ کلمات اور کلمات اور مقامات اور مقامات بھی صحیح ہیں۔ فی الحقیقت تائید کفر
 یہی کام ہے۔ ہر بات پر تائید کرتے دے ہر تو خربے اور اگر احوال و احوال سے ہر تو رام
 ہے۔ بے سبب میں تصور کریں۔ مادی مذہب جو دوسرا ہے کو مٹا ہے کیا اس سے حیثیت
 و حریت کی تائید و تعزیت ہر نہت اگر اس کا جواب بجا میں ہر تو اس سوال کی اجازت
 دیکھے۔ مٹا ہے۔ تے فعل بھی آپ کا یہی فتویٰ تھا۔ نہیں اگر اس کا جواب اثبات میں اوشاد
 ہر تو اس اندس کی سنی چاہتا ہوں کہ پھر اگر نیروں کا جزیرۃ العرب اور مقامات مقدسہ پر
 متعین ہو جائے نہ فوت و قاضی اسلام سنی خلیفۃ المسلمین کا بے دست و پا کر دینا ملت ترک
 سوالات کیوں قرار پایا اور اگر جواب نفی میں ہر تو براہ کرم یہ فتویٰ دیکھیں کہ حالت صلح و
 نشی میں حیثیت کی تائید و تعزیت جائز ہے۔ اسے کاش بجا بھی سمجھنے کی کوشش آپ
 میں اس سے لیڈر و قتارے مسلسل متواتر احوال باتوں مختلفہ کفر و شرک کی تائید میں ملے
 ہوئے۔ انہ سلیم ان کا سبب تک ظاہر ہوگا۔ کس بیدردی سے مسئلہ قربانی پر تم نے
 ترجمہ کیا کس فوق و شوق میں تم نے گنہگار کی بجائے پکاری۔ کس حدیث سے تم نے
 منہ زور خوانی کی کس نے ہر بات تم نے یہ کمال کا مذہبی ذکر کیا جو ایسا مسلمہ ہر تو کہ اسلام کے
 مذہب کو مٹے گا تم نے عدراخ کر لیا ہر کفر و شرک کی تبلیغ و تحسین کا تم نے بیڑا اٹھایا ہر لیکن
 یاد رکھ کر تمہاری یہ منہ ہرگز ہرگز پوری نہ ہوگی کیا یہ آیت تم بھول گئے یا قرآن کے کلام بانی
 ہوئے۔ تمہارا منکر ہی ہوئے سوا اور کان کھول کر سنو۔ یہ میدان لطفوں فوراً اللہ
 یا فوجہم و اللہ متم فوراً و لو کرہ الکا فون ۵

سبب ۵ و سورۃ التہن کی آیت کریمہ لا ینھا کہ اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی
 الدین و مخرجو کہ من دیا کہ ان تبوہم و تقسطوا الیہم ان اللہ یحب للظالمین

سے شش گزارش ہوا نام محمد الدین رازی نے اپنی تفسیر کبریٰ میں بیان کیا کہ نزول مفسرین کو کچھ نہیں
 فرما رہا ہے اس آیت کا شان نزول رباب تھا جس سے فرمودہ ہوا۔

آیۃ لا ینفکھ اللہ | انتقلوا فی الملہ | اس میں وہ دن سورۃ خیمہ کا لغت ہے نہ کہ
 کی شان نزول | من الذین لم | یقاتلوکم کس طرح کے اثر میں ہوا ہے نہ کہ

یقاتلوکم فالاکثرون حلی انھم اھل | ابن عباس روایت نہیں اور کبھی کہ انھیں جو کہ
 انھم الذین عاہدوا رسول اللہ | سے اہل مدینہ میں جنھوں نے یہ وعدہ کیا کہ

صلی اللہ علیہ وسلم علی تراث القتال | کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ تھے نہ یہ
 والمظاہرۃ فی العداۃ وہم خزاعۃ | تھے نہ ان کو غالیں کہ یہ اہل مدینہ بنو خزاعہ تھے

کا نواغھد والرسول حلی ان لا یقاتلوا | ۱۴۱۰ ہجری میں اللہ عز و جل نے یہ کہ یہ یقاتلوکم
 ولا یخرجوا فامرا الرسول علیہ السلام | کفار مراد میں ہیں کہ وہ مدینہ میں تھے جو ایمان

بالبر والوفاء الی مدۃ اجلہم وھذا | لائے لیکن ہجرت کر کے مدینہ میں پہنچے
 قول ابن عباس والمقاتلین والکلبی | بلکہ کہ میں میں نہیں ہے بلکہ ایک قلعہ میں ہے کہ

وقال مجاہد للذین امنوا بمکۃ | نہ یقاتلوکم سے مراد عرب میں ہوا کہ یہ ہیں
 ولم یأجروا (۳) وقینہم النساء | ۱۴۱۰ ہجری میں اللہ عز و جل نے یہ کہ یہ

والصبیان (۴) ومن عبد اللہ بن | ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ کے خلیفہ یہ
 التبریر انما نزلت فی اسماء بنت ابی | آیت نزل ہوئی ہے ان کے کہ ان کو یہ تفسیر تھی

قدمت امھا قتیلۃ علیہا وحی منکرۃ | کہ ہے بنی ہاشم کہ دیکھے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 بعد ایا قتل تھیں اور نہ قاتل نہ

مالا یخول فامر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | بیٹے کے نام کہ وہ زمانہ میں کہنے کے بعد ان کا وہ

ان مرد حلفاء و قتل و دگر کہا
 قبول کی جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی
 تو آپ نے حکم دیا کہ تمہارے قبول کرو مکان میں انھیں آباد
 نہایت کا برتاؤ کر دینا کہ جس ملک سے پیش آؤ وہ (ابن عباس
 سے روایت ہے) کہ یہ یقیناً تلک کہ سے مراد عاذان
 بنی اشتر کے وہ افراد ہیں جو بحر جنگ بدر میں لاکھ گئے تھے
 جن میں سے تو ایک حضرت عباس بھی تھے (وہ احسن
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے) کہ مسلمانوں نے اپنے اقرباء
 ساتھ برنماؤں صلہ رحمی ملک کی ایازت پائی اس وقت
 یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱) ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت مختار
 کی شان میں ہے (۲) افتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت
 قال نے اسے منوخ کر دیا۔

مسائل ذرا ایلان و انصاف سے کام لو ویکھو جس آیت کے تین مراد میں صحابہ اور
 تابعین کا اس قدر اختلاف ہو اس کو اصولی قسم قرار دینا کس قدر انصاف و دیانت کا خون کرتا ہے۔
تو یہ افتادہ کی روایت یہ ظاہر کرتی ہے کہ لایفھا کہ اللہ کی آیت منوخ ہی اگرچہ ابن جریر
 اس کا جواب نسبت ہیں لیکن اس سے اس قدر معلوم ہوا کہ اس آیت کریمہ کو کسی نے تلخ ان بابا
 سند وہ کتبہ لا قرئیں دین میں عدم موالات کا حکم علقا کفار سے وار ہے۔ کوئی ضعیف
 سے ضعیف روایت می یسی ہیں باقی مانا ہے جس میں یہ مروی ہے کہ لم یقاتلو کہ وہ
 بخیر حوالم میں دیا۔ کہہ کی قید سے مطلق کو تعبیر کر دیا۔ اس موالات حبیب کے مطلقہ حال میں منع ہے
 قیاس و تہمید کے ہی معنی فرمایا ہیں گئے نہیں شریعت کی زبان در تمام دفعہ میں کی تفسیر

سے بھی ذکر کر چکا ہوں یعنی کفار کی محبت و مروت یا کفار کے یمن نہ مہربان نہ ہوا۔ یہ
 پتہ دینی امور ہیں، اور اہل اسلام کے جس قدر تصافات ہوں گے وہ خیرتی مولات نہیں ہر مروت
 مروتی ہیں جن سے شریعت نے ہرگز نشت نہیں فرمایا بلکہ خود شریعت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر
 کفار سے صلح کرنا ان سے معاہدہ کرنا ان سے جزو لینا ان سے ذکر کھانا ان کی جائزیت
 کرنا فرض لینا گروہی رکھنا وغیرہ وغیرہ یہ سب تمدنی میاں کے شعبہ ہیں جن کی شریعت نے اجازت دی
 ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام ان امور میں کافی ثبوت ہے۔

ہاں کوئی روایت ایسی نہیں ملتی جس سے یہ معلوم ہو کہ کبھی کسی حال میں ہی دوسرا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قیس یا راہب کو نعوذ باللہ اپنا مقصد بنانا یا ہو۔ یا اللہ ہم امور دینی میں
 اس کی رائے کی پابندی کی ہو یا کسی رسم کفر و شرک کو آپ نے برتنا یا قرار دیا ہو یا کفار
 کے مذہبی ایام میں خواہ بہ نفس نفیس شرکت فرمائی ہو یا صواب کہ اجازت عطا فرمائی ہو یہ عہد
 مسنین میں کفار کو شریک فرمایا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑنے لڑائی ایک بین ثبوت ہے
 کہ مولات وہی امور ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی خاطر سے خود کیا وہ وہ تو
 کومل کی اجازت عطا فرمائی ہاں جن امور کو آپ نے وقت عمل بخشی وہ نہ مولات نہ ان کا ترک اقدار
 وہ ہرگز گامی نہ دین وقت کی خیر خواہی اب مفسرین ہر ایک تقریر خط کیجئے۔

غنی بن بحر | ادو لی الا قول
 لا بد لك بالصواب قول من قال معنى بذلك
 لا يهلك الله من الذين لم يقاتلوك
 في الدين من جميع اصناف الملل
 ولا ديان ان تبوءهم وتصلوهم
 بقرین قول ان سب افعال میں ان کا ہر میں نہ ہو
 کہ اگر جمع قسم میں وادیان مردہ کیا ہے جو کسی
 ساتھ جلدی وامن نہ کرے۔ سرحد کا خیال کرنا وہاں
 بتاؤ کہنا ضرر مشروع جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ
 میں حد مکرر و درخیزانہ کہ جو کہ باہر کہ ہر حد سے

وَقَدْ مَرَّ بِمَنْزِلِ اللَّهِ

مردوں کے لئے اللہ کے دروازے پر

فی الدین ودر دین جو کہ من دیا کہ

صیح و صحیح و صاف و صاف

بمصر و بمصر و بمصر و بمصر

معنی بقول من قال ذالک منو

لان بر من من ماعل حرمین

بینہ و بینہ قریبہ نسب او من

لا قرابۃ فیہ و لا نسب غیر محرم

لا منی عنہ لہ یکن فی ذالک

لا لہ لہ او لا مل العرب علی

عرب لا مل الا سلام او تقویۃ

مہ کراخ او سلام و قد بین

صلی ما قضا فی ذالک الخبر الذی

ذکرنا عن بن الزبیر فی قصۃ

سلمان و جاورقہ ان اللہ یحب

یقول ان شہ یحب مصوبین الذین

یصنعون مآثم و یصنعون مآثم

و یصل من صمد مدون من بوا

رہے نہ انہیں ان کے مکانوں سے غائب نہ

ساتھ بروقت بیرق نہ رکھا جائے۔ اس حرم میں کسی

مہربانیت کی خصوص کو دخل نہیں بلکہ جس میں

یہ سنت پائی جائے اسی کو یہ حکم شامل ہو گا کوئی دوسرے

میں کی نہیں کہ ہم اس آیت کو متوخ قرار دیں۔ اس

کہ ایک مومن کے لئے ایسے فزق محارب کہ اس میں

اور اس فزق محارب کے درمیان قرابت ہو یا نسب

ہو یا ایسے فزق محارب کے ساتھ کہ اس مومن اور فزق

محارب کے درمیان نہ قرابت ہو نہ نسب پایا جائے

برو احسان کرنا نہ حرام ہے نہ منی نہ جو جگہ میں احسان

سے فزق محارب کو کسی پتہ کی رہبری نہ ہوتی ہو نہ فزق

محارب کو مسلمانوں کے خبیات و سر اڑ پر اطلاع ہوتی

نہ فزق محارب کی تقویت گمورے اور اسلحہ سے کی گئی

ہو۔ ابن زبیر کی روایت جس میں قصہ حضرت سلمان

بن کی ان کا مردی ہے میری اس توبیہ کی تصحیح کرنا ہو

ان اللہ یحب المقسطین ایٹک اللہ دوست

رکنا و انصاف کہنے والوں کو جو لوگوں کے ساتھ

انصاف کرتے ہیں اور ان کا حق انہیں عطا کرتے ہیں

پہن جاتے صل کرتے ہیں احسان کو کرنے والے کے ساتھ

وَيَحْسِنَ إِلَىٰ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ ۖ
 اِنَّمَا يَتَّقُوا اللَّهَ الَّذِينَ قَاتَلُوا

فِي الدِّينِ وَآخِرُ حَرْجِهِمْ ۚ مَنْ دِيَارِهِمْ
 وَظَاهَرُوا عَلَىٰ اخْرَاجِكَ ۖ اِنْ تَوَلَّوْهُمْ

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 يَقُولُ تَتَكَبَّرَ اِنَّمَا يَتَّقُوا اللَّهَ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ مِنَ الَّذِينَ قَاتَلُوا
 فِي الدِّينِ مِنْ كَفَّارِ اَهْلِ مَكَّةَ ۚ

اَخْرَجِيْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ وَظَاهَرُوا
 عَلَىٰ اخْرَاجِكُمْ ۖ اِنْ تَوَلَّوْهُمْ فَكَوْنُوا

لَهُمْ اَوْلِيَاءُ وَنَصْرًا ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ
 يَقْبَلْ ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ

يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ
 مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ

يَقُولُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 الَّذِي يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ

يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ
 مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ

يَقُولُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 الَّذِي يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ

يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ
 مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ

يَقُولُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 الَّذِي يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ

اِمْلَاقَتِهِمْ ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ
 مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ

يَقُولُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 الَّذِي يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ

يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ
 مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ

يَقُولُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 الَّذِي يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ

يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ
 مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ

يَقُولُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 الَّذِي يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ

يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ
 مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ

يَقُولُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 الَّذِي يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ

يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ
 مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ

يَقُولُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 الَّذِي يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ

يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ
 مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ

يَقُولُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 الَّذِي يَجْعَلْهُمْ مَتَكَبَّرًا ۚ وَمَنْ

5. 1. 2.

تو پر باد خیر کی لگاتار رحمت کوئی حق نبوت سے نہ فرمایا تھا بعض صحابہ بن پرست
بل حضرت صاحب میں خود مولا کے بچے میں اد سے بہت دی کے مکتب ہوئے وہ ایک
کو در محبت لہو لہو فرمایا یعنی مصداق عین مولا کے مصداق ہیں یہی حق سبحانہ و تعالیٰ
حق سے نہ کہ درود و دواؤں مطلوب سے یا د فرمایا اور ہر تہیت مابعد میں یہ ارشاد ہوا
یا معفو نہ ہو کہ حلال و حرام انبیکم بدیعہم والستہم بالسنو وود و دوا
و سکر و دس متعلقہ رحمتہم کا اولاد کم یوم القیامۃ بفصل بینکم واللہ
سے مخصوص صیغہ یعنی کفار اگر تہذیب و ہونہ میں فرمایا دشمنی میں کچھ آٹھانہ رکھیں
بڑی بے چارہ بن جائیں گے اور زبان ہی کفار کی تو رہنمائی ہے کہ کاش تم نہیں
کی طرح اور جو بد وقت کے روز و رات فریشتہ داری کچھ بھڑکے گی نہ اولاد ہی سے نہیں
کچھ معبر سے غائب ہونے و باطل کا قصد حکم کیا کہین فرمانے کا اور ائمہ دیگر باب ہے
اور نہ بہت ہو۔

سلمان یہ کہے کہ وہ کفار کے ساتھ کسی طرح کا معاشرتی تعلق بھی کھنا دھل بوالا بیٹھا
 وہ غلام کے حقوق بہت فریاد کے یہ کہے تھے مثلاً والدین وغیرہ مسلمانوں سے سمجھا کہ اب
 وہی۔ حق ہو سکے ہی بنا پر حضرت محمدؐ اپنی بن قید کے جو مشرکہ تھیں معروف باوری سے
 عرب میں فریاد حق نہ رہنے اب ان مشرکہ کو بالکل صاف فرما دیا۔

خالص صدمہ و دشمنیہ رو سے کہہ بک بکھو رشا و فریاد ایک یا مہافت آہ
 و حمالوں سے رہیے نہ ایں نہ کہ نہ اس سے جیسے جس کے ساتھ حمال و بدو
 ایں عا بنو نہ کہ نہ اس سے جس کے ساتھ حمال و بدو

مب دلتا طر میں ترمیم و توثیق دلائل ۔

اس ترمیم اور اس موافقت کی وجہ صاف دہرے دینت رسوں و ترمیم ہی سے
ہے نہ ہی ایک قسم کی بھائی اور نکلی ہے ایسی حالت میں جب کہ گورنر و دیگر بر محاسن سے ماہ
ن عادت کا بنانا اگر کسی تو اسلام میں پاکیزہ دین جو سرسبز سرسبز ہی رہت ہے نہ اس لیے جو نہیں
ہونی چاہیے مگر نکلی کا یہ لکھیں اور احسان کا عوض اس ۔

حق سبحانہ نے مسلمانوں کو یہ ہدایت فرمائی کہ جو کہ فریب میں ایب ہو کہ نہ اس دین کو
نہیں نہ کہ اسے اسلام کا کھڑے نہ ہوتے لیکن اسی کے ساتھ نہیں ساتھ نہیں تھا جسے آئے کہ اسے
ہیں ہوتا تو اس کی اس انسانیت اور عبادات کو عرض اگر نہاری جائے بر دھان کے رہا
جو یہ مٹا رہا آئی اور تعلیم قرآن کی تعمیل ہوگی ۔

مسلمانوں نے آیت کریمہ **لن تنفعکم لرحاکمکم و لا اولادکم** میرے ہمہ باب فائدہ
میں جن مولات جتنی منوع ہے اسی طرح مولات صوری بھی منعی نہ ہے آیت لایحکم لفع
نے اس غلطی کی تصحیح فرمادی اور صورت ملکہ کو صاف کر دیا کہ مولات جتنی تو ہر کافرت بہ مال
منعی نہ ہے لیکن ان مولات صوری مثل برداقہ اس کی نہیں اجازت ہے کہ اسے لے کر نہ
ساتھ جو نہ تم سے لیں نہ نہیں تم سے مکانوں سے نکالیں نہ راحہ نہ ہر تا و نہ کر کے
حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اور فصل معروف محل اور انصاف نہ مولات ہی نہ دو دہاں سے
نہ تو اس میں مسلمانوں کی عزت ہے نہ کفر کی ہویت ہے نہ اپنے مذہبی فریض میں نہ ہر ہر
باز یہ محبت و داد کا نتیجہ ہے یہ تو حقوق کا ذکر انصاف کا بھیج نہ تو قدیم آیت و ہر حق
نصحت کر رہا ہے کہ ہر کسی کو ملنے سے اس کے اثر سے یہ حصول فی دہاں لکھ دہاں کا
ملہ و کھ و حق و ہر حق و فوق و نون و نون سے وہ دہاں ملے اس ہر کھ و

مرہی سے بالاول پوتے جاتے۔

آیہ لاہدکم اعداءکم منکم یعنی تم میں سے جو ایک دوسرے کی نفی کرتا ہے وہ مکمل سے
ہام و دیگر میں آیت کی تفسیر میں ایک مذہبی ایسا نہیں جس کو اس کا بیانا بھی ہوتا ہو کہ وہ فرغ فرما رہا
ہے مولات یا وہ دار جائزہ۔

کافر کی محبت یا کفر کی اجازت یا اسلامی و دینی امور میں کافر کی استعانت کا جواز یا
اجازت کسی ایک نقطہ سے ہی منہ نہیں پھریہ کنا کہ قرآن نے ایسے کفار سے جو اسلحہ نوس
مذہب مذہب مکہ نوس سے نکالیں ان کے ساتھ محبت و موالات مسلم قوم یا مسلم شخص کے لئے
مجاز و شہد قرآنی ہر کہیں دین میں تحریف ہو۔

مفسر نے صاف لکھیں ہیں اس کی تشریح کر دی کہ وہ کفار و مسلمانوں سے نہ تھا
فی دین کریں نہ انہیں ان کے مکہ نوس سے نکالیں انہیں بھی نصیحت و مصلحتیں پہنچا دیں
ہاں جو مسلمانوں پر قابو پانے کا ہند نہ دیا جائے گا۔ گھوڑے اور اسلحہ سے ان کو روکیں
کہیں گے۔

دیکھو یہ وہی معنی ہے جو میں نے ذکر کیا ابھی تم سے ان بات کا حال انہیں میں پڑھا
مذہب میں تحقیق معنی دلائی میں بتوں سے یہ ثابت کیا گیا تھا کہ مطلق کفار سے یہ ملامت
قبضہ حال یا خراج عن الدیاء مقہر ہیں۔

اس مقام پر امن جو ہرے واضح کر دیا کہ جو صفات مطلق کفار سے ہی مذہب میں وہ اس
صورت میں بھی علی غایت منوع ہیں۔

بن بریر بن النعمان عباہ سے | لیکن حکیم مانتا محمد اہل خانہ صاحب نہایت یہ کہ صاحب پرچہ میں لکھا
حکیم صاحب کا استدلال | میں نائمہ عباہت میں بریر کی نقل فرما کر یہ نتیجہ استخراج فرماتا ہوں کہ اگر

اس کے بعد بھی یہ کہا جائے کہ تیس سال تک کوہنہ و تان کے سرے انہوں کے ساتھ ہی تک پہنچ کر پہنچ
 نواب کے والوں کا مذہبی ہتھیار تھا کہ ان کے خطبہ صلیبیہ میں استغفار و توبہ کی دعوت
 ہر قریبی پروردگار کا صحیح ترجمہ خود بالائی سطروں میں دیگر صحت و صاف و صاف
 تحریر فرمایا ہے لیکن استخراج قیوہ میں ممالک کو مردانہ و مکرر دہرے کے بعد کو نہایت
 شرمناک و سرکھا دینے کی کوشش کی ہے۔

نظام دلا کی شرعی تعریف آثار و بحث ممالک میں گزرنے کی اس مقام پر پروردگار کے
 سنی شرعی سمجھ لیجئے۔

البر والتوسع فی الاحسان یعنی نیکی اور احسان کرنے میں دست و زخم نہ
 کام لینا القسط هو المصیب بالعدل والا قساط ادا یعطی قسط خیرہ بالعدل یعنی دلا
 اور بخفا و حقہ کا نام قسط ہے و الا قساط کے یہ معنی ہیں کہ قیوہ کو اس کا مستعد دلا و درمغفہ نہ
 دیا جائے اب ہر سلطان بھانے خود انصاف کرنے کو احسان و انصاف کی مکرر ممالک
 ہے اگر جو شمعن پروری میں کوئی اس او ملے باطل کام میں ہو جائے تو نسبت غایت
 عاجز و فقیر کی یہ انہماں ہے کہ تفسیر ابن جریر متعلق آیت کریمہ لا یخذل المؤمنون لیکفر من وجہ
 کا منوط کر پھر مٹانہ کر یہ جائے وہاں یہ الفاظ موجود ہیں تھا مرد و عورت حتیٰ مسکین و
 قد لو غم حل حور انعم یعنی مسلمانوں کے غلات کہ سب پست پائی کہ ممالک ہر گز نہ
 غیات مسکین پر ملے کہ ممالک ہر اب یہ کہ لا یغاکہ اللہ نہ کہ تفسیر میں بھی ابن جریر نے
 نہیں مقاصد کو اس طرح ادا فرمایا کہ مگر دلا نفعہ و عورتہ حل کا سلام
 و تقویۃ لہد یعنی کفار کے ساتھ کسی قسم کا احسان جائز ہے جس میں مسلمانوں کے سرور و غنیمت
 انہیں باقرہ بنایا جائے۔ اس احسان سے انہیں تقویت نہ ہو بخیر جو ان کے لیے ہو و

جس و کلمات سے ہیں چھوڑ کر ان جیسے تیار کر مہ لا یغخذ المؤمنون الیھا فیرتاج
 کی تفسیر مولات کی تھان میں سے کسی ایک کی ہی اجازت و نصیحت آیت لا یخافوا کہ اللہ
 سے ۔ بھی نہ کھی بلکان کی ممانعت کی اس مقام پر مکرر تفسیر فرما کر ہر کافر کے ساتھ ہر مال
 میں ایک مولات پر مہ فراوی کیا اب بھی حکیم صاحب یہی ارشاد فرمائیں گے کہ برواۃ و مراد
 مومات ہیں من خدیجات کے بعد بھی اگر حکیم صاحب یا ان کے حواریین علما سے یہی اپنے
 من قول پہلے بندوں سے مولات یا دوا و یا محبت منطوق کلام الہی اور موافق تعلیم نبوی ہے
 مستحبانہ امر فرمائیں تو بجز لاندھی صاحب کے اور کوئی انھیں سمجھائیں سکتا۔ آیت کریمہ میں اگر
 بیسے کلمہ کے ساتھ جو مسلمانوں سے دینی لڑائی نہ لڑے نہ انھیں ان کے مکانوں سے نکالے
 مونی مبارک و تعالیٰ کو حکم مولات یا دوا و یا محبت کا دینا ہوتا تو بجا ہے اس کے کہ وہ لفظ مبارک
 و تحسوا الیہم ارشاد فرمائے تو توہم یا تو وہم یا نحوہم کا مختصر ایک لفظ ارفی
 فرما دیتا۔ انھوں ہی مسلمانوں کی عقلوں پر جنھوں نے دین کو محض داہ و دھستے کے لئے اپنے
 انھوں سے تباہ و برباد کیا ہے کاش سمجھتے وقت حکیم صاحب ابن جریر کی پوری عبارت پڑھ
 لیتے یا احاطے یہی ہی نہ محبت مطالعہ تفسیر برداشت کرتے تو شرعی مسئلہ میں حیانت نہ فرمائی
 یہ ہے حقیقت ان آیت کی اور یہی حکم حق سبحانہ کا۔ جسے محرف بنا کر لیڈر اور ان کے
 متعدد رہنمائی و صوم و صام بیان کئے ہیں مسلمانوں کو یقین کرتے ہیں کہ کفار و مشرکین
 سے مولات رکھو و داد و محبت پیدا کرو بلکہ ان کے غلام بن جاؤ۔

فویل ہم ما شئت ایدیکہ و دویل ہم ما یکسبون ۛ

اب دوسری آیت اسیا یھلک لکھ الخ کے منسلق تھی مفسر ابن جریر کی تحقیق پڑھ لیجئے تیز خود
 قرآن جب کے الفاظ دیکھئے اور پھر سے سوچئے کہ وہ کافر جس نے مسلمانوں سے قتال نہ لڑا

کیا: انہیں ان کے گھر میں سے نکالنا ان کے اخلاق پر دشمنوں کو دہر چوڑی دینا تھا
اور میں سے کسی ایک امیر کا بھی جو مرکب ہو اس کے ساتھ یحییٰ و اسحاق کا قرآن پڑھتے رہو
یہ صادر فرمایا نہ اس کی مخالفت ہی فرمائی مالار کہ سابق کلمہ جب کہ یہ تھا کہ جو جس سے
وین کے بارے میں دیکھو نہ تھیں مکانوں سے نکالے اس کے ساتھ یحییٰ و اسحاق اور
عدل و انصاف کرنے سے اللہ تعالیٰ منع نہیں کرتا ہے تو اب یہ یاق یہ ہو گا کہ جو جس سے
وین کے بارے میں لڑے تھیں مکانوں سے نکالے اس کے ساتھ یحییٰ و اسحاق اور
و انصاف کرنے سے اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے۔

لیکن قرآن پاک میں جب کہ ایسا نہیں تو کسی کو اس کا کب حق و اس میں جو ہو چکی ہے
ناقص اور تمنا سے فاسد کو مذاک فرمان قرار دے یقولون علی اللہ الکذب وہو
یعلمون ؕ

تقریباً مثلاً پہلے بیان کر چکا کہ کوئی کا فر جب مسلمانوں کے ساتھ یہ روایت کرے
کہ وہ بڑے آزاد مسلمان نہ ہو تو اسلام جیسے پاکیزہ مذہب کی پہنچیردن کو یہی تفسیر ہو چکی ہے
تھی کہ وہ بھی اس کا عوض فرامی دوست سے ادا کریں۔

لیکن جو کہ فرایا نہیں بلکہ مسلمانوں کے ساتھ شفا کی ویرمگی سے پیش آتا ہے
لانا ہی گھروں سے نکالتا ہے اس کے متعلق یہ حکم ہے کہ اس میں کفر سے بھی صرف
موالات منع ہے۔

موالات طعنات کا دوسرا خوار و دشرک ہوں یا اہل کتاب: یہ رہتا ہے کہ یہ عہدہ ذرا
گئی لیکن اس میں اگر اشد ظہر کا فرق بیان کیے اس سے جو موالات میں فرمائی ہیں ان سے کہ
اس میں ظلم و ستم نہ ہو کہ یہ بزدل ہو کر اس کے دین کی خدمت میں نہ ہو کہ اس میں

سبب میں ان کے سامنے وہ دھارنا بن جائیں : ان کی سطوت و دولت کو دیکھ کر ان کے
 رویہ و رویہ پہنچنے سے نمایاں رہے موالات سے ماوراء اطلالت ان کے باب میں
 قرآن کریم سے سکوت فرمایا ہے کہ باسباب ماحول ان کا حکم متغیر ہوا کرے گا۔
 کہیں بدوؤں جذب تنہا کے سبب ہوں گے اور کہیں حقود صغ کا قہر میں توڑا ایمان کے
 باعث ہوں گے فرق کیا یہ معنی واصلہ کی اُن طرح وقت دلانا ہی من عفا واصلح فاجرو
 علی اللہ پھر جس نے سات کر دیا یا صبح کر لی تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہی ایک دوسرے
 مقام پر نہ تھی زیادہ واضح و شاد ہے۔

دفع بالحق می حسد برائی کا: نصیحتیں برتاؤت کرو جو بت ہی اچھا ہو جب تم اس ظلم
 فذلذی بینک و بینہ اتنی پر عمل کرو گے تو جسے تم سے دشمنی تھی وہ دلوں دوست بنا
 حدادۃ کامہ و دلیمیم بنائے گا یہ پاکیزہ اخلاق انھیں سے حل میں آئیگا جو صبر کرتے
 وما یلقا الا الذی یصلوہا میں اپنی نفس کے حلقہ کو روک کر شریعت کے موافق کام کرتے ہیں جس کا
 وما یلقا الا و حظ عظیم بے نصیبانے نجات آدمی کو ملتا ہے۔
 اس آیت شریفہ کے متفق امام فخر الدین رازی کے یہ الفاظ ہیں۔

فانک اذا صبروت علی سبب حلالکم جب تم میدانوں کے برسے برتاؤ پر مسلسل صبر کرو
 مرۃ بعد اخرى و لم تقابل معاکم ان کے مقابلت کے عوض میں نہ تو غضبناک
 ما غضب ولا اصرر رحمہ بالایذہ ہو گے نہ انھیں دشت دلاؤت ورنہ اذیت
 و الا یح من استجوا من فلتک الا خلا وہی سے انھیں ضرر پہنچاؤت تو ہرگز بیچارے
 مدد و مہد و مزی اٹلک الا معال کہ اپنے مذموم خلاق پر شرم آئے گی اور قبیح
 معصۃ تمہ فال عاد الذی سینک کا سون کو چھوڑ دیں گے پھر فرمایا فاذا لدی

رینہ حد ادا کا نہ ولی حسین
یعنی ادا قابلیت اساتھ ہم بلا حسن
وافعالہم البعیدۃ بالافعال الحسنۃ
ترکوا افعالہم البقیعۃ وانقلبوا من
العداۃ الی المحبۃ ومن البغضۃ
الی المودۃ ۵
یعنی بد قرآن کے برائیوں کا مقابلہ حسن
کے کرو گے اور ان کے افکار خیر سے بدل
تیں انفعال میں پیش کرو گے تو وہ بھی انفعال
خیر جو جوڑ دیں گے اور عداوت سے محبت
اور بغض سے مودت کی طرف مٹ
پڑیں گے۔

جس طرح آیات منقولہ بالا میں مغفروا صلح عداوات حسنہ اور تفاق یک کی نصیحت
ارشاد ہوئی ایک دوسرے سے تمام پر ہر حال میں انصاف و عدل اور دائرہ امتدال پر محدود
کوہنے کی ناکہ شدہ کی گئی ہو۔

ولا یجہزکم شئاً قوم ان صدوکم
عن المسجد الحرام ان تقتلوا ۵
جس قوم نے نہیں بدست مسجد حرام سے روک
اُس قوم کی عداوت اس کا سبب ہوئے پنے
کو قہر جس سے نہاد ہو جاؤ پھر ارشاد و ہر

ولا یجہزکم شئاً قوم علی کسی قوم کی عداوت نہیں میں پرناوہ نہ کہے کہ نہ میں کے
الافتقاروا احد لواحد ساتھ عدل و انصاف کرنا پھر دو دو ہاں میں انصاف کرو اس کے
قرب للفقوی ۵ کہ انصاف تقوی سے بہتر ہی خوب ہے۔

قوت و مساوات کی حالت میں جس طرح شرارت کا عوض درگزر ہی کا عوض یعنی غم کا
مرض عدل و انصاف اسلامی تعلیم ہے اُسی طرح حالت ضعف و مجبوری میں جب کہ غیر مسلم تو
مسلمین پر مستولی ہو جائے تو نہایت ہی دیر بادی سے اپنے کو محفوظ رکھ کر تینہ و بندہ بچ جائے
کے لئے ولا تعلقوا بیدیکم فی التھلکۃ اور اکاملاً کر و قبہ معصومین کا کام

اور اَلان متقوا منهم تقاة اور یا ایہا الذین امنواخذوا حدکم کا ارشاد مبرور ہے یعنی اپنے کو ہلاک نہ کرو ایمان والو اپنا بھاؤ کر لو جب دل تمہارا ایمان سے مطمئن ہے تو تمہارا وہ قول و فعل جس کے بہ جبر و اکراہ تم مرتجب ہوئے قابل مواخذہ نہیں۔

اں اگر یہ معلوم ہو کہ کوئی بغیث النفس درگزر اور کریمانہ برتاؤ سے فساد و شر میں زیادہ سرگرم ہو گیا ہو تا ہے تو پھر قرآن کے اس تعلیم کی تعمیل کا موقع ہے ول یجدوا فیکم غلظۃ کفار و یدین تم میں کرارہ پن پائیں فاقتلوہم حدیث وجد تموہم انہیں جان سے مار ڈالو جہاں کہیں بھی پاؤ والذین اذا اصابکم البغی هم منتصرون و جزاء سیئة سیئة مثلھا یعنی جو لوگ ایسے ہیں کہ جب ان پر بیجا زیادتی ہوتی ہو تو وہ اُس کا عوض لے لیتے ہیں اور بُرائی کا بدلہ اُسی مقدار پر بُرائی خدا نے جائز فرمایا اَلحاصل آیت کریمہ انما ینہا کہ اللہ الخ میں جو موالات منع اور دیگھوڑ سے سکوت دہا یعنی نہ تو اُس کی اجازت ہی عطا فرمائی نہ اُس کے متعلق نہی صادر کی اُس کی وجہ تو حالت مسلم ہے اور ہر حالت کے لئے مستقل حکم فرقان حمید میں موجود ہے۔

اگرچہ مفسرین بریر کاغنی کو حدود موالات جتنی ہی میں منحصر رکھنا اور برواقساط کا اُس میں داخل نہ کرنا بجائے خود فقیر کے بیان کی تصدیق ہے لیکن بغرض مزید اطمینان شیخ محمد عبدہ مفتی مصر کی عبارت انہیں کی تفسیر سے نقل کرتا ہوں۔

ناظرین کرام کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ایشیخ محمد عبدہ کی جلالت شان مصر میں یہ بھی کہ ان کے ہم عصر علماء نے ان کے ساتھ ذاتوں سے تلمذ نہ کیا تھا فضلاء مصر اُت ذالہام ادعیکم الامۃ کے لقب سے انہیں یاد کرتے تھے اور آج بھی اُستاد الامام ہی کھٹکرا اپنی تحریروں میں حسن عقیدت کا ثبوت دیتے ہیں مصریوں میں اس وقت آثار حیات ملوہمت اور حریت کی

یہ حد میں ہے کہ کسی
 لاء جس سے مسئلہ
 کی بناء پر وہ
 کی بناء پر وہ
 ثبات میں تیسرا شیخ محمد عبدہ صفحہ ۲۸۸ و ۲۸۹

شیخ محمد عبدہ کی دونوں عبارتوں کو پڑھو دیکھو کس قدر واضح اور صریح الفاظ میں
 فرماتے ہیں کہ بروہداس کے ساتھ اس بنی کا کوئی تعلق نہیں دوسری عبارت اس کی تفسیر
 رتی ہے کہ موادہ جس طرح سے غلی ہو کر تھی اسی طرح موادہ غلی بھی ہے موادہ قسلی
 سی کا ذوق سے قطعاً نام ہے لیکن موادہ غلی سے اگر دین کا نقصان نہیں مثلاً تجارت وغیرہ
 تو وہ عارضہ مشرک ہے سی مضمون کو ہم فخر الدین مازنی نے معاشرۃ بمیلہ کا ذکر دیکھو
 غیبہ بہر کی عبارت منقولہ

رطل کلام پاک کو تیر سو برس کا زمانہ ہو چکا اس تمام عہد میں مسئلہ موالات ائمہ متوکلین
 سے یا مخفی رہا کہ جب تک اچھا مذہبی نے چودھویں صدی میں اسے نہ سمجھایا اس وقت تک
 کسی کے بھی سمجھ میں نہ آیا۔

معلوم ہوا کہ سورۃ ممتحنہ کی آیۃ اصولی تقسیم ہے اب معلوم ہوا کہ جو کافر مسلمانوں سے
 قتال فی الدین نہ کرے اس سے مومن کی موالات و محبت منطوق کلام ربانی پر اب علوم
 ہر کہ یہ قدامت و موالات ہے وغیرہ الذلک من الحقوق سی لا تخصی اللہم
 حفظ من عند الاذن علی مدین مبین عرمة سید المرسلین و آلہ
 حسین و آلہ ہوین

وآپ کہ یہ یسوعیوں کی یہ دوستی اور نہ یسوعیوں کی نفرتوں سے مراد ہے نہ یہی
 "آئی گوسوں کو موالات ہو و نصاریٰ سے متعلق ہی فرمایا تھا کہ جس
 لا یلتحق بالیہود و انصارہی اولیاء بعضہم ولیاء بعض یہ آیت میں تفسیر ہے
 نصیرین صفات مابین یہ گزشتہ لیکن اسی کے ساتھ قرآن اس کی بھی تفسیر دیتا ہے کہ یہ
 فرقہ یودی و دوسرے فرقہ یودی کا اور ایک گروہ نصاریٰ و دوسرے گروہ نصاریٰ کا
 دشمن ہے اور پھر بعض دشمنی بھی کسی کہ قیامت تک سٹے والی نہیں ہو کہ متعلق ارشاد
 ہر والقیات ابینہم العد اوۃ و البغضاء الی یوم القیامۃ یعنی ہر نے یہ یودیوں
 آپ میں کہنے اور عداوتیں ڈال دی ہیں جو قیامت تک ٹکٹے والی نہیں۔

نصاریٰ کے متعلق ارشاد ہر فاخر بنا بینہم العد اوۃ و البغضاء
 یوم القیامۃ یعنی بغض اور عداوت کی آگ باہم یہ یسوعیوں میں ہر نے یہی بھڑکائی ہو
 جو قیامت تک دکھتی اور لکھتی رہیگی۔

دونوں ارشادوں میں (یعنی یودی و نصاریٰ میں) باہم موالات بھی ہے اور بغض و
 عداوت بھی اگر تطبیق و توفیق دیجائے تو منیٰ موالات کی حقیقت روشن ہو جاتی ہے
 جہاں بعضہم اولیاء بعض ذاکر موالات کی خبر دی ہو وہاں یہ مراد ہے کہ جو یودی و نصاریٰ
 کا دین میں مخالفت ہر نے کے مقابلہ پر یہ سب باہم متفق ہو جاتے ہیں ایک فرقہ دوسرے
 فرقہ کا دوست اور عین وہ دھڑا رہتی ہے لیکن جب فرخندہ کا متعلق ہو تو اس میں وہ
 دشمن کی آگ ان میں ایسی شعلیں ہر کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا گڑبگڑ کر دینا چاہتا ہے۔
 یہ مسلمانوں کو ان کی دینی عداوت کو کسی سے حق سمجھنے سے منع فرماتا ہے کہ
 مسلمان بھی یسوعیوں سے موالات ہو کر یہ کہہ سکیں کہ یہ تعادلی و مؤاملات

مستہم و ملیا، بعض :

توہم ہیئت کا نصاب یہ ہوا کہ

۱۰۰ کا فرقہ - تہذیبی دوستی اور قبیحیت کفریہ -

۱۰۱ میں کافر کی دوستی نہیں لیکن مل دوستوں کے مانند دھل بہ مرام ہے -

۱۰۲ تب محبت کفر و کفار سے پاک بلکہ بیزاری لیکن کافر کے مذہبی اعمال میں ملنا شرکت

کی جاننے یہ تحریر ہے -

۱۰۳ کافر کے دین کی حمایت مرام ہے -

۱۰۴ کاذب کی ایسی مدد کرتا جس سے دین اسلام کا یا مسلمانوں کا نقصان ہوتا ہو مرام ہے

۱۰۵ کافر سے ایسی مدد لینا جس میں اپنے دین یا اپنے دینی بھائیوں کا نقصان ہوتا ہو

مرام ہے -

۱۰۶ رات نعل میل عمل معروف برواحسان اور عدل و انصاف ہر حال میں جائز ہیں

بلکہ بعض کفار کے ساتھ امن و انسب -

۱۰۷ دنیاوی کاروبار دین و دین ہر کافر حرجی اور غیر حرجی سے جائز کسی وقت بھی

حرام نہیں -

۱۰۸ احکام میں کفار ہند اور کفار یورپ سب مسموم ہیں بجز اس کے کہ کفار اہل کتاب

ہوں نہ کہ کفار نوح میں کتابیہ عورت کا لانا واجب مگر قرآن پاک مباح و جائز اس کے نہ

ہو بلکہ مشرک کفار اہل کتاب و کفار غیر اہل کتاب ہوں گے سب یکساں ہیں -

۱۰۹ ہر بات کے متعلق حجتی بات کو اقتباس منقول یا سی سے اپنے فائدے میں

لے کر نہ کہ نہایت کمال نزول و مفسرین کی تحقیقات کھوں نہایت ضمیمہ کتاب ہر جگہ

پس لڑا حضرت پادریات کے متعلق مفسرین کے اقوال لکھے گئے۔

وہجریات کا شان نزول یہ معلوم ہوا کہ پھر اس آیت سکینہ اور بعد کو ظاہر دیکھتے ہیں
زمانہ طلبِ جہد میں آجاتا ہے کہ موالات یا قیدی محبت و اور یا یہی عانت و مسندت
یعنی وہ دینا یا بدولیتا مراد ہے جس سے دین کا یا دینی بی یوں کا نقصان نہ ہو یہ مساوی
یہ ہر خانہ بکفار کی طرٹ پیدا ہونے کا احتمال ہو اس کے سبب سے تصدیق ہے وہ
سب باز و مرفص میں منہی عنہ تعلقات ہر حال میں ممنوع و حرام ہیں۔

نہایت نیازمندانہ سوال ہے کہ شہزادہ مظلوم حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
ابا بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ حبیبِ یزید لعین نے دنیا دار رنگ در لہجہ
علم و ستم کا برتاؤ کیا تو کیا اس وقت صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہی ترک نہ
کیا جسے تم پیش کر رہے ہو۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر حبیبِ امت کے مظلومیت میں صحنِ سجدہ کو دم میں نشیب
ہوئے اور ظالموں نے خائفانہ کعبہ پر شگباری کی جرم کی حرمت بیت اللہ کی خلعت ہر ضرت
ت نہایت ہی اس کا ادب بھی دل سے محاذ کیا تو کیا اس وقت برگزیدہ جہت میں
اور صلیائے امت نے ہی کیا جسے تم دعویت حق بلکہ مسدودوں کے سامنے لاتے ہو یہ شریف
انما بینہما کہ اللہ الخ کے مصداق یزید لعین اور حجات بن یوسف دونوں ہر جہ سے ہیں۔
دین کے بارے میں بہ لڑے اور ہر کس سے تقابلی ہوئے جسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے بنا بیج و ریحاں فرمایا تھا خاندانِ نبوت اور آلِ ہاشم کہ یہ نہ تو اس سے یہ وقت
بنا فلا یہ ما کہ اللہ عن الذین ورتبہا اللہ عن الذین ورتبہا اللہ عن الذین ورتبہا اللہ عن الذین
میں ہر موصول ہوا ہو ہی اس سے اس کی طرف شاہد ہو کہ یہ حکم حق میں روداد

سے سب سے پہلے رسولوں سے نکال کر دین کر کے ہیں ان کے فوں سے نکالے گئے ہیں
 شریعت میں وہ ایک گناہ سے مسافروں کی مولات مملکت و مرام ہے۔ اس میں کسی مذہب
 منت کی تہ میں جیسا کہ پہلی آیت میں مذکور ہے کہ اللہ کے متعلق غیر کو بت دینا جس کے ساتھ ابن جبر
 کے مکتوب میں بیان کر دیا ہے لیکن وہ حضرت جبریل دین کا ستون کہا گیا ہے ان کے عمل میں
 ان کا مرتبہ نہیں ملتا ہے کی تم سحر یک کر رہی ہو۔

اس جو کہ زور دین دوزخ شریعت سے کیا صفحات تیار ہے پر وہ تباہی و دو خشاں
 ہیں ایک مہنی بھی گزرتا ہے نہ اپنی جو خدا ان جنات میں سے نکلنے کے عبا یہ سریر آرائے
 اللہ عافیت ہوئے۔

ناتاریوں کے حلقے جب بندہ ابنا دیکھ اور مسلمانوں کے صدیوں کا سرمایہ خصوصاً
 عمر یہ عوامی نظام ہاتھوں سے وقت و بربریت میں اگر برباد کر دیا خلیفہ المسلمین کی نیت
 بعدی و یرحمی سے شہید کیا اور خود فاعجاز و ملوکاتہ حیثیت بندہ اور حکومت کرنے لگی اس وقت
 مفتوحہ میں سے تاتاریوں کے ساتھ کیا یہی طرز عمل اختیار کیا جس کی تم نشر و تبلیغ کر رہے ہو۔

واللہ منہ باللہ جو کہ انہوں نے کیا آج اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ اسلامی سلطنت اس
 پر و میں صدی میں بھی غوی سانس بھرتی ہوئی نظر آرہی ہے بہت فتوح و مظلوم قوموں
 میں برائی کہیں سے فاتح و مفتوح بنا لیا وینا کی نیا نیاں میں یہ عجیب واقعہ ہے ایک قوم ملک
 خدائی بریں مفتوح قوم ان کا مہربان کا اخلاق فتح کر کے فوق فاتح و مفتوح شادی ہے
 اب اللہ اس وقت کسی کافر فرقہ کا دامن پکڑے تو نہ مظلوم کنسی کا سلطنت اسلامی
 حاکم ہو یا ہوتا۔

عین وقت نصیحت لطیفہ کے لئے پڑھنا کہ جو کبھی باہن کی توشہ اسلامی اخلاق کی کشش بھی تو فریاد ہے

ہی نے کہہ کر حید جس دل پر غش ہو اُن کے لئے بکچہ کے لئے وقف کر دیا ہے
 تہا ری مادی آغیں کفار کی جمعیت، بخیر خیر آگیاں سے دینی دین سے
 ذہن کر کے لڑائی و ترماں ہو گئے لیکن کیا تم سب پر مانی لپی پڑا ہے حالانکہ چوتھی سنہ
 ہدیہ ملی تو مابعد کہ اس کا جواب تم اغبات میں دست کو پھر میں دست ہو سکتا ہے یہ سب
 وہ سے تو حیدہ خدا پرستی کے زور و قوت کا نظارہ کرو تو تمہیں ہر شے دیکھ سکو ہر ایک
 میری در و دندانہ گزراشش تعصب ہٹ دھرمی ست ہو جو کہ سزاؤں و فتنہ یہ دیکھو۔
 نے لہذا ات گاندھی سے متاثر و ستغیض ہو کر موالات کی جو تعریف بیان کی ہے، جن چیزوں کو
 عدنی موالات قرار دیا ہے وہ محض القائے گاندھی کی تفسیل ہے ان کا نتیجہ معنی سلامتی و
 سے تعامل و بے پردائی ہے۔

حمد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک موالات کے برہمنی کسی نے نہ سمجھے
 اپنی کتابوں میں لکھے تھا سب سے سیرکن شاہ پریش کر پکا ہوں جو اثبات حقیقت کے لئے
 کافی ہیں لیکن اس خیال سے کہ قرآن پاک کی علی تغیریات حیدہ صیب کبر و مہمندی میں نہ
 علیہ السلام پر بعض احادیث مشہورہ جن سے ہر مسلمان صاحب ایمان کو کانٹا شہرہ و بیت
 ہوں اسی کے ساتھ اور مجتہدین اپنی فقہائے کرام کی کتب فقہ کا بھی حوالہ ہو جو تھیں
 قائم البقیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ہدایت و قیادت کے لئے کہ وہ اپنے پیغمبر کے بیان پر
 حاصل کرے اور مذہبی کفار سے نجات پائے۔

جو چیزوں سے معاہدہ | مدینہ طیبہ صیب و | حجرہ قرآنہ تو رسولت صلی اللہ علیہ وسلم
 سزاؤں کے باشندگان یوں سے ایک عہد نامہ لکھ کر سے وضع فرمایا کہ سزاؤں و جوار
 یہ کہے تعذبات میں گئے بن ہٹانے مایات تفسیل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

کتب رسول ص ۵۵۱ سے حلیہ
میں مدحیں و کلام
و دعویہ محمد و سیدہ
و فرمود علی دین و موعود
مترجمہ علیہم و استرطابہم
جس سے فریقین پر پڑی تھی

یہ اسی کے ماتہ یہ شرط نہایت متعاقبی سے کی گئی و لا یجوز کہ کسی مومن یعنی
اسی کا فرقہ کسی کے مقابلہ اور تہریرسانی پر مدد کی جائے گی۔
اس سے معلوم ہوا کہ عابد کی حقیقت حوالات سے جدا نمونہ سے بعد و جائز و
حوالات ہر ممالک حقیقی کا صاف نظروں میں نہ رکھ کر

شرکین است ص ۱ اصباح لینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدیر کے
علی اللہ علیہ وسلم مشرکین یوم روز شکرین سے ص ۱۰۰ کی شریف
حدیثیہ زادہ النجاری

حدیث شریف میں وارد ہے صلح جائز بین المسلمین لا صلح اهل جہنم
و رحمہم حلال یعنی مسلمانوں کو گناہ و مشرکین سے صلح ناجائز ہے۔ یہی صلح جو خدا
تبارک و تعالیٰ و جہنم بناوے۔ ہاں یہی صلح ہے جو خدا و تبارک و تعالیٰ سے صلح
یہ صلح کر سکتے ہیں تو وہ بات کا بغیر کب تک حاصل ہو جائے گی۔ یہی صلح
شریک مسلمانوں کے بائٹ کیا عدال اور د و جہنم کے صلح ہے جو دین و مومن صلی کے
ہاں یہی صلح ہے جو دین و مومن سے صلح ہے تو یہ کہ تم سے پیش فرمائیں۔

یہاں صلح اللہ علیہ وسلم غیہ کی زمین میں صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم
بیلو عا در عجاوہ سلطانی
سج منہا (دواہ البخاری)

وہاں سے ہو دیوں کو میں شہید ہوں
بریں میں خستہ داشت کو بیہ و بریں صبر شہید
ہو نہ بخاری شریعہ

رہن | لقد مررت علی
صلی اللہ علیہ وسلم
بالمدينة عند مجده
تغیر لاملہ (دواہ بخاری)

سوان ش صلی اللہ علیہ وسلم
یہ وہی سنہ چہ میں ہی رو کر دی رقی در امیر
میرچہ دون مہریت کے سنے بے غافل شریف

کافر کا کام انجام
دے کر اجرت لینا

تہذیب ہوگی میں اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
اور مدت میں ہی غم کرم اللہ وجہہ ہر دی کو

عیدہ وسلم علیہ
کال دلو بتمتر حتی

پانی کھینچنے لگے میں مناب سے کوئی ڈول
بک بکچر بیاں تک کہ غمزدی کجوریت حسن

شی من تشر (دواہ بخاری)
کافر کو نوکر رکھنا

تہذیب ہوگی میں اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
روس اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم عبد
کافرا (ابن خلدون)

عہدہ کو نوکر رکھنا
دو کو دینا

کافر سے رخصت لینا
کان یقال نہ فلا

میں کرم اللہ وجہہ
ہے کہ بکچر ہو دی جسے ہو دی گاہ

صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نفال

کہ جانا فاش کیا کہ شریف حسن
صلی اللہ علیہ وسلم کے ترقی نہیں

حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے فرمایا اس وقت میرے پاس نقد نہیں جو تجھے دوں اس لیے کہ جب تک آپ ادا نہ فرمائیں گے میں آپ کو آنکھیں نہ دوں گا۔

حضرت علیؑ فرمایا: لا مروت عندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معی ربی علی عہد و حبرۃ عن مشکوٰۃ

میرے پاس کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مجال ہے کہ وہ آپ کو روکا کر دے؟ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ رسم ہے کہ میں کسی پر ظلم نہ کروں خواہ وہ فرستے ہو یا غیر۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من لا یحبنا فقلنا صلی اللہ علیہ وسلم قال ینالہ الدلیلۃ فاعتدوا سنی امتی بہ فاسئل الیہ اللہ فی صلی اللہ علیہ وسلم حکمۃ علی و مرۃ ان یبتغی دونہ نف

برائے نبی کا لقب ملاعب الائنہ ہے یہ التماس پیش کر کے پیش کی بنا پر ہے تاکہ اسے جت ویلے کہتے ہیں آپ کے پاس اگر کوئی دوا ہو تو بھیج دیجئے آپ نے ایک مشکیزہ شہد کا استسجید یا دوا کر دیا کہ اسی سے اپنا علاج کر۔

وضوح ہو کر یہ سنت یا سنت کا فریضہ پر النفس تھا جس کے بھیجے ہوئے تھے کہ ہوں کہ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست کی درخواست ہے جس کو جینت فی من زودیا۔

حضرت علیؑ فرمایا: لا مروت عندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معی ربی علی عہد و حبرۃ عن مشکوٰۃ

میں نے عرض کیا کہ میں نے فرمایا اس وقت میرے پاس نقد نہیں جو تجھے دوں اس لیے کہ جب تک آپ ادا نہ فرمائیں گے میں آپ کو آنکھیں نہ دوں گا۔

من ربد المشركين ولم يقل عن عيتم
 بدل على انما كره ملا يتهم ودمانتهم
 لان الربد مشتق من الرمد كما ان
 اما ائمة مشتقة من الدهن

طایفہ سے ہے جس کی کوئی نہ بددینا
 کہ اس کے ہر جتنے سے شک کیا ہوں میں
 معلوم ہو کر آپسہ بہت ہو رہا ہوں میں سے رعد
 زبردشتی ہے زبردشتی سے کیا نہ ہوتی
 ہے لفظ دہن یعنی روغن سے

ہر دینا اور شرک سے | اہدی الی
 ہر طلب کرنا | ابی سفیان
 عجزہ واستعداۃ ادمافا ہذا
 ابوسفیان دھو علی شرک
 (روض الانب)

رسول پاک سے بوسنیان کو ہر وجہ
 کی بہترین کج رجوع ہر یہ بھی ہو اس سے
 مصاحف حستی نان خرش ہر یہ صبیحہ
 ابوسفیان سے مصاحف صبحا مالان کہ وہ
 تک شرک ہے

کا نذر کا ہر یہ قبول کرنا | المقوقن حصا
 الاسکندریہ کتب یشت الیک تجارۃ
 لہما مکان فی القبط عظیم وقد اهدت
 لک کسرة وبغلة ترکبھا ولم یزد علی
 هذا اہل یلم فقبل ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہدیہ وابتد الجار سین ماریہ ام
 براہیم بن رسول اللہ وَاخْتُمَا شَہْرَیْنِ
 ۱۰ علفہ بیضاء وہی دلدل وقال رسول اللہ
 من طیبہ بلکہ ولا بقاء منک

موقوف شاہ اسکندریہ نے جو اس فرمان نبوی
 جو خط لکھا اس میں یہ بھی تھا کہ میں ضرر کے لئے
 کچھ کپڑا بھیجتا ہوں اور ایک سفید بنار اس پر
 حضور ہی سوار ہوں اور دو جا۔ یہ لیکن موقوف
 اس نام نہ لایا
 تمہ آپ نے قبول فرمایا بغل سفید و بید
 میں آیا اب تم اس کا نام ہے کہ وہ لکھا جاوے
 میں سے ایک کا نام مارہم نامی کے بن سے
 سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ سے

پہرے سے تھے وہ ساری کو مار بیٹھیں تو سب
 کے سر نہ لگنے پر تینے فرمایا: بیٹے! مٹا دیتا
 نہیں ہے یہاں نہ لایا ہوا کہ ملک و ملت اس کے
 ہونی چاہئے والا نہیں ہے۔

پہری: ایست ہر روز کتب
 رسد مع حیاتہ یقول فیہ
 صلی علی محمد و سلم فی سلم
 ویدی معنوب سے مری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: قرأ یعنی
 صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ قال کذا
 عدوہ من مسلمہ من ہر جند و مل ہدیہ و قسمہا
 جب صریح ہو غرض مانع

مخوف سے ہر پر یہ بھی قاضی میں ذات مبارک کی تحفہ کر دی تھی اس کے
 ات سونے میں مذکور ہے سلم تحفہ مسدوس پر نہ فرمایا لیکن یہ حال سے تحفہ بھیجا
 یہ تحفہ یعنی اس سے پہلے تحفہ دیا۔

۱۰۰۰: یہ تحفہ بنیت میں سے جو تحفہ یہاں اہل تقیہ و ضابطہ
 یہی ہے ایست مری ہر جند یہاں ہر ذوق یعنی اللہ عزوجل نے یہی تحفہ
 ہوا۔ یہاں اللہ تعالیٰ ہذا۔ میں ذات ہوتے دیکھ کر سونے

والسبحان يوم الجمعة واذا
 ساءلك الوعد قال انشأ
 بلبس هذه من لا خلاف
 له فاني النبي صلى الله عليه
 وسلم منها فارسل الى
 علة قال للبعاد قد قلت
 فيها ما قلت قال اني له
 اعطكها لتلبسها ولكن
 لتبنيها وتكسوها فارسل
 عمري اخ له من اهل مكة
 قبل ان يسلم درواه النجاري

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایک طرف سے
 خریدیں جب کوئی دفعہ آئے یا جمعہ کا دن ہو تو جو چیز
 فرمائیے آپ نے فرمایا کہ اسے وہاں بائیں طرف سے
 بہت جلد سے لے آؤ گے کہ حضرت ابو بکر نے یہ بھی
 سے وہی طے خدمت اقدس میں تھوٹے تھے آپ ان میں
 سے ایک طرف فاروق اعظم کے پاس بھیج دیے حضرت
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کپڑے کا بیسے ہاں کیا ہر
 راہب کہ اس کے متعلق اپنے ابا ارشاد فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمر میں سے ان میں سے خبر
 نہیں دیا کہ تم اسے خود پہنو بلکہ یہ کہ اسے بیچ کر نیک کاموں
 دوسرے کسی کو دے کہ اسان دیکھی کہ وہ عمر فاروقی نسبت جانی
 کہ جو کریمیت اور نہ زایمان نکالتے تھے مجھ سے۔

فتح سلیم کے خیال سے
 کافر کو مال دینا

غزوہ خندق میں جب کہ کفار نے ایک بہت بڑی ہمت
 سے مدینہ طیبہ کا محاصرہ کر لیا تو اس وقت رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے کفار سے اس امر پر صلح فرمانے کا ارادہ ظاہر کیا کہ مدینہ کے تختہ ان کا بکشت
 ہل نہیں سالا نہ دیا جائے گا صلح کی کتابت ہو گئی لیکن جو ای وغیرہ ہذا: قی قی تبے
 سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ انصاری سے مشورہ طلب فرمایا انھوں نے عرض کیا
 کہ یا رسول اللہ اگر یہ ایسا امر ہے کہ جسے آپ پسند فرماتے ہیں تو ہم رضی ہیں اور اگر آپ
 نے حکم فرمایا ہے تو پھر تمہیں ملکہ الکی بسر و شہرہ و اگر جو صلح مقصود ہو تاکہ دشمنوں کے

برکتوں میں تو ہر گز ایک کج روی بھی نہ دیتے تھے۔ چنانچہ حالت کفر میں یہ غلام کہ ہم سے بڑھتے
 رہتے وہ بگڑا سلام ہو میں آیا اور ہمیں منور کے وجود و باوجود کی عزت و قوت حاصل
 ہوئی وہ کج گوشت و خبیث خوراک کی دوا و دوا سے کئی ٹوک البتہ ہم سے پاس کیس گئے آپ نے یہ
 جواب سن کر صلح نامہ پخت کر دیا :-

موجب الرضی الا ان اس واقعہ کو لکھ کر تحریر فرماتے ہیں -

ومنه من انفق جوازا عطاء لمالی
 للعدا و ذکان فیہ نظر المسلمین
 و خبیث لهم و قد ذکر ابو سعید
 عند عمرو انه امر معمولی به و ذکر
 مساویہ صاغ ملک الروم عن الکف
 عن ثور لثام بآل دعه الیه
 قبل کان الف دینارہ

کافر کے ساتھ فرق | ان سائنہ
 و مرارات | نروج البنی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال دخل روط
 من العرو علی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فقال السلام علیکم قالت
 عائشہ نعمت فقلت علیہ السلام
 . لعلہ حالت نفاں رسول اللہ

حضرت عائشہ صدیقہ منی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو بڑا
 کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
 میں حاضر ہوئی اور زبان و باس کے مسلمہ ملک کی جگہ
 السلام علیکم کہا یعنی تم پر موت آئے حضرت عائشہ
 فرماتی ہیں کہ میں نے یہودیوں کی خیرات سمجھ لی
 و پر دے کے پیچھے سے جواب دیا نہیں موت
 آئے : تم پر موت کی لعنت جو رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم معہا باعائشہ
 رحمہ اللہ یحب الرفق فی الامر کلہ
 (روای روایت) علیک بالرفق وایاک
 والعف والغش (رواہ البخاری)

مدارات کی
 (دوسری روایت) | استاذن علی البنی
 صل اللہ علیہ وسلم فلما رآه قال بئس
 اتوا العشرة و بئس ابن عسيرة فها
 جلس تطلق البنی صلی اللہ علیہ وسلم
 فی وجهه وینبط الیه فلما انطلق الرجل
 قالت له عائشة حین رایت الرجل من
 کذا وکذا انه تطلقت فی وجهه وانیبط
 الیه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 باعائشہ متى عاهدتني فاعثارتک
 شر الناس عند الله منزلة يوم القيامة من
 ترکہ للناس اتقاء شره (رواہ البخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ فرتی میں کہ ایک شخص
 ماضی کی بدنت میں کسی پتہ پر گیا
 فہم کہ اپنے حاضرین کو برقعہ سے بکریا
 وہ حضری میں ماضی کو بکریا تو پتہ
 پر اور کھل کرٹ جب وہ چاہا تو میں نے
 دیکھ لیا یہ سوسندہ دیکھ تو آیت سے
 یہ فہم تھا چڑا پتہ وہ کھل کر میں سے
 کھل سوسندہ میں میرا کھل فہم
 ماضی نے مجھے کھل کوب پازیک
 نزدیک یہ شخص بہت ہی سستہ
 ان کے کھل کوئی کو بہت سے ہوسندہ
 کھلی شرب

کسی کی بری عادت کو ان خیال سے غریب کہ اگر وہ کسی کے
 شرابی سے محفوظ رہیں تو یہ برتری ہی نہیں ہے تب تک کہ وہ کہے فہم
 وہ نہ نڈیں یہ ہر شخص سے کہیں نہ قاتل فہم میں کھل کو قاتل بہت

دیکھ کر دست بستہ کے ساتھ بتا دے کہ کافر کے ساتھ بھی کرنا چاہیے۔ اب
نہ کے کرام کی تحقیقات | ملاحظہ ہو جس سے معلوم ہو گا کہ وہ کون سے امور ہیں
 جس کافر کے ساتھ مومن کا عمل میں لانا جائز و مباح ہے۔

دشمن کے ملک | اذخج
 میں بغرض تجارت جائز | التجارۃ
 لی ریحوں بعد و باعد فان كان
 مرکباً یصلیہ منہ و کافر قوماً
 یومرون بہ بعد یرحون بد اللک و لک
 فی ذلک مضیۃ و لا یاس ریحاً

جب کوئی مسلمان بغرض تجارت دشمن
 کے ملک میں امان لے کر جائے تو اگر ایسا
 امر ہو جس سے کوئی اندیشہ نہیں امد وہ لوگ
 عہد پر اترتے ہوں امد ایسا نے عہد میں
 مشہور ہوں اور اس تجارت میں مسلمان کا نفع
 ہوتا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

دشمن میں کفر کی وجہ سے | ذ مراد
 جو ان کی حالت پر مسلم کی
 مدخل و سر حریب جاد و التجارۃ
 لم یبع ذلک منہ و بد اللک ام رد
 محلا منہ بھم فی ثمرہ مضیۃ
 لا یباع من دخل ببعان و لم یبع
 و شر و لم یبع بہ۔

جب مسلمان دار الحرب میں بغرض تجارت
 امان لے کر جائے گا امد وہ کسے نود وہ
 رادہ سے روکا نہ جائے گا۔ یہی حکم ہے
 اگر کشنی پر سامان امد اگر مفرد یا طے کر کے
 دار الحرب میں امان تجارت لے جائے۔
 بجز گواہیل و در و دل کے لیجانے میں
 مضائقہ نہیں۔

اگر کسی کفر یا ایمان | فان كان
 سبب کی حالت میں | خیراً
 صمد و ہاء ہوں میں خیراً

یہ بھی کہتے ہیں کہ: ہر ایک کپڑے کے
 یہاں تو ہمہ جہ نہیں ہی طوع و عدت
 کی ذہن سے مفرد و شہ و حرب میں یہاں

مادۃ لها الیحم ولا یام باء خال العفرۃ البتہ
 الیحم لان هذا لا یتعلل السلاح (ہندیہ)
 گھوڑا اور ہتیار وار الحرب | قال حمدا
 میں لیجانا منع ہے | یام بان یمل
 المسلمانی اهل الحرب ما شاء الا الکراع
 ولسلاح (ہندیہ)

دشمن کو یہ بھیجنا | لوں سکرام
 المسلمین دخلوا ادر الحرب فاهدی
 امیرہم الی ملک العد وهدیۃ فلا باس
 بہ وکذا لک لو ان امیرا لثغور اهدی
 الی ملک العد وهدیۃ واهدی
 ملک العد الیہ ہدیۃ (مبحث)

دشمن کا یہ مرسل کیس | قال حمدا
 حال میں تقسیم کریگا اور کس حال | یبعثہ ملک
 میں اسس کا خاص ہوگا | العد ومن
 الہدیۃ لی امیر عیش مسلمین وافی
 کلام لا کفر وھو مع الجیش فاندلا
 اس بقوہ وصرۃ المسلمین کہ لہ
 و ہدیۃ ما کھو و قد مر فرید

بچا منہ نہیں کیوں کہ اس میں
 شہ کا ہتھیار نہ ہو
 نام محوئے فرو پا کہ ہر حق تجوہ
 جو چاہے لا کر اہل حرب ملک میں پہنچو
 لیکن گھوڑا اور ہتیار نہیں ہندیہ

گزشتہ اہل کاسکندرا عرب میں داخل
 ہر میر شکر سے دشمنوں کے بادشاہ کو کچھ
 تھوڑی ترس میں کوئی من نہیں ہی حسن
 مسل نول کے امیر میر مد سے دشمنوں کے دشمن
 پاس یہ بھیجنا یا دشمنوں کے بادشاہ نے سہارا
 امیر میر پاس یہ بھیجنا کوئی مرج میں

امام نے فرمایا کہ دشمن کے بادشاہ
 نے سرور شکر میں کے پاس یہ اور کر کے
 پاس یہ بھیجنا ورس میر حکمران ہتھیار
 قبول کرنے میں کچھ حج نہیں مسلوں کے
 یہ بھیجنا میں منیت کے ہے کی حج
 یہ بھیجنا میں کادشاہ مسلوں کے کھو
 فی ازک میں یہ بھیجنا کہ مسکو

سید لہ مصدقہ قوت مانہ قوی آن کے ساتھ ہو اس لئے کہ یہ ہر یہ پس لپ
 دوکان احمدی اللہ کے حق میں ہم مال قیمت کار کشتا ہوا اور اصل ان کے کسی سبب
 و حد من کیا المسلمین جو کہتے ہیں جیسا میں کے ساتھ قوت مانہ نہیں تو یہ ہر یہ
 پس لہ مصدقہ یختص اس بڑے کا ذاتی ہو گا اور خاص مسی کا ہو گا۔

ہو جاتا ہے

بوفز کا تو کر رکھنا | من ارسل ابیہا کسی نے اپنے بخوشی فکر یا غادر کو سمیٹا
 یہ جو سینا و خادما فاشتری عسما ان کے گوشت خرید اور یہ کہا کہ میں نے یہودی
 خدائی اشتریتہ من یہودی اور نصرونی یا نصرانی یا مسلم تو یہودی تو مسلمان کو سخا میں
 و سفرو و سعہ کلمہ آیا ہے اس گوشت کے کھانے کی ہے۔

دش جو کہ بخوشی و دیگر اہل کفار و سوائے کفار اہل کتاب کسی کا قتل کیا ہوا ہے
 حمان کو مانا جائز نہیں اہل کتاب خدا کا نام لے کر ذبح کرتے تھے شریعت نے ان کا
 دھوکہ لیا یہ لیکن قاتل نصرانی ذبح نہیں کرتے لہذا ان کا کھانا حرام ہے۔

کا ذبح و فکری کرنا | مسلمہ غیر فتنہ کسی مسلمان سے بخوشی کی دعوہ کی
 من عوی کا ما من مہ اتادی ایم عا پجانی (زچہ جہ نہیں۔)

بوفز کو اموی کفار کے الکافہ بخوشی کا فرمودہ قضا پر اس کے مقرر کر دیا ہے
 کے مقرر کرنا نقبہ

نقصہ لی حکم میں حل النامہ ذکرہ
 یہ طبی فی تعلیم (دست)
 منکر میں اس مسئلہ کا ذکر دیا ہے۔

مضائق سیاسی کی خیانت | یہ مسئلہ بہ روزین غور پر چکا کہ مہانت کے سبب

مفتیان سے دو قریب کے ہیں یہ بہت دوستی و دوستی کے لئے یہی مدد دینا چاہیے
مفتیان سنی مناہدہ سے ملنے دو دینا یہ لینا راہ و گشت میں کہ گمان ہے
کے مدد و اثر و شریعت میں آباہیں وہ بھی ان کی نیت پر۔

موالات جب مناہدہ کے معنی میں یہ جانے کا تو وہاں عصہ علی المؤمنین مدد ہو
یعنی ایسی مدد جس سے مسلمانوں کا نقصان ہو، ہوا نقصان کمزور ہو یعنی کھڑکی مدد۔
معاشرتی تمدنی اور اخلاقی امور میں مناہدہ ہرگز ہرگز غرض نہیں۔

مفتیان سیاسی کی فریب دہی | سب روں کو اس وقت کفار ہندست موالات مفتی چوں کہ مرگ
خاطہ اس لئے سیاسی مفتیوں نے یہ فریب آمیزہ مخاطب پیش

کیا کہ عدم موالات یا عدم داد کا حکم عام کفار سے متعلق نہیں بلکہ یہ حکم نہیں کفار سے
مخصوص ہر جو مسلمانوں سے قتال فی الدین کریں یا انھیں ان کے مکانوں سے محالینہ
ان کے اخراج پر دشمنان اسلام کی مدد کریں ان فریب کی بہت اچھی طعن قلعی کوئی جاچی
روز روشن کی طرح یہ ثابت کر دیا گیا کہ آیات التیہ پکار پکار کر یہ حکم دے رہی ہیں کہ عفا
کفار سے موالات اور داد و حرام ہے معنی عنہ ہر کوئی مفسر کوئی مجتہد نسخ طلاق کا قس
نہیں موالات کے معنی شرعی بیان کرنے کے بعد قنایہ مفسرین سے شہادت بھی گزر چکی
اب احادیث و سیر و نیز کتب فقہ سے روایات معجزہ نقل کر دی گئیں ہر شخص بجائے
خود فیصلہ کرے کہ موالات یا مناہدہ کے اگر یہ معنی ہوں مفتیان سیاسی غرض کرست ہیں
لے جائیں تو غنہ و باندہ و غنہ و باندہ یہ سنا ہے کہ خود صاحب دینی بکثرت بیان مدد
سنا تھا کہ یہ مدد سے ہرگز گونا گوں موالات پیدا کی گئیں کہ ہر طرف سے مدد
ہر بقولان کا کد جا۔

ناہی ہر جگہ حرام قلعے کے ملاحق کہتا ہے جو اُسے باز بھیستے وہاں پر وہاں سے نہ بچ کر کہتا ہے۔ اللھم فاجعلک فی غورھم و فوخذ ملک من شہرہم
 کفار کا عمل بائیکاٹ | ایضاً حق میں تثبیت کا نو بار تمہارے حق میں ہوا ہے
 ہر چکا ہوں لیکن بائیں خیال کہ تاہر باید رسائید چند مشہورہ مقبہ و در تین نقل کہتے ہوں
 تاکہ ان کو آپریشن سے جو موالات کی عیاں کر مہر و مسجد تک پتہ کو پہنچا دیتے ہیں کہ
 اس پر ہر منسوب و مسروق کا کوئی تاہر جسم کفر پر باقی نہ رہ جائے۔

روایت اول | بائیکاٹ جس کا ترجمہ لیتے ہیں سنے عدم تعاون و معاملہ کیا جائے
 تحریک آقا محمد اسلام میں کفار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا ساقی کی طرف
 سے کی تھی۔

دارالندوہ میں بائیکاٹ | دارالندوہ میں کفار کا جمع ہونے اور ایک وفد مرخص
 کی تحریک | حاضرین کے دستخط سے اُس کی توثیق کی گئی مفسرین
 اس کا یہ تھا۔

لا یلکوا البع و لا یلکوا ہم ولا بیعوم | ہر خبر اور ان کے ساتھ بنی اشترک نہ چیزیں
 شیان و لا یلتاعوا منہم (ابن ہشام) | فرید میں گئے ان کے ہاتھ کسی قسم کی چیز نہیں
 ہمارے شادی بیاہ ان کے پاس نہ ہوں گے ان کے تادی یہ وہاں رہا ہے اس وقت
 یہ دو فاکشس مقابلہ اور مدت مجہول ہے کتا رکھنے کیجیگا۔

ایک روایت کی سترے تین برس در دوسری روایت کی سترے دو برس تک گذر
 من بعد ماہ پر غنمی سے معبرہ پر شعب بنی غالب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں تشریف فرما ہیں من بعد ماہ سے ان کو سخت قحط ہو گیا اور ان کے

حضرت برہنہ کی رحمت سے انہیں ہدایت کا یہ ہم بھیجا کہ تم سے مدعا کر رہے ہیں
 اس بات پر کہ میں نے صرف سماعت نہ کی بلکہ باقی رہ گیا ہے یہ آپ کا سچا وعدہ ہے کہ
 یہ ہرگز نہ ہو گا جو اس سے بڑھ کر اس بندہ کی رحمت پائی۔

اس قدر کہ یہ ثابت ہو گیا کہ اگرچہ دین اور کاروبار دنیاوی میں کھانا
 دینا اور دینی فن ہوتا تو مولیٰ مدد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ہزار چند زیادہ تکلیف بردار
 ذلت یکن عاٹا دیکھا کہ کھانا کی کمی کو اس بندہ کی تربیت کے توہین کی ہدایت فرماتے۔

یہ جلد پتہ کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک عدم مولات کی آیت نازل نہیں ہوئی تھی
 وہ بتائیں جن میں مولات کفار سے مبنی وار ہے مبنی سورتوں میں ہیں اس جسد کی
 یوں گنجائش نہیں کہ ماہیت جس کا رتبہ مولات سے کہیں کم ہی قیام کہ میں منع ہو چکا
 قیام سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ معاشرت دنیاوی میں لین دین مولات تو کجا بدھنت
 ہی نہیں۔

یہ مہم نہیں کہ گناہوں سے سوسو طرح سے پاپا کہ کچھ بھی دین کے باب میں حضور زری
 فرما جس کہ از کہ ہمارے مہودوں کو باطل نہ فرمائیں لیکن وہ جسمہ حق و صداقت ہے
 اپنے رب کے جناب سے یہ حکم مانتا کہ فاصدع بما تو مروا عرض عن مشرکین مبنی
 میں کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے اسے کھول پھینچاؤ اور مشرکین کی پروا نہ کرو اس کی بارگاہ
 سے ہمیشہ کھانے کا ان میں بھی مدد پہنچتی رہی انتم و ما تعبدون حصص محمد بنی
 زادوں سے مہود سب کے سب غنیمت ہیں جو تمک دینے جاؤ گے۔

یہاں پر وہ لوقد هن قید ہون کی ہی معنی کفار ترواں سے چاہتے ہیں کہ
 تم کہہ دو کہ وہ بھی حیرت انگیز ہیں اس آیت شریفہ میں انہما سے بلاغت کے ساتھ انہما

کہا کرتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک کو اپنی

حق سبھاؤ سے ان کی خدمت میں شکر ادا کر دینا چاہیے۔ یہ اس کے لئے ہر ایک کو
شرط تھا اور ان دونوں میں لیکن ان کی وضع امکان کے لئے ہے۔ اور ان کی وضع
کے لئے اولاً یہ کیجئے کہ شرط یہ ہے کہ وہ ظاہر کے مشابہ نہ ہو۔ مثلاً یہ مقدمہ توں میں ہوا تو چاہئے
نشانے نہ ہوتے کے لئے شرط کے ساتھ بیان کیا ہو کہ حق۔ لیکن میں اس پر کشف نہ
بلکہ صرف شرط کو بجا ہے ان کے ارشاد فرمایا کہ یہ معلوم ہو کہ وہ ہر ایک سے ہوا تو
دونوں ملکوں کی دلیل آیت لو کان فیہما ارحمة الا للہ لفسدتا میں موجود ہے۔

بایں گاہ اور ہر حال کو اب بھی موات کنا وہ اصل خدمت میں سے چشم پوشی کا
مراد ہے۔ اس روایت سے اس قدر یاد رکھیے کہ معاملہ کی رسم و رسم میں حق نہ ہونے اس پر
عمل بھی کیا تھا۔ دو برس تک اس کی تحلیف پسند فرمائی تھی۔ اصل میں یہ کہ ہر ایک کو
اس قدر یادداشت کی صورت پر کام آئیگی۔

جنگ بدر | مسلمانوں سے یہ پوشیدہ نہیں کہ کفار کیسے جنگ بدر میں ہارے۔ یہاں
اسلامیہ کا تھا لیکن اسی ایک مقابلے نے جہاد اسلامی اور عرب تمدنی کا فرق اب آشکار
کر دیا جس کے زیریں حروف صفحت تاریخ پر ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ خدا کی ایک ایسی
دست ہے کہ جس خطہ زمین پر اس کی حقیقت مشہور ہوئی وہاں کی زمین و زمین کے
دلوں نے دو حیات پائی ہیں جو خلق و وجود کا حقیقی رازدار ہیں۔ یہ نکتہ لیکن اسی کے متعارف
میں عرب تمدنی خدا کا ایک نمونہ ہے جو گونا گوں تباہی قومی ملی تمدنی اور ملی ہے۔ ساتھ
ان ہے۔

یہ وہی ہے کہ اپنی تہذیب پر نازی بیکہ وہ اسے اور دیکھے کہ اسے عرب مدینہ

یہ ہی فوج کو آہستہ کرتا ہے اور ہر لمحہ قہر میں جا رہی ہے فی سبیل اللہ کی خمیر و سنان
کو بنی ہوئی دیت ہے اس کی ہر حرکت کس طرح و نہر ملک اتنی میں گردش کرتی ہے۔
خوش من پہچان غضب شدت کینہ قہر کی خواہش اور غیر متعطل جوش ان کا نام
دشمن ہی میں رہتا۔

معاذ اللہ! تھمت امراتہ میں سخن کے مانند ہے جسے اس کا سابق ایسی قوت
و عادت سے ہٹا رہا ہو کہ بال برابر بھی میل کی پٹری سے وہ اترنے نہیں پاتا، انجن اگر
میل سے اتر جائے تو ہزاروں جانوں کا خون ہو جائے اسی طرح مجاہد فی سبیل اللہ اگر راجع
سے ۔ ہر اس حرکت کر جائے تو طبیعت اخلاص کا خون ہو جائے ۔

واقعہ یہ ہیں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ وہی کفار کہ ہیں جنہوں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو طعن طعن کی تکفیر با انواع مختلفہ پہنچائی ہیں تیرہ برس پہلے اور اس
سے منہیں مسیحین پہنچا کر کئے ستم و جفا کی مشافی کی ہے ہجرت کے بعد بھی جس کے ایمان
و اسد کا وہ ہتھ پگے ہیں اس کی سستی نہ دے والا کروالی رہے۔

تنہا نفس کا سب سے ایک بہت بڑی تعداد میں فوج و اسلحہ سے مسلح ہو کر مدینہ پر فریاد
کی ہے وہ نہ وہ عیب نہیں سو تیرہ سب سرد و ان مسلمانوں کو کئے کر ان کی مافقت ہر وقت
ہو رہا ہے کے مقام پر حق و باطل کا مقابلہ ہوتا ہے قادیان مطلق مولیٰ قاتل اپنے جیب اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کال فوج اٹھا دیا تاہم سترہ کاؤ مومنین کے ہاتھوں سے چنم و جمل پہ
سترہ کاؤ مومنین کے ہاتھوں میں فیہ و گرفتار ہوئے۔

وہ دشمن کی تین چار تعداد کر سب سے بڑے قاتل و بھگنے میں ہیں
یہ تین غیر تپ و فصل رسول سے معلوم ہوئے۔

لَا يَهْدِيهِ اللَّهُ عَنِ الدِّينِ لَعَلَّكُمْ
يَعْلَمُوهُ فِي الدِّينِ وَلَعَلَّ خُرُوجَكُمْ
مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُمْ فَتَقْطَعُوا
إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الْمُقْطَعِينَ إِنَّمَا
يَهْدِيهِ اللَّهُ عَنِ الدِّينِ قَاتِلُكُمْ
فِي الدِّينِ وَآخِرُكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ
وَمَا هُوَ أَعْلَىٰ أَنْ تُولِيَهُمْ
وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ
الظَّالِمُونَ ۝

اِنَّ ان لوگوں کے متعلق جو دین کے بارے میں
تمہارے نہیں تھے اور ان لوگوں کے متعلق
لوگوں کے نکالنا تمہارے متعلق نہیں تھا کہ وہ
ساتھ بھلائی و نفع دے سکیں کہ وہ جو شہر
انسان کر کے والوں کو چاہتا ہے نہ نصیب
اُن لوگوں کی دوستی سے کہ تیرے قریب
کے معاملہ میں رہے اور ان کو تیرے قریب
نکالنا اور ان سے نفرت نہ کرنا اور
جو ان سے دوستی کریں وہ بھی ظالم ہیں۔

یہ دو آیتیں ہیں پہلی آیہ کا یہاں کہ اللہ سے شرف ہوتی ہے اور دوسری آیہ
کا یہاں کہ اللہ سے آغا ہے۔ لیکن اس پہلی حق دیکھو کہ پہلی آیت میں جس چیز کی بات
ہے یعنی برادری اور اسامی کا ترجمہ بھلائی اور نفع دے سکیں کہ یہ دوسری آیت میں جس
شے میں فرمایا ہے دوسری آیت میں جس سے منع فرمایا ہے یعنی وہاں جس کا ترجمہ دوستی و
یگانگی، برائے کی بازت پہلی آیت میں مٹا نہیں فرمائی۔ آیت پر ہم دیکھتے ہیں کہ
وہیت جاؤ یہ ترجمہ عینہ متناسب شیخ الت مغزاض کے قریب سے نقل کیا ہے جس میں
اباوت اور غنی کیوں اور بولی میں کی تفصیل صفحہ ۱۰۰ میں دیکھیں کہ اس کی
ہر فرق ہر وہ ظاہر ہے لیکن جب کہ ہر بات پر ترجمہ ہی وہی ہے اس لیے تو اس میں
مت کی اصل اور نمایاں ہو گیا اسی کے ساتھ کہ وہ ترجمہ کیے نہ وہاں کہ اس میں
اس کے ترجمہ کے ساتھ آپ کسی وقت کی تفصیل میں اس کے ترجمہ میں اس کے

ہنس کر تھوڑی دیر مضافت ہو مت مریا ایک کوسے کا دور
جہاں کے متعلق تو بہت بڑی گویا میں نے ایک مرتبہ اس وقت زمرہ سے
نہیں تھیں جو زندہ میرے صمدین کا ذکر کیا ہوئے صوبہ میں رہا
یاں عجیبی پس گویا فراقی بشاد ہوئے کہ قیام فرمیں نہ کہ جہاں ہو
ہیں ان کے عجیب نہیں پر پچھنی تھی کہ اس کو حوض یہ ذکر کہیں نہ کہ کشتی جو
برخیزی کا مقابلہ ہوتا ہے صی ہ سے اس دینے ہیں کہیں وہ اپنے نہ تھی بلکہ
اس صوبہ کرنے بڑی اس کے متعلق بہت نہ تھی صحابہ فدا کرتے ہیں وہ تھی نہ کہ
نہ وہ ہو جاتا ہے اور فرکارہ رہ جاتا کہ صحابہ فدا مت کہ میں میں وہ نہ تھی نہ کہ
ضال و مذی بعثت با حق لحد صوبہ کے خلیفہ فدا کرتے ہیں وہ تھی نہ کہ
محدث حمید اس پستانہ و فائیک آپ کو حق کے رہے صوبہ میں اس کے خلیفہ ہیں
بہ دانی لا ان جہاں ملنی خاصہ بیت کویش و کیش اس کو یک رہے اس
فصلتہ

کو فرمیں نہ کہ تھی نہ کہ

دوسری روایت میں بن مریا ایک کوسے کے دگر فراقی رہے شخص کو
مذہب مخالفت سار پر مجاہد گنا میں پڑو تھوڑی ہیں کیا تھوڑا فراق صوبہ
نہ کہ متعلق ایک تھوڑی پیش وہ تھیں رہے وہ میں سے نہ تھوڑا رہے ہیں
اب میں ساگر رشاد ہوئے بڑی صوبہ اس صوبہ کے خلیفہ ہیں
مذہب مخالفت صوبہ صوبہ صوبہ صوبہ صوبہ صوبہ صوبہ صوبہ
مذہب مخالفت صوبہ صوبہ صوبہ صوبہ صوبہ صوبہ صوبہ صوبہ

رسول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سہیل بن عمرو بدیع لسانہ خلا یقوم

عبید حبیب فی موحن بد اقال

فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لا مثل بہ فہشدا

فی دن نکتہ بیاہ

تیسری روایت | ان دونوں سے زیادہ واضح اور لائق وہ سلوک پزیر ہے جس کی

حیات کا قیدیوں کے ساتھ کی گئی خوب یاد رہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں آج جو

ترق ہیں کل تک انہیں نے مسلمانوں کو قتل کیا تمام مکانوں سے نکلانا تھا قیدی ہیں

کافر ہیں غلام ہیں دشمن جانی ہیں لیکن خدا کا برگزیدہ رسول انہیں حالت اسیری میں

دیکھ کر پتہ دیں کہ حکم دیتا ہے

استوصو کہ بالاساری خیرا قیدیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنی کی میں نہیں وصیت کرتا ہوں

ان وصیت رسول کی صحابہ نے کیوں کر تعمیل فرمائی اُسے قیدیوں کی زبان

سے سنئے۔

فکان ذی قدم واحد اہم

وعندہم خضرونی بالغ بنی

الکوا خمر و رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یا اہمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی۔

پہلی روایت | فکان خدا اللہ اللہ

بدر کے روزہ شریکین کا فدیہ کم از کم فی

انک دو دوس آس کی زبان باہر

نکل پڑے گی تو آپ کے خلاف تقریر

کئے پر کھڑا نہ ہو کہے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میں اُسے خدا نہ بناؤں گا پھر تو بچے بھی

اللہ خدا بنائے گا کہ میں نبی ہوں۔

تیسری روایت | ان دونوں سے زیادہ واضح اور لائق وہ سلوک پزیر ہے جس کی

حیات کا قیدیوں کے ساتھ کی گئی خوب یاد رہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں آج جو

ترق ہیں کل تک انہیں نے مسلمانوں کو قتل کیا تمام مکانوں سے نکلانا تھا قیدی ہیں

کافر ہیں غلام ہیں دشمن جانی ہیں لیکن خدا کا برگزیدہ رسول انہیں حالت اسیری میں

دیکھ کر پتہ دیں کہ حکم دیتا ہے

استوصو کہ بالاساری خیرا قیدیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنی کی میں نہیں وصیت کرتا ہوں

ان وصیت رسول کی صحابہ نے کیوں کر تعمیل فرمائی اُسے قیدیوں کی زبان

سے سنئے۔

فکان ذی قدم واحد اہم

وعندہم خضرونی بالغ بنی

الکوا خمر و رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یا اہمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی۔

پہلی روایت | فکان خدا اللہ اللہ

بدر کے روزہ شریکین کا فدیہ کم از کم فی

رسند اربعة آلاف درهم
 ما نرجع الى الف درهم الا من لا نرى
 له من رسول الله صلى الله عليه وسلم
 چوتھی روایت کی | ابوہریرہ
 مزید تفصیل | بن عبد الله
 کان محتاجاً ذابنا فكلهم رسول الله
 صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
 لقد عرفت مالي من مالي واني لند
 حاجة وذو عيال فامنن علي فمن
 عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
 واخذ عليه ان لا يظا هرء

کا ذکر کو معلوم بنانا | فمن له
 يكن عندك شيء امر ان يعلم
 غلمان الا انصار الكتاب
 اقطاع کی کھلی مثال | الما كانت

ساری بدسریکان فیہم العباس
 عم رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فمر لني صلى الله عليه وسلم
 له بعض امرأه ما مہرک یا بنی الله

شترک چار سو درہم اور زیادہ سے زیادہ
 درہم نہ لیکن جس شترک کے پاس چوتھ
 اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 قید یوں ہیں وہ غلاموں میں حد نہ مت
 محتاج شخص نہ اور اس کے گھر کو قید نہ
 اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ خود بہت
 کہ میرے پاس مال نہ ہے اور میں بیک و محتاج
 عیال دار ہوں مجھ پر نہت سے دیکھو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا
 اور یہ قول سے کہ کہ پھر یہ قول کی حد نہ کرنا
 چھوڑ دیا۔

جن قیدیوں کے پاس کچھ نہ تھا اور وہ کھانا نہ پھر
 قید یہ مقرر ہوا کہ وہ ان کے کھانے میں جب
 انھیں لکنا آجائے تو یہ قید سے آزاد ہیں۔

ہر کے قیدیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پی حضرت عباسؓ میں بھی نے قیدیوں کی
 زندہ دی گئی تھیں حضرت عباسؓ نے ان کے
 انہوں میں قیدیوں کے کچھ نہ مال نہ
 میرے ساتھ حضرت عباسؓ کے ساتھ سے

حال میں احسان و احسان حاصل
 درمی من و خاصہ حال رسول اللہ
 جسے وہ عید و عید فی کما جمع
 میں احسان و احسان حاصل
 مر عوم فی رخیست مرفوفہ
 منہ قال ذالک بالکلامی
 کھمہم

آپ نے اس ہوشیاری سے اپنے انکسوں سے فیہ اؤسی
 جس صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ نبی
 کا کہ سبب ہو آپ نے فرمایا عباس کی کراہ
 یعنی کہ حاضرین میں سے ایک صحابی اُسے اور
 حضرت عباس کے بندہ ڈھیلے کر دیئے تھوڑی
 دیر بعد آپ نے پوچھا کہ عباس کے کراہ کی آواز کیوں
 نہیں سنتا ہوں حاضرین میں سے ایک نے عرض
 کیا کہ میں نے ان کی بندش ڈھیلی کر دی ہے
 آپ نے فرمایا کہ ساری قیدیوں کی بندش ڈھیلی کر دی جائے
 اے مصلحان شریعت گامذی ان واقعات کو پڑھو اور ہمیں بتاؤ کہ قیدیوں کے
 ساتھ جو سبک و درکھا گیا یہ احسان و انصاف ہے یا بدی اور ظلم۔ اگر یہ واقعات سب سے
 رحمت شفقت دل اور انصاف بتاتے ہیں تو پھر ہمارا یہ کتنا کہ سورہ ممتحن کی آیت ایک
 سوں قیدیوں کی قدر و ثناء اور باطل ہے۔ یا یہ کہو کہ یہ احسان و انصاف ان لوگوں کے
 ساتھ تھا جو اوقات دشمنانہ خدو میں ہو ایک کے بھی نہ تکب نہ غمی نہ تو انہوں نے مسلمانوں کو
 قتل کیا تھا نہ مکانوں سے نکالا تھا نہ ان کے دشمنوں کی مدد کی تھی تو قصاب پر فاک
 و ثابت یا یہ کہو کہ یہ موالات و بدد بنتی اگر ہوتا۔ یہ نزدیک یہ موالات ہے یا
 بدد بنتی تو انہیں قتل و قوی ببارک جو ہیں سورہ ممتحن کی تفسیل کرنے دو انہیں
 سبب و ثبوتی تفسیر و اس کی تفسیل نصیب ہو یوم مذہوا کل امانا ما ہمہ کا
 میں مذہو ہو کہ وہ مذہمی کے ساتھ ہو گے و مسلمین سوں مانی صلی اللہ علیہ وسلم

سے وہاں ہمہ کے بچے ہوں گے۔

فتح مکہ کے نظریۂ اتورہ مختص کھسے قبل نازل ہوئی ہو لہذا ہمیں یہ دیکھنا چاہیے۔ باب پیرہ
 علی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا اس وقت اُضی کھنار کے ساتھ جنوں سے تیر
 برس تک مسلمانوں پر ظلم و ستم کی مشافی کی تھی جن کی شرارتوں نے مسلمانوں کو بیعت کیا
 بنا کر چوت پر مجبور کیا تھا جن کے پیہم ملوں نے مدینہ طیبہ میں بھی راحت و سکون سے بیٹھے نہ دیا
 تھا اب کہ مکہ فتح ہوتا ہوا اور کفر کے سارے گھمٹ ٹھاگ ذلت میں غدا ہو رہے ہیں
 لاہر تاؤ ایسے قرنی محایب جنگجو جفا کار کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔

روایات معتبرہ ہیں یہ بتاتی ہیں کہ رسول اللہ کا نقیب کوئی بہ چکنی کر رہیں :-
 صدائے راہ ہر کہ

من دخل دار ابی سفیان فهو
 امن ومن اخل علیہ جابہ فهو
 امن ومن دخل المسجد فهو امن
 جو ابوسفیان کے مکان میں داخل ہو جائے
 امن ہو چاہے مکار کا وہ نہ ہو نہ کہے اُس
 امن ہو جو مسجد حرم میں داخل ہو جائے اُس
 ایک صدائے امن ہو کہ ہر وہ دیوار سے گونج رہی ہے کفار کی جہالت مانتے
 کفری ہے سلطنت محمدی نے سارے حوصلے پست کر دیے ہیں اپنی جفا میں یاد ہیں لیکن
 وہ ذات جسے خود اُس کا رب العزیز فرمائے کہ وہاں مسلمانوں کو لا رحمة للعالمین
 اُس کے رحمت و کرم پر کفار و مشرکین مکہ کو بھی یہ عطا ہوے کہ بب تن سے بارگاہ نبوت
 سے یہ سول ہوتا ہے۔

قل یا معاشر قریب ما
 تروا لی حاصل خیرکم
 اذ ہمت قریش قدر کیا نہیں جو ان متارے زرخیز جلوس کو
 کیا عرض یہ جائے گا تو وہ فوج جو اب میں یہ کہہ سکتے ہیں

بچ کر کمزور و سہل پہل آپ کو رکھنے سے بھائی میں اور ایسے باپ کے بیٹے میں جو کر کہنے
اور بھائی تھا۔

دش : ہوتا ہو۔

باؤتھیں آزاوکی۔

حم : صفا۔

۱۰۰ نمبر سیدہ الہوم یحضر اللہ
آج تم پر کرنی غلامت نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں بخشو اور وہ
مہ و مہر رحمہ لرحمہن ڈ
سب جو کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہو۔
میں کئی مہ و مہر بھیجے گا یہ بہ ظرافت سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے وہ
میں جو کہ رحمت و کرم و شفقت و مہاکا ایک دریا سے ناپید کن رہو اس میں جب جو شے آئیگا
و شفقت و کرم ہی کی مرہیں لہ میں مارنی ہوں گی۔

نصیب : شریکین میں کچھ مہ و مہر ایسے بھی مجرم و خطاکار سنئے جن کا خون ہر کر دیا
ہو تھا جس کے یہ معنی کہ جہاں کیس پاسے جاؤں قتل کر دیئے جاؤں ان پر اس کو ایک
خاندان کے پردوں میں پٹے کو بچھا یا مصما بنے یہ خبر سوچنا ہی حکم ہو اور ہیں تین
نہا ہے۔ لیکن ان میں سے بھی اگر کسی کی سفارش کی گئی تو اسے قبولیت کا شرف
معاذ : یا آپ۔

حضرت کو مہ و مہر [مکرہ میں بی مل کو بھی خون ہر کر گیا تھا ان کی بی بی ام
یہ بات مائیں اپنے شہر کی جان بخشی کی سزا کی حکم ہو معاف کیا۔

مکرہ میں بی مل کی خبر سن کر فرمایا کہ چکے سے بی بی نے بچھا کیا جہاں پر سوار
کے مہ و مہر کا تھا جو بی بی نے پایا جو بخشی کا شہ و مہ یا مکرہ کو یقین نہیں تھا کہ
یہ اذیت مہ و مہر کی تھی بی بی کا یہ دھنکنا معلوم ہوتا ہے آخر بڑی روک

کے بہائیں یقیناً ثابت اب نہایت جتنا نہ شوق میں حذر رکھو۔ رسالت پر
مرض کرنے ہیں کہ یہ عورت یعنی ام حبیبہ یہ کہتی ہے کہ آپ سنا میرے گناہوں کو
زباں کیا اس کو قول پر ہے رشاد ہو اس کی کہ میں نے مومن کی عاص
کرتے ہیں کہ یہ کرم یہ غفور سوائے نبی برحق کے کسی بشر میں ہو نہیں سکتا یہ کہا ہو
فیہ پڑھ کر داخل اسلام ہوئے۔

حضرت عثمان بن طلحہ کا واقعہ | حضرت عثمان بن عفیف کعبہ برد و رفہ کعبہ کی تدش
میں حضرت بلال بھیجے جاتے ہیں جب وہ حاضر ہوئے تو کعبہ کی کنجیاں ہر ضعیف کو
یہ فرما کر عطا کر دی گئیں کہ ہمیشہ کے لئے کعبہ برد و رفہ کی مناسبت فائدہ ن کو تبارک ہو۔

خطب الناس یہ مشدود دعا عثمان
بن طلحہ قدفع امیہ المفتاح
وقال خذوها یا بنی ابی طلحہ
تالدة وخالدة لا یزعمک
منکم احد الا ظلماً
نفع کو کے روز و رات شمس مذہبہ ہونے کے بعد
القادر یہ خدمت ان کے ہر صوم میں
ہوئے کعبہ کی کنجیاں ان کے حوالہ کر دیں سے پھر جو
کے ہمیشہ کے لئے یہ کنجیاں وہ اب تمہارے کوئی ہمیں
نہیں کا گروہ جو کفر ہو۔

اس کے بعد ارشاد ہوا۔

یا عثمان الیوم یوم برد و دفنا

اے عثمان آج کا روز دفن و برد کا ہے۔

حضرت عثمان بن عفیف نے اس کے بعد کعبہ کی کنجیاں
میں نہیں بچھ سکا کہ وہ دونوں واقعات کے پھر بھی جو شخص یہ کہتا ہے کہ روز
قریب غیر محراب کے ساتھ مخصوص ہو وہ اس واقعات کو کیا سمجھتا ہے کہ اس کا فائدہ
اور اس میں تو کیا ہے خود حضور ہی نے اس دن کا نام یہ برد و دفن قرار دیا تو

ب سے سلمان بردہ امان نہ کیس تو کیا کیس ؟

صفحت ۱۸۵ میں دو ضمیمہ بیان ہو چکا کہ آیتہ اغنیہنا کما اللہ الخ میں جو مبالغہ
میں اور بردہ اقطاع سے سکوت فرمایا گیا اُس کی وجہ ترغیبات حالت ہو اور ہر حالت کے لئے
ذات جہد میں حکم موجود اب ہر حکم کی تعمیل فعل رسول سے واضح و لائحہ کر دی تھی۔
جس کی بڑائی میں تشریف دی گئی ہے اُن میں سے بعض قتل کے لئے بعضوں کو زبرد
سے روک دیا گیا بعضوں کو قتل کی نجات کی خدمت کے لئے چھوڑ دیا گیا بعض جو نادار تھے انہیں
امان دیا جاتا تھا اور کیا گیا عرض جس کے مناسب حال جو طرز عمل تعادم ہی ہوا۔

فتح مکہ کے روز گیارہ مرد اور چھ عورتوں کا خون آپ نے ہر فرمایا تھا جن میں سے
چار مرد اور چار عورتیں قتل ہوئیں بقیہ بحرینی دولت ایمان اور نعمت اسلام سے سعادت
مند نہ ہوئے جن میں سے ایک حضرت عکرمہ بن ابی جہل ہیں اور ان کا واقعہ اوپر مذکور ہو چکا
میں موقف پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تفسیر المنار کی عبارت پیش کردہ دوں شاید یہی عبارت
موجب جاہلیت ہو۔

ولا یسرن عداؤنا یا مزلت قبل یاں یہ فراموش نہ کرنے کے آیات عدم مبالغہ
فتح مکہ و یاں استرکون فی صفواں کا زوال فتح مکہ سے قبل ہی اس زمانے میں کفار کی سرکشی
تعمادہم اعتدائهم وقد عمل اپنے جوش شباب اور عداوت پر غرضی فتح مکہ کے دن
عبد صلیبہ و سلام ہم الفتح بیٹک پیڑ خدائے ان وصیبتوں کی اس طرح تعمیل
معدۃ صلیبہ و سلام ہم الفتح فرمائی مگر باوجود کمال قوت اعدائے مطہر و
دعایہ عن عمر ۱۶ سلحد و خال شوکت کھلے ارشاد ہوا کہ تم سب آزاد ہو امان و
کرم کا ایسا اور بارہاں تھا جس سے میں مافہ

والكافر والبر والفاجر ومثله أهل الفضل والاحسان
ولقد كانت للمؤمنين

مہ امورۃ حسنة ولكن بعد فمحو
 المسلمين اليوم من سنته ومن
 كتاب الله الذي تادب هو به
 للمراهد هؤلاء المسلمين بعد
 كتابك ليكونوا بحسن علمهم حجة له
 بعد ما صار اكثرهم بسوء العمل
 حجة عليه

اب میں نہیں سمجھ سکتا کہ آیات سورہ ممتحنہ کے متعلق اس سے زیادہ ود کیا گیا
 جا سکتا ہے جس کے دل میں کچھ بھی نہ دیا مان ہو۔ درخت ہر کہ میں کی بات نہیں ہوئی
 پر وہ ان تمام منقولات کے مطالعہ سے فارغ ہو کر ضرور اس نتیجہ پر پہنچے جو حواشی
 کسی کافر سے کسی حال میں درست نہیں اور وہ امور جو حواشی حقیقی سے، سو ہیں ان کا
 فعال ہر حال میں جائز و صحیح۔

لیکن اب ہر ایک ایسی صاف و بین حیرت بخارنی شریف سے پیش کرتی ہے
کہ اگر ایمان کا شعبہ یہ کچھ بھی سرسبز ہے تو غدار سے بدتر و خبیث کدہ ٹھیس کے کہان پر
کڑک مولات کتنا سرسبز کذب اور افتراء ہی نہیں ہے کہ ترک پر تم مہر ہے نہ یہ دین کی
قدست ہے نہ جناح صفت۔ سو یہ نہ کہیں میں عقیدہ کہ سرخ میات مقدس دوسرے
میں پڑ جاتا ہے نہ یہ جہ و ہر نہ سب نون کی جبر و ہی سب بلکہ محض مکر و گدھی کی تیسرے

اور ہر کارِ شرک کی غلامی

حدیث احمد بن محمد بن یوسف قال حدثني
 حبيب بن خالد بن حنفى بن سعيد بن سعيد بن
 بن حميرة قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم یقول یخبر عن رجل من
 بنی حنیفة یقال له تمامة بن اثال
 مریویة من سوامی المسجد
 یخرج یصل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 ما حدثت یا تمامة فقال حدی غیر
 بما محمد بن یحیی بن یحیی بن یحیی بن یحیی
 نعم علی شاکر بن کنت یزید المال
 فعل منه ما تسنت فترکہ حتی کان الغد
 قال قال له ما حدثت یا تمامة قال
 حدی ما قلت لك ان تمنع تمنع علی
 ما ترکہ حتی کان الغد فحدثت
 ما لم احدثت یا تمامة

حدی حدی ما قلت

ما قلت ما قلت

ما قلت ما قلت

ما قلت ما قلت

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 درندہ سواروں کا ہنجد کی طرف روانہ
 فرمایا اس فوج سے بنو حنیفہ میں سے
 ایک شخص کو گرفتار کر لیا یہ شخص
 پہرہ پوش ستون مسجد سے اسے باز رہ
 دیا اس شخص کا نام تمامہ بن اثال تھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف
 فرما ہر شے تو آپ نے پرہیز کیا
 ارادہ ہے انہوں نے کہا نیک ارادہ
 لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر
 آپ مجھے قتل فرمائیں گے تو میرا خون
 ناپائیدار نہ جائے گا میں جتنا
 سکے والا ہوں۔

اور اگر آپ تمام فرمائیں تو آپ شخص پر اندھا ہونا

جو شکر گزار ہوگا اور اگر مال کا ارادہ ہے تو جس قدر

چاہیے مانگے دیاجائے گا یہ سب کچھ آپ نے

نہ داخل المجد فقال اشهد
 ان لا اله الا الله وان محمدا
 رسول الله يا محمد والله ما
 كان على الارض وجه البغض
 الى من وجعت فقد اصبح وجعت
 احب الوجوه الى الله ما كان
 من دين البغض الى من دينك
 فاصبح دينك احب الدين الى
 والله ما كان من بلد البغض
 من بلدك فاصبح بلدك احب
 البلاد الى وان خيلك اخذتني
 وانما اريد العرة فما خفوني فشره
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وامره ان يعتمر حلا قدم مكة
 قال له قاتل صهوة قال لا
 ولكن اسلمت مع محمد رسول الله
 صبه وسلم ولا والله لا نسيكم
 من الامة حجة حطة شرياني
 فها لى صلى الله عليه وسلم

انیس سترت کمران یا دوست جنت میں زور
 ملاقات ہوئی تو پہ سے چہن تھا سراپا کہ کیا
 ارادہ ہے جواب میں غامد کے انیس کلمات گزشتہ
 ارادہ تھا پھر میری مسک کو سواں ہوا اور ہوا یا
 وہن الفاظ ساندھے اب حکم ہے کہ غامد کو درگاہ
 بجائیں وہ آدہ ہو کر ہے اور مسجد بروی سے قریب
 جو نخلستان تھا باں ہو پھر چھی من میں کب اہ
 ہلت کر پھر مسجد بروی میں حاضر ہوتے ادبک
 اشمد ان کا اللہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ محمد
 پڑھتے تھے دوسرے پر دانی ہوئی پھر دوسرے پڑھتے
 قسم ہم انکے لئے زمین پر ایک چورے دیوہ بننے
 چور میری نزدیک کوئی وہ امر نہ تھا لیکن نہ تو زمین میں
 کوئی صورت آپکا پورا اندر سے زیادہ محبوب میری نزدیک
 نہیں قسم اللہ کی آپکا جس سے زیادہ محبوب کوئی وہ نہ
 تھا لیکن اب آپکے دین سے زیادہ محبوب کوئی وہ نہیں
 قسم اللہ کی آپکے شر سے زیادہ محبوب کوئی شر نہ ہو
 آپکے شر سے اب زیادہ کوئی شر محبوب ہیں اس سے کہ
 یہ انہیں پیش کی کہ آپکے سوا اور نہ ہے ان وقت گرفتار
 کیسے جب کہ جس نے غم کو کہتے کوئی غم کیسے
 اور شادی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میں صدق ایمان پر بشارت ملاحظہ فرمائی اور
مکہ دیکھ کر بے عملان ہو کر مسلمانوں کی طرح حرمہ ادا کرو۔

جب نامہ کو پہنچے اور میکہ کا غرہ بلند کیا کفار نے اُن سے کہا کہ تمہارا کیا تم بے دین
ہو گئے؟ فرمایا میں نے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا قسم ہے اللہ کی اب بھامہ سے
ایک دانہ گیموں کا شمار ہے پاس نہ آئے گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی
پہنچائی نہ ملاحظہ فرمائیں (بخاری شریف)

بخاری شریف کی روایت ختم ہوئی قطع نظر اس الطاف کے جو حضرت ثمامہ پر بجا
کفر مبذول دیا قابلِ لحاظ آخر کا واقعہ ہے کفار مکہ کا آذوقہ بھامہ کے قلعہ پر تھا ثمامہ کو
کے رئیس سے کہتے تھے واپس آکر جب بھامہ پہنچے تو اس کی بندش کر دی کہ ایک دانہ انبج
کا مکہ نہ جانے پاس غلہ کا بند ہوتا تھا کہ کافروں کو تانے نظر آنے لگے بدحواس ہو کر
بارگاہِ نبوت میں مستیث ہوئے ثمامہ کو حکم دیا گیا کہ قلعہ کی بندش نہ کر جس طرح معاملہ ہوتا
تھا جاری رکھو۔

بخاری شریف میں ثمامہ کا یہ گناہ مذکور ہے کہ بغیر اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک دانہ بھی گیموں کا مکہ نہ آئے پاسے گا لیکن بقیہ حصہ روایت کا ابن ہشام اور طبقات
ابن سعد میں ضرور ہو۔

صحیح بخاری کے تمام شریک ابن ہشام کی روایت قبول کرتے ہیں فتح الباری اور
یعنی شریح بخاری ملاحظہ ہو ابن ہشام کے ان الفاظ ان دونوں محدثین نے نقل فرمائے
میں میں نہیں سمجھتا کہ فتح الباری اور ابن ہشام کے بعد یہ کہنے کی ضرورت ہو کہ قسطلانی فکر ہائی
سے ہی نقل کیا ہو۔

کے لئے دو برس تک عائد ہونے کا حکم نصبت و بھیت برداشت کر چکے تھے اب ایک مرتبہ یہ آیت لکھ کر کسی پورے موضع میں مقاطعہ کا لیا جاتا تو بہ چند و جود خلاف عدل نہ تھا۔

۱۱، منی کے کانفرنس ۱۲ مسلمانوں سے بارہ اقال فی الدین کر چکے تھے۔
 ۱۲ مسلمانوں کو گھروں سے نکالا تھا (۱۳) مسلمانوں کے اخراج پر مدد کی تھی۔
 ۱۴ مسلمانوں سے بلکہ خود پیغمبر سے دو برس تک مقاطعہ جاری رکھا تھا نہ خیر خریدتے تھے نہ ان کے اٹھ کھ بیچتے تھے۔

۱۵ ہمارے غلام بندہ ہو جانا نہیں خطر کر چکا تھا اگر اس پر زندہ زیادہ زور دیا جانا ترک کر کے کر ٹوٹ جاتی۔

۱۶ کفار نہ صرف کہ بلکہ خانہ کعبہ پر متصرف تھے بیت اللہ کو کثرت اصنام سے صنم ٹا بنا لکھا تھا۔

۱۷ مسلمان جہاد نہیں کر سکتے تھے خود غلام کو لیکر کئے پر کفار نے پکڑ لیا تھا لیکن اسے لیڈر و باوجود ان تمام باتوں کے مقاومت جمہول جس کی اسباب و تھیں تانہ پیغمبر خدا نے اس بندش و بائیکاٹ کے توڑنے کا حکم صادر فرمایا۔

بھاری و سبب شریف کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمامہ نے حمایت دین کے خیال سے بطور خود غلام کی بندش کی تھی شہ جوح بھاری اور یس کی معتبر کتابیں مثل ابن ہشام و ابن سعد ہی باقی ہیں اسباب کی عبارت بھی میں ظاہر کرتی ہے لیکن علامہ سرخسی مبسوط میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمامہ کو اسی حد پر رہا فرمایا تھا کہ نہ کار کا کو وہ غلام نہ بھیجیں گے۔

ہر حال اس قدر مسلم ہو کہ غلو کی آمد یا مسے بند ہوئی اور جب کفار کو پریشاں کر
سینٹ بارگاہ رسالت ہوئے تو وہ بندش توڑ دی گئی۔

کفار نے اپنے کفر سے بائیس نیاں نیاں غلوں کے غلوں سے جن کو ہٹا یا نہ مرد مکر سے
اپنا قبضہ اٹھایا نہ یہ وعدہ کیا کہ آئندہ سے نہ تو مسلمانوں کو تکلیف پہنچائیں گے نہ بھی موت
اسلام کے منگ راہ ہوں گے صرف غلو کی مصیبت تک پہنچی وہ بھی تمام غلوں میں حدیث
جلیل سے حسب قیل امور معلوم ہوئے۔

(۱) بائیکاٹ یا نان کو آپریشن کا عرب میں دستور تھا (۲) بائیکاٹ کے مرہبہ کفار کو ہیں۔
(۳) کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بائیکاٹ کیا تاہم اس مسئلہ دو بین مکہ کی رکھ تھا۔
(۴) تمام نے کفار کو سے بائیکاٹ کیا (۵) کفار منظر و بقیہ ہوئے وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تمام کے صل کو اپنے حکم سے منسوخ فرما دیا اور بائیکاٹ اٹھ گیا (۶) اقسام جہاد میں
سے اگر بائیکاٹ کوئی قسم جہاد ہوتا اور اس طرز عمل سے دشمن کو مغلوب بنا لیا اگر
دین کی خدمت ہوتی تو اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی منسوخ نہ فرماتے
بلکہ اور زریعہ تحریریں فرما کر اسی مقاومت بھول سے کہ منسوخ کفار و مشرکین
سے خالی کرا لیتے۔

(۸) بائیکاٹ یا نان کو آپریشن ہرگز مراد ترک موالات نہیں۔

(۹) بائیکاٹ یا نان کو آپریشن کو جو ترک موالات کہنا ہے وہ بڑا گستاخ و بے ادب ہو
اُس کے نزدیک مشرکین مکہ سے پہنچنے والے موالات کی جو غلو کی بندش توڑنے کا حکم
فرمایا۔

(۱۰) اس محتاجی کے خیال میں کفار کی منت و خوشامدیاگریہ و زاری پر مسلمانوں کو

پھر سب جمود دیر یہ کھر قبول کر لینا یا مسائروں کا اُن کے دین کا ضرر و نقصان
 رتبہ سب جائز ہے، یہ میں سے زور و کراہ ہاتھ کٹینوں تک جوڑ کر مذہب کا مذہبی
 میں وہی مجھے کی سعادت ہوتی ہو اُس کے سامنے اگر کافر و کراشد ترین کفر کی غریب
 کرے تو ان وقت یہ گتلف نہ صرف کفر قبول کرے گا بلکہ اسے شادی مرگ نصیب ہوگی
 استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ۵

مسلمان کو آپریشن کی حقیقت اب بالکل ہی حریاں ہو گئی علماء کا یہ ادعا کہ یہ بیمار
 ابنہ داد و قوت و مافی کا نتیجہ ہے واضح ہو چکا ان کو آپریشن کے متعلق مولانا
 عبدالباری صاحب کا خط پھر ملاحظہ فرمایئے اُن کا یہ فرمانا کہ اس کار کا وقت کار
 نہیں ہوں جو وہ کہتے ہیں وہی کرتا ہوں بالکل بجا و درست اور محض صریح
 وحی ہے۔ شریعت اسلام ایک شریعت معروف ہے اس کا قول معروف
 اس کا عمل معروف اس کی مقاومت معروف۔ لیکن مذہب کفر و بت پرستی
 جموں میں کا قول جموں اس کا عمل جموں اُس کی مقاومت جموں پھر پستادان ہندو
 جموں میں جموں کی صداۃ منہ کریں تو اور کیا کریں۔

تقدیب غم کے ارکان ثلاثہ | حقیقت اسلام سے نا آشنا و بیگانہ ملک گیر مشاطہ
 بادشاہ کوئی ترجیح و مرکز اخلاق کا شریک عمل جانتا ہے ملکوں کا فتح کرنا قوموں
 کا مغلوب بنالین مشاوت کے قواسمے جہانیدہ و مانعہ پر مچا جانا اس نا آشنا کر نزدیک
 دین سب مذہب بہت اسی سے وہ طریقہ جسے کسی وقت کفار نے اپنا دیکھا اور اپنے
 اس قدرت جموں سے مجھے حق و پست اور مبلغ اسلام کو شکست دینا چاہتے تھے
 کتاؤں کو ہمہ گیر بنانے کی کوشش کی جاتی تھی۔

محمدی سے ایسا ہونا تو تعجب نہیں اگر کسی کو فریق مہر و تحریک و نور و نور
 توں میں تعجب کا کیا موقع ہر ماں تعجب یہ ہے کہ ہمارے جیسے خدا کے رفیع و جہت و جہت
 علوم و دینیہ کے ضامن و کفیل ہونے کا ادا و اداء ہی کے ساتھ جہل سے منہ نہ کرنا
 جس کا مل و تکمل ہونے کے مدعی و مدعی کا فک کے ساتھ ہم نوا ہو کہ یہ کتنے گناہ و گناہ ہیں
 احکام ہر اور ایسے وقت میں یہی طریق کا اور نظام عمل ہے یہ کہا اور اس سے کب میں نہ
 جنگامہ بہا کر دیا گھ گھڑ مسلمانوں میں تفرقہ ڈال دیا ایسی تحریک جس کی غرضیت میں مانی
 اصل سنو اسے میں شریعت لکھ کر خاندانوں میں جنگ و جدل پیدا ہوئی صحبت مشیت
 میں وارد ہے ۔

من احدث في امرنا هذا
ما ليس منذ فوجد

جو شخص دین میں ایسی باتیں پیدا کرتا ہے جو دین سے نہیں
یا ایسی باتیں کے نزدیک سرور و پروردگار

اسلام کا درد ہوتا مسلمانوں کی محبت ہوتی تو الی اختلاف کا گرمہ نہ ہوتا تو قوت
پیدا کرنے کے اصرار ذوال اختیار کرتے اسودہ حسد جسے حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی
نصابت میں گری سے کرتے لیکن جب کہ حکومت ہندوستان کا سرور پیدا کر رہی ہو تو پھر
اس کے سوا اور کیا چارہ کار تھا کہ سوراخ چاہتے وہ اس کی نفس پروری کی بجائے
یہ خالکہ ان ہستی عام کون و فساد ہے تغیر و تعجب کی گونا گوں ہستیاں ہیں اپنی
اپنی نوبت آئیں اور سچ خاکی کے سب سے ذالوں کو تہ و بالا کر دے لہذا جتنی قدرت و قیامت
کرتے ہوئے اگر ان تغیرات کو شمار کر لیا جائے جو ہندوستانوں کہیں ہیں وہیں کے تخت
ہیں ماریے جنریات داخل ہو جاتے ہیں تو وہ تین قسموں میں منقسم ہو جاتے ہیں ۔

سلطنت کا شراب کی صنعت ایک قوم کے انست عمل کر دوسری قوم کے ہاتھ میں پہنچی یا خود
 ہی بنی قوم نے خود اس صنعت کے تغیر میں کامیابی حاصل کی ہو تو اس انقلاب و تغیر نے اس
 ملک کو مزید ترقی کا یہ باب نہ بن کر دیابت مفتوح نظام یا مفتوح قوم کے نقشہ شستہ
 ہوتے ہیں وہ فتح تمام یا فتح تمام کے نقشہ و نگار ہر شعبہ میں اپنا جلوہ دکھاتے ہیں
 ہیں کھرموں کا قیہ کر دیا قوت کو مرقیہ سلطنت تک پہنچا نا کوئی انسانی کمال نہیں دنیا
 پر وہ ہیں دنیا کا درد و صنعت و حکومت سے نہ کبھی ٹائیں ہوا تینہ و زائل ہو رہا اقصاء
 کو سلطنت ہی قہر کی بھی کیوں نہ ہو اس کا خلد نمہ ہمیشہ ہی ہو چکا کہ تمام محکوم آبادیوں کے جذبات
 و قوت و ذوق و فیض و احادیثی بادشاہ یا ایک محدود افراد کی جماعت سمجھیں یہ رہا پادشاہ
 یا کیوں جس سے مدد کر لیجئے ان میں مذہب جو کر فنا ہو جائے۔

انسان کے جذبات جس سے فنا ہوتے ہوں انسان کے قوت و عقیدہ اور احساسات
 و غیرہ جس سے بہرہ و دنیا ہوتے ہوں کیا اسے یہ کہا جاسکتا ہو کہ دنیا کے دکھ کی دوا
 یہ ہے یہ خدا کا قہر ہے کیا انسان بھیڑ بکری کی طرح چند آدمیوں کے ہاتھوں میں گرفتار
 رہا۔ اپنے حیات کے دن پورے کرے سلطنت و حکومت کا وجود دنیا کا سخت مسلک
 و منہ پر نہ رہا۔

تو یہ کیا شے۔ میں تو جب کہ ملک گیر ہی ہوں وہاں داری کے لئے اس کی ٹائیں کی گئی ہو تو
 ان میں سے بہت دوسری تہہ سہنی ہو کر کوئی جہانت یا قوم یا شخص واد جب کر نہ ہو سے
 مست ہو اسی جہانت کا رخ کیسے نورمت و سکون و درستی و صنعت و حرفت شہادت
 و تہمت و تہمت و تہمت کا ہوتا ہے انہوں نے کے ساتھ ساتھ خون ہو جاتا ہے
 تو موت تہمت و تہمت معروض ہے اور جوش تہمت سے ایسے ہمارے کراہ

ان کا سکون و حرکت خارج و منصوص چشمہ ابرو کا خا ہر پہ گمانی حقیقت اس میں ہر
انسانوں کے غلام بنانے کا ایک دوسرا نام ہی اس کے یہ دوسری قسم میں سے ہے۔
و داد و سلیقہ -

علم کا اثر اب علم دفن کو بھیجے اگرچہ اس کا بہانہ بیداری و میرمچی کے نفع و حکمت صحت
معلوم ہو رہا ہے اس کی شکل صورت سلطنت و تہذیب و تمدن و تمدن و تمدن و تمدن و تمدن
ہیں دلکشی بھی پائی جاتی ہے لیکن باعتبار واقعہ یہ اپنی دونوں سمتوں سے کچھ نہ
جفا کار نہیں اعضا و جوارح پر جس میرمچی سے ایک ستوری سلطان حکومت کرتے ہیں تو اس
ذہن اور دماغیہ پر علم دفن اسی شدت اپنی فزوں دہائی کوٹے ہیں جہاں اس وقت سے
کام لیا جائے تو علم کی ہمہ گیری سلطنت تو رست کیوں زیادہ موثر ثابت ہوگی۔ اور جہاں
دماغی امن و امان و ازیں قبل دیگر امور کا تسلسل سلطنت و حکومت ہو کر رہا ہے وہاں
انہیں چیزوں میں نرمی یا گرمی کرنے کا اختیار و قدرت بہت ہے لیکن وہ موجود ہے
فی الحقیقت قوم قوم بنتی ہے وہاں حکومت و قوت دونوں پا بریدہ دوست شکست
ہیں قوم کی اخلاقی زندگی جو ہر طرح کی ترقیوں کا راز ہے قوم کا محی شغف جس پر وہ
نفیست نشانی جو قوم کے واسطہ و دستور جس پر اتحاد و اتحاد کی بنیاد ہے اور جس
بڑھکر قوم کی دماغی زندگی جس سے حاصل میں وسعت خیالات میں بندی ضرورت پیدا
پیدا ہوتی ہے ان سب کا سرچشمہ علم کا گرد ہوتا ہے۔

لیکن قلمس بار انبر و آزماؤں کے فیروں کو شکست دی چونکہ کسب و کاری
سے بار ہا ہمیشہ زہنوں کے منہ پھیر دینے ہیں اور نہ جائے لوگ غیر وہ دماغ کی تلاش
نہ موندہ سے حالت حاضر و یک نظر ڈالنے کی کب میں جو چہ ہو رہا ہے یہ نتیجہ ہے

سب پر بھرا تنگن مکی کا۔

و تحت گرد و بر جستے سین ملک بے خبر تھا گلے پر چھری چل رہی تھی لیکن
 تین من پہنچا جو کچھ وہ نرم خیز سنگ یا لیا تھا اُس کی بیوشی میں یہ مرد ہوش
 پہنچیم رفتہ تنہا مٹے وقت کی اصلی خون آلود شکل دکھائی ناظرین دیکھ کر
 مات مٹ ہوئے اور وہ آئینہ کے بے لیکن تصویر دکھانے والوں نے انھیں دم لینے
 نہ دی۔ مگر کچھ سانس کے پیچھے ہٹ گئے کہ اپنی بزم ماتم میں انھیں نوحہ خوان بنا کر بھڑا
 ب وہ باتیں جن کا خیال گروہم میں بھی گزرتا تو کئی کئی۔ مذہم خوف و مہم
 فتنہ و مانی ہو کر سا قلم ہو جاتی لیکن آج کون ہر کہ ہر کو چہ و برزن میں وہی ہونا ک
 میات یک یک کے منہ پر آ رہے ہیں کہنے والا کتا ہے اور سننے والے کو مرزہ نہیں آتا
 سن کر نہ بناتا ہے۔ پھیکا ہے بے مرزہ ہر کچھ غنی نہیں آخر یہ ماہر کیا ہے ہندوستانیوں کے
 جذبات کا بلی کیوں متغیر ہو گئے یہ علمی گردہ کی وہی زبردست حکومت ہے جس کی قوت
 نے اپنے لیے کیا ہے۔

گر ملک کی آوازیاں ان کا اتفاق خیال چاہیے تو تعلیم یافتہ گردہ کی ایک کافی
 تعداد پناہ ہنگ بنائیے پھر پاک آپ کے ساتھ ہے۔

یہ واقعہ اور حقیقت ہے کہ وہ دم نہ اپنی رائے رکھتے ہیں نہ ان کی کوئی آواز ہر ملک
 میں تعلیم یافتہ وہ جب کسی خیال کی ترویج یا ہمہ گیر می چاہتا ہے تو وہ اپنی تعداد و تحریر
 قوم میں کسی خیال کو پیدا دیتا ہے وہ اپنے خیال کے موافق اس بندہ آہنگی سے چھوٹتا
 ہے۔ مگر اس کے خیال کسی کے خیال کا عرصہ اور وہ اس کی آواز اسی کی صدا ہے جو گشت ہوتی
 مخالفت و مدد و ن کامیاب بالکل اپنی مثال میں مسیح ہر خطہ صیحت کے ساتھ ملتا ہے

ہزاروں کا بحش تو ہو بہو چند تعلیم یافتوں کے خیال سے آؤنگا فوراً ہے۔ ہندو
تہذیب اور مذہب اس سبب سے پارہ پارہ کئے جا رہے ہیں کہ شاید بددلت
ایک بار بھی باقی نہ رہے گا۔

غلامت کے جنگ، انگریزوں کی مداخلت | اس اہل کی ہر ایک مختصر تفسیل میں کہیں نہیں ملے گی۔
ملاؤدہ ہوئی اور جنگ طرابلس شروع ہو گئی اس وقت چند مسلم مائتوں نے تحریک چندہ کی بنیاد رکھی
سلسلہ جنگ بنگال تک جاری رہا اسی اثناء میں ان کی مال بائیکاٹ کیا گیا ترک نوپیاں
وہاں کی بنی ہوئی جن کے سروں پر تھیں انہیں آگ کے پیر دیا گیا۔

قططنیہ وفد طبیہ کے جانے کی تجویز پیش ہوئی اور کاسیائی کے ساتھ یہ کام ختم
ہونچا اس کے بعد غلامت اور اس کی بہرہ روی کی تحریکیں نیا مبنیہ کردی تھیں اب تعمیر یافتہ
گروہ کی ترجمہ قططنیہ سے منقطع ہو کر سیاست ہند کی طرف مٹی پلک کی توجہ بھی ادھر ہی
مڑ گئی ان کی دیگر ملا دیورپ کا مال فروخت ہوتا رہا اور سمان بلا جھک سے خریدنے سے
غلام کے فتاوے یا بیکاٹ سے جو متعلق تھے جب تعلیم یافتوں کے آفس سے خود کو کھینچ
کئے تو عوام نے بھی انہیں ردی میں ڈال دیا ہاں جو فتنہ سیدہ فتنوں نے پڑھا تھا اس کے
پلک برابر لاپتی رہی اس عرصہ میں ترک بنگالانت میں رہی فلاحی رہی تھیں کسی کی توجہ
نہیں ہوئی طر فکی یہ کہ جب ہندوستانی قومیں میدان جنگ میں لگی جاتے تھے تو ہندو
اور مسلمان دونوں نے مل کر رنکروٹوں کی بھرتی میں پوری کوشش کی اب فرضہ جنگ کے چند
ہوا دل کھول کر ہندو اور مسلمانوں نے روپیہ یا تحریک جوئی کر دی تھیں ہندو معذریہ
میں اور مسلمان مساجد میں جمع ہوئے اور یہ رسم بھی ادا کی گئی پھر تحریک جوئی کے دورویہ
جائے ملک کی دونوں بڑی آبادیوں نے مل کر بحش بھی ستایا۔

دلکار تو سب سب خلافت خلافت پکار رہے تھے۔

واقعہ کر بلا سو شال [کتب تاریخ میں واقعہ کو بلا کے تعلق ایک روایت ہے کہ بعد شہادت شہزادہ منصور

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ و دیگر اہل بیت و فدائیات اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

جب قافلہ اسیران اہل بیت کا ٹوٹوں پر روانہ ہوا تو جوق در جوق اہل کوٹہ کا مکان کی

چیتوں پر ہجوم تھا اس مقدمہ گروہ و دودمان نبوت کو حالت ایسی ہی دیکھ کر سد سنانی یہ بھیج

مرد و زن روستے جاتے تھے حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا خواجہ امام صدیق الشاہ اُن

کو پیوں کی طرف ایک نظر ملامت و نفرت انگیز ڈال کر متفسر ہوئیں کہ اس بل کو ذمہ داری

مظلومیت و یکسوی پر آئو جاتے ہو تو آخر میرے بجائے کوئیں کس نے یہ محزون نبوت کو ذمہ داری

کرنے کی شقاوت رو کیا بن کس نے ماحصل کی افسوس جو تم پر اور تمہاری ہمہ دوی پر۔

یہی الفاظ آج خلافت کی زبان ہندوستانیوں کو کہہ رہی ہے مسٹر گاندھی منبروں نے

نگوڑوں کی بھرتی و دیگر امانت جنگ میں ایسی سرگرمی دکھائی کہ بقول اُن کے اُن کی سمت

خطرناک مرض میں مبتلا ہو گئی۔ خیر انہیں تو جانے دیجئے اس کے کہ اسلام کا منہ بول اگر

کفر و شرک کا قصور و مرغوب نہیں تو وہ کفر ہی کیا ہو انہیں ان نوعہ غم و سناٹوں سے

پوچھئے اور علی الخصوص اُن علماء سے جن کا تقریباً تاج گل و ذوق اخباروں میں ہمسایہ ہے

جن کی تعداد ہمیت اس وقت پانچ سو کہی جاتی ہے ان سے سوال کیجئے کہ جس وقت ہندوستان

کا خزانہ جاری ہوا تھا اور مسلمان چند سکھ چاندی کے لئے خلافت منہ کو جا رہے تھے تو اسے

علم کو کیا ہو گیا تھا تمہاری جرات کہاں سو رہی تھی تمہاری حق گوئی کس گوشہ میں چھپی ہوئی

تھی تمہارا ایمان کس تہ مانے میں بند تھا تمہاری حریت تمہاری بیخونی کہاں ہوئی تمہاری

کھائے پڑی تھی کیا تمہیں اس وقت یہ حدیث یاد تھی۔

(۱) جس نے ہم پر تیار اسٹ یا وہ

ہم ہیں سے نہیں۔

(۲) جو اپنے صحت بھائی کی طرف لوہے

اشارہ کرے اُس پر خدا کی لعنت۔

(۳) جو عداوت کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی

کی طرف بنیائے اشارہ بھی نہ کرے۔

وہ سنی میں بکثرت حدیثیں داروہیں اگر حدیث تم نے پڑھی نہیں یا موقع پر تمہیں یاد آتی

وکیبہ تلاوت قرآن بھی نہ کرتے کیا یہ آیت نہ رہی تلاوت میں نہیں آتی غی۔

جو مسلمان کسی مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے

تو اُس کی نذر ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے خدا کا

غضب اور اُس کی لعنت قاتل پر ہے اور ایسوں

کے بہت بڑا عذاب تیار ہے۔

اسے بھی چھوڑ دو یہی آیتیں جنہیں ترک موالا کے لئے پیش کر رہے ہو کیا کل تک

وہ بھی نہیں یاد نہ تھیں لیکن

میں نے کئی بار یہ حدیثیں یاد کر لی ہیں اور ان سے جماعت علماء و سنیوں کو کہ یہ احادیث اور یہ حکم الہی تو ان تک

تھیں یا سنیا ہی میں سے کہ تمہارے ہر اور قضا مانہ کر تو کا مذہبی ہے آج تک اُس نے تمہیں

یاد نہ دیا تو پھر تمہیں یاد کیوں کرے اگر قرآن شریف یا کتب احادیث و سیر قضا سے رہبر

وہ کہتے ہیں تو تمہیں سب کچھ یاد آجانی حقیقت تمہارے درجہ و مرتبہ عوام کا ہے تمہارے

دماغ علم سے نہایت کم ہے یہ بات سے کہ بے تمہارے قلوب دولت ایمان سے

نہایت غنی نہ ہیں شکر و تمہارے اندازہ شک تو ایک غالب بیجاں ہو جو تمہارے

ہیں کہنے ہیں تم اسی کی محاکات کر رہے ہو اور ان لیڈروں کو بین فیض نہ کارہو گدی دے۔
 کی بتو پارٹی ہے سلسلہ یوں ہو کہ ایک تحریک مٹے جو نہ می پیش کرتے ہیں تو یہ بہت
 سمان اُسے لیک کہتے ہیں علماء سیاسی کا جہد و محاملت مشہور ہی ہو رہا تھا تاہم ان جہا
 فیہ مجال نہیں کہ وہ بطور خود کوئی تحریک پیش کر سکیں نہ کسی تحریک سے سانس لے سکیں
 کے سو کوئی آواز بلند کرنے کی جرأت بھی کریں۔

ان علماء کا کیا ذکر خود اُس عالم کو سمجھئے جسے لیڈروں نے شیخ منہ کا لقب دے کر
 ایک عجیب غریب ہستی ثابت کیا ہے اُس کے قلم میں بھی یہ قوت نہ تھی کہ وہ سمانوں کو
 ان افعال خبیثہ کی شاعت و معصیت بتا سکے جسے مولات کفار میں علی التوائی و التواتر
 لیڈران نے گروہ ملیں بار بار عمل میں لارہے تھے مثلاً قربانی کا دُکے تعلق دہی زبان سے
 اُٹا کہنے پائے تھے کہ مسلمانوں نے جو طریقہ انسداد قربانی کا ایجاد کیا ہے وہ مذہم ہے
 انہیں ایسا کرنا نہ چاہیے تو لیڈروں نے وہیں زبان پکڑ لی میں آواہ کوہ دہ کر دیا گیا اور
 باد صحرے زیادہ حیثیت اس ہدایت کو نہ دی گئی نہ ترجمان و جرائد ہی میں اس کی سخت
 ممانعت ہوئی لیڈروں کے رزلوشن میں بغیر آواز اپنی خطا و غلطی کا کسی نے اذیت نہ کی۔
 اگر کسی نے ان کے شیخ المنہ کا قول متعلق قربانی کا دُکے دیا بھی دلیا تو ہنس کر ٹال گئے کہ یہ
 نا آشنائے حقیقت کہتا کیا ہے اس چودھویں صدی میں شریعت جب کہ لطیفیات گاندھی
 کا نام ہی تو پھر شریعت اسلام کا ذکر ہی جیت ہو۔

تشنہ لگا یا گیا علماء سیاسی خاموش رہے کافر کی ہنسی اُٹھائی گئی علماء سیاسی خاموش
 رہے کافر کا ماتم نہ دیا برہنہ ہو کر کیا گیا علماء سیاسی خاموش رہے۔ مہمچمن پرچوں کا تاج
 لگا گیا علماء سیاسی خاموش رہے گاندھی کی جے پنچہ سی گئی گلو۔ تاکہ جے بلند کی گئی علماء

سیاسی غاموشی پر یہ کہہ کر گئے کہ اگر خبرہ ختم نہ ہوتی تو گاندھی جی ہی ہو چلا
 سیاسی باب بھی غاموش رہتا اس غاموشی سے شیخ الاسلام بھی مستثنیٰ نہ ہو سکے اگرچہ غاموش
 اسلام تقریر و تحریر میں حال کفر پر پر مبادر بھی کرتے رہے لیکن پھر بھی کسی عالم سیاسی
 میں اتنی بات نہ ہوتی جو وہ چاہتے اعمال و اقوال کفریہ میں سے کسی ایک کے متعلق بھی
 اپنے قلم و جوش دیتا تا کہ بڑا نہ ہو مہر شمسہ دہلی میں جلسہ جمعیت العلماء منصفہ ہوا وہاں یہ
 مسائل کی سب سے پیش بھی گئے لیکن یہ مکر کہ عصبیت وقت اس کی متقاضی نہیں بات لائی
 گئی حالانکہ اس کی کرسی صدارت ایک عالم ہی کی نشست کا فخر رکھتی تھی ہاں
 مشر شوکت علی نے ایک مذاق ضرور کیا کہ بحسب مادت قدیم مزاج میں ایک تقریر فرمائی
 جس میں ملک کی گھسیٹاٹھانے پر نظریات جملوں میں توبہ کی گئی تھی شاید یہ کہنے کی محبت
 نہیں کرتے کہ نفس مسلمانان ہند کا قتل اور ان کی توبہ مسلمانان ہند کی توبہ لیکن ستم ظریفی
 یہ ہوئی کہ بعض ناخدا متعصب ہندو مذاق کو حقیقت سمجھے اور اپنے اخبارات میں خوب
 غیظ و غضب کے معنایں شائع کئے لیکن یہاں سے سکوت رہا اس لئے کہ جو مقصد تھا
 وہ حاصل ہو چکا تھا بات رفع دفع ہو گئی لیکن علماء سیاسی کے سکوت میں اب بھی فرق
 آیا جمیعت پانچو علماء میں سے کسی ایک میں بھی اس کی ہمت نہ ہوئی کہ مشر شوکت علی کے
 چہرہ ق توبہ کے ذمہ میں پناہ گزین ہو کر ان اعمال و اقوال کفریہ کے متعلق جن کی تعداد
 تقریباً پالیس سے بھی متجاوز کسی ایک قول یا ایک فعل کی ہی شانعت بیان کر دی
 یہ ہمہ من و کتبت علی سیاسی کا ان مسائل کے متعلق جی جن سے ہندوؤں کو کوئی
 شغف نہیں یہ تو محض بیڈروں کا جوش کفر پرستی بہت بڑا وہ مسئلہ جس کا استیصال مشر شوکت
 جو بستہ میں جینی کا سب سے قد بانی ان کے متعلق اگر علماء یہی غاموش رہتے تو یہ ناقابل

موجودہ مسلم اُممیں کیست کیا بنا دیتا ہوں میں یہ فتوے جو مسلمان کھڑے
 مانتے تھے اور یہ عجیب تماشہ دکھائی گا کہ گزشتہ سال تک کھڑے کی قربانی
 نہ دیوں گے ویدادشاہت ثابت کی باقی تھی لیکن جب ایک ذوق کے بارے میں جو
 ہونے تو ان کے گرد و کوہ عام جواز قربانی جو قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ علماء اور ان کے متبعین جب غالب ہوتے ہیں تو ہم گروہوں کے
 رشتہ کوئی نظر نہ رکھتے ہیں تو غالب گروہوں کا جملہ دبا دیتے ہیں لیکن جب وہ غالب
 ہوتے ہیں اور علماء اور ان کے متبعین مغلوب تو عالم جب کوئی بدعت دین کی کتابا نہایت
 غالب گروہ یعنی حوام علماء کا جملہ دبا دیتی ہیں یہ وہی زمانہ ہے جس کی قبلہ حدیث شریف میں
 دی گئی ہے۔

جمہیت اسلامی کی تخریب | دو ستویہ واقعات و متعلق ہیں مشام وہی جو وہ رویا ہی کہہ کر سنائی
 یہ حالات کفار کی وجہ سے تم انوکھے دینداروں کے چہرہ پر پڑے۔ جس سے علماء ہی میں
 بے حس کے ساتھ لبہ روں کے ہاتھوں میں گرفتار ہیں وہ ان کی ایک ایک حرکت سے
 نمایاں ہے جمہیت کے جس عالم نے اپنے ایمان پر بہت بڑا احسان کیا اس نے یہ کام
 پر بیاباںات میں شہر گناہی کی پیروی کرتے ہیں ان کا کماست ہے لیکن مذہبی امور میں بہ
 بگڑان کی بات نہ مانیں گے نہ اپنا مذہب چھوڑیں گے نہ احکام مذہبی میں کوئی تغیر و تبدل
 کریں گے یہ کہا اور اپنے قوت ایمان کا مقدمہ ان رات میں خوب ڈھکا بچا۔

حالانکہ جمہیت میں جو عالم شریک ہو جائے اس کی خاص توجہ صرف بت پرستی پر
 سلام اور انہماک اس عمل کے متعلق ہے وہ دھوکے کا ستیہاں ہے جو اسے نہ معلوم کہیں
 جمہیت کو اس کرنے کی ضرورت ہی کہ پیش آئی۔ جن امور و اقوال کا اس نے دھوکہ میں

جی رہا ہے وہ اس سر کی کان میں بڑا کہ یہ قوت ولی میں سیل ملا رہا ہے پاسے جانے
تھے یہ چوں جس میں جسے جیتہ لعل کا لقب دیا گیا ہو۔
صاحبیت ناقص اس کے بعد کرانے کی کوشش فرماتے ہیں یہاں شبہ کسے ہوا تھا
جو اپنے دفعہ میں مقدمہ کی اہمیت، مخانی خود آپ کی تحریر میں اور آپ کے متبعین کے
مذہب و حرکات آپ کے بیان و اسلام کا آئینہ ہیں۔

اسلام نے اپنے متبعین کو کفار سے جنگا لگی کا حکم اس تاکید و مبالغہ سے دیا تھا کہ شریعت
میں بھی یہ ہدایت کی گئی تھی کہ کفار کی تقلید اس میں بھی نہ ہونے پاسے وضع کیا بس
مثلاً: صورت پہلے و مشارب سلام و تحیۃ تفریق و تہنیت غرض جملہ شعبہ اسے حیات مسلم تقلید
کا حوت حصون و محفوظ رہے چنانچہ آج تک مسلمان ہی جانتے تھے اور بعد از توفیق اسی
ن کا مل بھی تھا لیکن اس دور میں مسلمانوں کی عصیت اس طرح خفا کر دی گئی کہ معاشرتی
و مذہبی امور کا کیا ذکر پرینی امور میں کفار کی تقلید کمال ارادت و عقیدت سے ہونے لگی
اور سے بیان و اسلام کا لقب مٹا لیا گیا۔

سنے والا منہ بھر کر کفر کا کلہ کتابی سامع اسے سنا ہے اور جوش طرب میں آکر رقص
نہا کر ملا رہا سی دیکھتے ہیں سنے ہیں لیکن کہیں اپنے سکوت کہیں اپنی ہر اہمیت اور کہیں اپنے
فادہ سے ایجاد کفر و کفر پر تزیین و تخریب میں بیٹھے ہیں یہ وہی زمانہ ہے جس کے متعلق
مذہب میں روایت موجود ہے۔

عن فیہ یوقہ قال قال رسول اللہ ﷺ حضرت ابنی ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آؤں ماسے میں جوئے و جال مٹا
دوں گا۔ یا تو مکر و مکر و مکر و مکر

لَا تَسْمَعُوا أُنْثَىٰ وَلَا يَأْكُلُ كَلَامَ الْوَحِيدِ
وَلَا يَنْفَعُكُمْ شَيْءٌ
نہم سے ایکے کو نہ سناوے نہ سنے اور نہ
ان سے اور ان کو اپنے سے بچاؤ نہ دے نہ
نہ کرنے پائیں اور نہ تمہیں فتنہ میں آ لیں۔

جس سلطان میں ایک ذرہ ایمان کا باقی ہے وہ دیکھ لے کہ یہ ذرہ زود ہی نہ زبے
نیر، یہ وہ بندوں کے متعلق جس قدر عمارت و آیات قرآنیہ آج پیش کی جا رہی ہیں اسے
مسلمانوں کے کان کسی آشنا ہوئے سے تائید کی کتاب میں موجود ہیں ہمیں بتاؤ کہ کس حد میں
ہندوؤں کو مسلمانوں نے اپنا رہبر بنایا تھا مسلمانوں نے ہندوستان پر سات سو چھ
فرمان دوائی و جہاں بانی کی ہے ہزاروں علماء اس خاک ہند سے پیدا ہوئے لیکن میں کا
پتہ بناؤ کہ کس صدی کو علماء نے کتنا ہند کو اہل کتاب قرار دیا رام لھن پر پھولوں کا باغ
مسلمانوں نے کس زمانے میں رکھا آج سے پیشتر میں قلمدار کریم گزشتہ ۱۰۰۰
یا ان کے حالات زندہ گئی میں کہیں اس کا سراغ ملتا ہے اس طرح ہند پرستی تو س صدی
کے مدعیان علم کے لئے مخصوص تھی تاکہ غیر صادق کا ایک ایک حرف سمجھ ہو جائے۔
نبوت و سلطنت کا فرق ابراہام اس بحث کو چھوٹے کھل مصلحتی طریقے سے ایک مسئلہ پر
ایک تیر و آزارناخ یا ایک صاحب علم دین ان سب کی حکومت دنیا کے لئے موجب
وہ بادی ہر اس لئے کہ ان سب کا نصب العین انسان کے جذبات و فرائض و فہم
اپنی تحقیقات و اختراعات یا اپنے اختیارات و قدرتوں میں جذب کر لینا ہی لیکن نبوت
و رسالت کا نصب العین انسان کو ہر طرح کی غلامی سے آزاد کرنا قرآن انسانی کی بندش
سے رہا کرنا اور تقرب الی اللہ کا راستہ بتانا ہوتا ہی اللہ کے بندوں پر اللہ ہی کی حکومت
ہوتی ہر اس کے خلق کے ہر مے اعتقاد و قرائن کے فرمان کے موجب حرکت کرتے ہیں

ستودہ پاتے ہیں نہ جس کے ساتھ کہ ان کے ماتحت کی سرمت ہوتی ہو نہ کہ خود اس کا
 ہی کی قیادت ہی جتنی کتابت سمجھتی جو غیر اپنے رب العالمین کی طرف سے لانا ہو
 نیک شریعت اور مہم کے تحت انسان کے ساتھ شہادت کے ذریعہ کی تعمیر ہو
 مقصد ہوتا ہے قوانین الہیہ کی حکومت وہاں کے ماتحت نہ ملے گی یہ کہنے میں کوئی فرق
 نہیں ہوتا شخص خود جس پر سلطان ذی جاہ بدوی ہو یا مسلمان باطل ہو یا ملایا یا انہی
 کی سرمت سب پر یکساں ہوتی ہے ہر ایک مسلمان اس واقعہ کے آگاہ ہو کہ قاروق اعظم
 جیسا میل الشان فیض بیک کہ ایک دفع عام میں جمعہ کے روز خطبہ کے لئے کھڑا ہوتا ہوا وہ
 مجمع کو خطاب کرتے ہوئے کتاب کو اٹھوا واطیعوا مسلمانوں کو سزا اور کما انوں کو ایک
 شخص کھڑا ہو کر یہ حرکت کہہ دیا کہ اس مجمع کو اطیعوا واطیعوا میں سنو گانہ کما انوں کو
 سوال ہوتا ہے کہ اس امر میں کیا جواب ملتا ہے کہ تقسیم کے وقت جو مانا تھا اسے
 حصہ میں آیا تھا وہ جہاں کے لئے مانا کافی تھا تم نے اپنی عبا کہاں سے پوری کی فاروق اعظم
 کے بیٹے کھڑے ہو کر گواہی دیتے ہیں کہ میں نے اپنا حصہ باپ کی نذر کر دیا تھا اس
 شہادت کے بعد معاملہ حل ہو جاتا ہے اور معترض مطمئن ہو کر یہ کہتا ہوا بیٹھ جاتا ہے کہ ان
 واطیع اب سنو گانہ اور کما انوں کا اسی روایتی قانون الہی اور قانون شاہی کا فرق
 نہیں معلوم ہو گیا ہو گا لیکن مزید فیضان کے لئے ایک اور واقعہ یاد کرو فاروق اعظم کے ایک
 بیٹے پر بیسی خط ثابت ہوتی ہے جس سے تفریر شریعتی ان پر لازم آتی تھی فاروق اعظم پر
 سزا جرم مکان تشریف لے جاتے ہیں بیٹے کو دسترخوان پہنچے اٹھا کر کٹاں کٹاں مجمع
 عام میں لاتے ہیں وہ شریعتی جاری ہوتی ہے ہنوز ضرب تازیانہ کی تعداد پوری نہیں
 ہوئی ہے جو بیٹا پائیں سے بیاب ہو کر پانی مانگتا ہے باپ اور بیٹے کی گفتگو یہ ہے

نفاذ میں سنئے۔

حو بلغ سبعین فقال یا ابت
استقی شربة من ماء فقال یا ابی
ابن کائنات ربک یطهرک یتقیک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربة
لا تظلم بعدھا ابد یا خدام
اضربہ ۛ

جب شتر دشت سے روپٹا نہایت
سے اب تھرا ہوا ہوا دشت میں
لے آیا نہایت شکر نہایت
جنت میں جو سب سے زیادہ
جابر پڑا اس کے بعد تو کسی یہ مانگا کہ
نے کہ ظالم کو کھڑا کر دیاں کو سے نہایت ہی کردہ

جب بیٹے کی حالت بت ہی زار ہو گئی تو اس وقت اب اپنے میں جبرودنی
گفتگو ہوتی ہی اسے ہی سنئے۔

حتی بلغ ثمانین فقال یا ابت
السلام علیک

جب انہی کو پٹ پٹ کر بیٹے نے کہا کہ
باب السلام علیک ختم ہوتا ہوں۔

فقال وعلیک السلام ان رايت
محمدًا فاقره منی السلام وقل له
خلفت عمر لقیس القرآن و یقیم الحدو
یا خدام اضربہ ۛ

خاروق اعلان نے فرمایا وہ ایک لڑکے سے بیٹے اگر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تدبیر ہی نصیب نہ کرے کہ
اپنے عمر کو چھڑا دے قرآن کی قوت کرتا ہے اعدو
شرعیہ کو تو یہ کتاب اس کے بعد قدم کو مار دیکر
ہاں حد دہڑا گیا جائے۔

پہلے واقعہ میں خود ذات امیر المومنین پر اعتبار بھرے مجمع میں کیا گیا ہر طرف
ایسا خیف ہر کہ امیر المومنین کی ذات اور شان کو دیکھتے ہوئے حیرت ہوتی ہے کہ ایسی
نیمف جرح کی حاجت ہی کیا تھی تعجب شاہی اور داب جوں داری ایسے معصیت خیز کو

کرنے والی بات سے گامیوں والے ہر نبی کا تعلیم یافتہ ہیں۔ جب بھی ہم نہیں جانتے تھے
 نوحہ موقوف کر دیتا ہے اور وہ اصل کی حیثیت سے صفائی کا گوہر ہے۔ پھر کر لیا ہے
 دینہ من محمدؐ بھی ہو جاتا ہے تب خطبہ شروع کرنا ہی پھر یہ بھی دیکھو کہ آئندہ زندگی
 میں بھی کیسے سہل کا فخر و شکوہ نہیں آتا۔

دوسرا واقعہ علم ہی کی ہر گہری کی ایک عجیب مثال ہے امیر المومنین ہیں اگر چاہتا
 ہے کہ کوئی سبب یہ کر دیتا لیکن نہیں جذبہ احتساب کی یہ شدت ہے کہ مجرم کو
 پانی دینے کی بھی دعایت کر دیتے ہیں ذرا نظر بن سیکھے اور خود رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم و خاتہ زندگی کو دیکھئے بیشہ مثالیں اس کی تمہیں ہیں گی جس سے فرق نہ لگے۔
 درختی کار و زر روشن کی طرح واضح ہو جائے گا محض تبرکاً و تہننا میں دو اہل حق پر انکشاف
 کرتا ہوں جنگ بدر کا موقع ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جان نثاروں کی صفِ ہموار
 فی بیس ٹھکے آرتے فرزند رہت ہیں سوا بن غزیہ صف سے آگے نکلے ہرے ہیں
 ان کے پیٹ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر کی لکڑی سے چوکا دست کر فرمایا کہ صفِ ہموار
 اصل پر سواہ فی کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ مجھے آپ نے تکلیف پہنچائی اس کا عوض
 دیتے رہیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے شکر مبارک سے اٹھا دیتے ہیں اور فرماتے ہیں
 کہ ہاں عوض سے لو سواہ شکر مبارک کو پورا دیتے ہیں اور جسمِ اطہر سے لپٹ کر مرض کہتے
 ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر سخت ہو دشمن کی فوج بیکراں پیش نظر ہی
 ہو سکتا ہے۔ یہ رب مجھے مرتبہ شہادت عطا فرماؤ تو میں کے جناب میں ایسا جسم لے کر پہنچ
 ہوں جس کے حبس کے جہت سے ہو ہی اسی کی برکت سے رحمت و مغفرت کی تہہ ہو
 کیا ایک سپاہی اپنے بادشاہ سے معذرا ہے ہیں ایسا کہنے کی جہاں بکتا ہے کیا ایک

بادشاہ اس طرح حق الباداد کر کے ہر اس خندہ پیشانی سے ساتھ آتا رہتا ہے جس میں
اور ہرگز نہیں۔

دوسرا واقعہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ آخری وصیت جو آپ نے فرمائی
میں ارشاد فرمایا ضعف کا استیلا ہے سر میں درواس شدت کہ ہے کہ چنی سے نہ مبارک
باندھ دیا گیا ہے اسی حالت میں مسجد نبوی میں تشریف لا کر نمبر کو زینت وصوت دی جانے
اُفت اپنے پیغمبر کی آخری وصیت سننے کے لئے ہونے درجوت میں ہو رہی جو جب
مسلمان جمع ہو کر مہر تن گوش ہو جاتے ہیں اس وقت ارشاد ہوتا ہے: "رب افری کہ
مادا ہو تو آج وہ شخص اپنا عزم سے الگ کسی کو چھو لی دی ہو تو وہ بھی اپنا عزم پر دل کرے
اگر کسی کا قرض ہو تو وہ اپنا مطالبہ پیش کرے حاضرین میں سے ایک شخص تین درہم کا
دی جوتا ہر جملی الفوراد کیا جاتا ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ پیغمبر کا حقوق العباد کے متعلق اس جمع کتنا محض زبانانی نہ تھا
بلکہ عملاً اسے کر کے دکھانا تھا کہ جن احکام الہی کو اُمت تک پہنچا دے یہ خود پیغمبر کی
زندگی انہیں احکام کی کس قدر تابع و مطیع ہے صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ و صحابہ عیار کمال
دل چاہتا تھا کہ اس مبعوث کو اور کامل کر بیان کرتا ہے کہ اپنے مولا اپنے پیغمبروں
صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کھنے کی مساوت حاصل کرتا کہیں اس وقت چوں کہ عباد
مشکوٰۃ سے موالات کرنے والوں کی ہدایت منظور ہو اس سے اصل مضمون کی طرف
منوج ہوتا ہوں اور لیڈران قوم سے نیا تھاجرانہ اللہ میں کرتا ہوں کہ ایک برکت لے
ہو اور ایک سیاست یورپ دونوں میں فرق آسان زمین کا ہے بہت سادہ صیغہ
زمین و مذہب ہو اور سیاست یورپ مترادف کرید و عمل۔

میں حضورؐ ہر سب کو بتا رہے تھے کہ ان کو اپنی اصول پر چکے سوائے نہیں کامیابی کا
 جس دلائل جو یکن یک سوز ہے کہ تم اسے تعلیم دینی و مذہبی قرار دے کر سیاست اسلامی
 کو نہ بناؤ۔ یہ ہر ملک گیر اور داعی الی اللہ کا ذوق مبارک ہے ہر وہ اصول جسے ایک
 ملک پر ہے دشمن و مقابل کے حق میں روا رکھتا ہے کہ تم اسے تعلیم قرآن قرار دیتے ہو۔
 نیز کیسی عاجزانہ لٹاس ہے کہ مسائل کی صورت میں نہ کیجئے شریعت کو یورپ کی
 پابندی کا برد قرار دے کر اپنے ہاتھوں کا کھلونا نہ بنائے جو کچھ تمہیں کرنا ہو اٹھس کر
 شرق سے کرو روکنے والا کون ہے لیکن خدا کے لئے دین اسلام کو ذبح نہ کر داپنے عروج
 اور پسند و زہ عزت و دیانت کے لئے قرآن و حدیث میں تحریف نہ کرو اسلامی مسائل
 کو اپنے عرصہ و آواز کا شکار نہ بناؤ۔

جنگ بدرا و فریخ کو کے فائنات گزر چکے خلافت فاروقی اور عبد بنوت کے بعض
 حالات بھی پیش کئے جا چکے اس پر بھی اگر تمہیں بادشاہت و نبوت میں فرق نہ معلوم ہو
 اعدائے ان کو آپریشن و ترک نوات میں تم فیروزہ کر سکو تو پھر تمہارے ایمان پر انا للہ وانا
 الیہ راجعون تلاوت کرنا چاہیے۔

دوستو! کے واسطے اپنی جانوں پر رحم کر داپنے اعمال غبی اذال کفریہ اور تحریف
 مسائل شریعہ سے توبہ کرو ایمان کی حقیقت سمجھو اور اس کی قدر پہچانو خدمت اسلام کا فہم
 سلام سے عین یکسر منہ بگاڑی اور ان کے ہنود پارٹی کا جام دلاکب تک پینے رہ گئے
 دنیا چند ست آفر کار با خداوند ست۔

ایک ورثہ کا زلہ اس جگہ ایک ورثہ پیدا ہوا ہے کہ مجربہ و تحریکات جب کہ تحت احکام شریعہ
 میں درج ہو تب نہیں ترک حالات کہا جاتا ہے وہ ہرگز و غل حالات نہیں تو پھر آؤ اس کی

کیا رہ جو یہ تحریک عالم گیر ہو رہی ہے۔

اس شبہ کو دو جواب ہیں ایک کہ مجمل اور دوست کو کسی قدر غلط بیان کیا ہے۔
مجمل جواب تو یہ ہے کہ اس تحریک میں حکومت و بادشاہت کی پاداشی، یعنی ان سے ملنے سے روک
دینی زندگی اور اسلامی اخلاق سے بیگانہ دشمنی اور دنیا جی میں نمود و شگرت نہ ہو ہی نہیں
جو حکومت کا سبب بنائے لیکن اس سے دیکھنا تو سب کے سب اس طرف ٹوٹ پڑے ہیں جو اس کا
بڑا دل پر جاہلوں کو عالموں پر فراق کو پرہیزگاروں پر ہمت آئے اور مجاہدین کو بیوقوف
کہ ملتا تھا خود بینی و خود رائی اور دانش کی دکھنی بت جس نے اس تحریک کو وہ دیر نہ رکھ
ہے اس وقت اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ خود حکومت ہند نے اپنے اندر کمزوری سے ہندوستان میں
ایسا مادہ پیدا کر دیا کہ ایک ادنیٰ اشارہ انھیں برا سمجھ کر دینے کے لئے کفایت کرتا ہے
تفصیل اس کی یہ ہے۔

حکومت عام گلوبل حکومت کے لئے کہاں سیاست کا بنیاد ضروری ہو وہاں عدالت کا مفہوم اس
بھی زیادہ اہم و ضروری ہے جس کے بعد سے جس طرح کو کام ہندوستان میں آئے رہتے ہیں
طرز عملداری میں سیاست کا جز اس قدر غالب ہوتا گیا کہ رفتہ رفتہ عدالت کا مفہوم وہ ہوتا
ہندوستانی آفراسان تھے جب ضبط کا راندہ راندہ ان سے فراہم کی تو اس ہندوستان میں
اسی بزم فغاں کا نام کانگریس پڑا ہے۔

نقد ان عدالت کی توضیح اس سے ہوتی ہے کہ ہندوستان کی بادی پر تعلیم کی ہے
تو بہت شمار بعض پانچ قسموں پر تقسیم ہوئی تعلیم دینے والے تھے نہ دینے والے نہ دینے والے نہ دینے والے
تعلیم پانے والوں کو یہ شکایت رہی کہ وہ تھے تیار نہ تھے تعلیم دینے والے نہ دینے والے نہ دینے والے نہ دینے والے

نہی مہیستی خاک میں ملنے سے بڑے سبب ہی وہ دکانہ و عین حبیب و سوس
حالت میں گزارنے لگے کہ نہ پینٹ برکھانہ نہ نہت رہیں باس نکلوا وہاں مہیستی بہت
لیکن باوجود انتظام میں روزت زیادہ کفایت نہیں کرتی تھی ہر کار کا یہ دور کہ باوجود
اس کے کہ سارا دن کھڑی میں وقت جو پھر بھی نہ ملے اس کے وقت بہت زیادہ گزر رہے تھے
دراحت کے عوض چرائے کے سامنے دید و ریزی و بلاغ سوزی ہو رہی تھی یہ وہ
ہے کہ دو آدمیوں کا کام ایک کو انجام دینا پڑتا ہے ایک کی نکلوا دو دوسرے کو
ملتی ہے رشتہ ستانی اور غامی اخلاق کی ہی تلک سنی بنیاد ہے اس کے ساتھ ساتھ
اور شامل کر لیجئے کہ اعلیٰ ہمد و منصب اور ایسے امتحانات و سندیں جن سے ہی وہ
کا استحقاق ہو پندستان اور بند و شاہزادوں کے لئے ممنوع رہا غلاف شہریت
ایسی صورت میں ملازم پیشہ اپنے پینے میں وسعت کہاں سے لائے۔

۱۴۵) زمینداروں کا یہ حال ہے کہ قانون کی ہمیشہ میں سب سے بڑا سبب لگے ہیں۔
کاشتکاروں سے کچھ بول نہیں سکتے دنیا بھر کے ہر چرچی آتی ہے کہ زمیندار
نائب تحصیلدار کا دورہ اور بھی زمینداروں کو پینے والے ہے جس سے انھیں بے بسواری
بندوبست و وام ہے وہاں سرے سے ہیکل زمینداروں کو نہ دیکھ کر رہ گیا۔
قانون ایسے پر پیچ بنا ہے کہ کاشتکار زمیندار سے زمیندار کا شکار سے بڑھ کر
رہے کھڑوں کی ساری دفع زمینداروں وہ کاشتکاروں کے تدارکات کی بدولت ہر
اسی تشاری کا نتیجہ ہے کہ نہ کاشتکار زمیندار و رعایت کی نہ گئی بدولت نہ زمیندار
سکھ سے بیٹھنے پاتا ہے اس سے پہلے وہ بدولت نہ گئی نہ زمیندار کا کھارہ دونوں
کو بدولت بنا رکھا ہے۔

ساور میں روزمرہ کے سہولت میں بندہ دستیابوں سے ایسا ذلیل و خوار پڑاؤ
 پہنچا ہے کہ یہ جو عزت بل کر خاک بیاہ ہو با تو وہ اہتمام جس کی غایت ہم نواز دہم پایہ
 ہوتا ہے اس میں بھی خوشی کی ایسی ہوتی کہ بغیر تھوگہ ہو جاتا رہل کا سفر میں ہر ایک
 سفر میں شہت مہیا ہوتی ہے وہاں بھی تفریح و توبہ کا عمل بکثرت پیش آیا گیا عرض
 ہے وہاں قیام رکھنے کے لئے اس فراطے کا رہا گیا کیونکہ اس کی ہر ادا اس کا بلوغ
 دروں و بقی کی کہ جب ہندوستانی ہونے پھر نہیں غالب بھان جو کر میری قلامی کرے
 نذرہ بنانا ہے یہ تسلیم کہ تم نے یونیورسٹی کی سند حاصل کر لی انکھینڈ بھی ہوا تو ہیرٹری
 کی رینکٹ دو گرہنی سندیں بھی یورپ کی یونیورسٹیوں میں حاصل کر لیں لیکن آخر ہو تو
 ہندوستانی مذہب کے معاصات و عبادت کا ہمارے سامنے نام لینا جرم عظیم سمجھو
 وین ملک کے ساتھ قطع نظر دیگر حالات صرف ریزیڈنٹ صاحبوں کے غیرت سوز و تھا
 ہی ہر خوشنوی کے منفعہ کر مینے کے لئے کافی تھے۔ حالات و واقعات ایسے نہ تھے
 جو عام رہنے والوں کے بغیر رہ سکتے۔ جب ضبط کا یا رانہ رہا تو کانگریس میں روز و لیون
 میں ہوسٹ و رہندہ اخبارات اس کی تائید و نشر میں یحییٰ وہ دگوار ہوئے اگرچہ
 چشمہ نئی کا مسئلہ جاری رہا لیکن کانگریس کی الاپ بڑھتی ہی گئی واقعہ پنجاب سے
 ذہن میں رکھنا چاہیے کہ وہ نہیں باسرو ہی نہیں۔
 مسئلہ نوٹ خصوصاً گھانا کو بلاشبہ تین ایسی تھیں کہ جن میں ہندو اور مسلمانوں تو میں بحیثیت مساوی
 فائدہ دی وہ تھیں لیکن مسلمانوں کی افسردگی کے وجہ کہ ان سے ماوراء بھی ہیں۔
 مسلمانوں سے کانگریس قیام کی طرف منت کا نشانہ اس کے خلاف تھا مسلمانوں
 کو منت کا یہ تہوید و نہایت زور و قوت کانگریس کی مخالفت کی نہیں کا یہ اثر تھا کہ

ہاگرمیں کا ہندال ہمیشہ مسلمانوں سے خالی رکھائی دے۔

۱۲۔ اگر گورنمنٹ نے تحفظ ہندو فرقہ کے نام سے بنی ہوئے قانون وضع کئے ہوں تو اس سے مخالفت کی مسلمانوں نے گورنمنٹ کی تائید میں اپنی آؤئیں بند نہیں کر سکتے۔ ہندو مسلمان سمجھ کر قانون کی سختی سے وہ ڈرے جس کے دل میں چرچہ ہو تو نہ کوشش سے ہٹے اور میں نے رہو آں را کہ صاحب پاک مت از محاسبہ بہ پاک۔

۱۳۔ اگر گورنمنٹ نے قانون مطابح پاس کیا ہندوؤں نے مخالفت کی مسلمانوں نے یہاں تک تائید ہی کی لیکن ان سارے موافقات و تائیدات کا صدر یہ تھا کہ غیرت نہ کرتے جسے مدیران کے قید ہوئے ضمانتیں ان کی ضبط کی گئیں متفق علی ہیں یہ پس پشت نہ لگتے۔ ۱۴۔ ان سب بڑے بڑے مسجد کا پنور کا واقعہ ہے جس میں مسلمانوں کی مذہبی توجہ کی گئی مسلمان صاحب اپنے نام سے ایک سڑک بنانا چاہتے ہیں اس کے دست و پستہ سے کس مسلمانوں کی مسجد تہذیب کر دی جاتی ہے۔

مسلمانان ہند نے اپنی فریادوں تک پہنچائی لیکن مسن صاحب کی ضد کچھ ایسی زحقی جو مسلمانوں کی فریاد کی شنوائی ہوتی یہ معاد کس قوم کے ساتھ ہو اور اس سے کیا فائدہ پیدا کیا اس کے لئے صفحات تاریخ میں سے اس واقعہ کو پڑھ لیجئے۔

جامع مسجد دشمن سے متصل ایک گرجا تھا جس کا نام یوگا گاربا تھا امیر صوبہ کے نائبین یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ گرجا مسجد میں شامل کر لیا جائے۔ ہندو مخالفت سے بیکار ہو کر طلب کیا وہ دینی پر دھنی منوے ضرورت منوی کہ گئی۔

عبد الملک بن مردان نے اس ضرورت کو اپنی حد میں تو گرتا ہوا اور غرضت کے ساتھ نہ کثیر مہی من کے سامنے پیش کی لیکن صبی بی ہر بھی۔ منی نہ ہر سے ضرورت

منوی کردی تھی۔

یہ کہ یہ کہہ کا آہ اس نے ہی زرخیلہ پیش کی۔ درگرجا میں یوں سے طلب کیا
 یکن وہ کسی طرح منی نہ ہوئے وید نے فقہ میں جھگڑا کر کہا کہ اگر نذر سے لوں تو کیا کرو
 جب ہی ہوتے کہ جو شخص گرجا نہ آتا ہے وہ پائل یا کوڑھی ہو جاتا ہے اب ولید کا فقہ جس طرح
 جو جنتہ کہ کہیں وہوں میں یہ بہرہ مقیدہ کا مرتبہ نہ حاصل کرے خود ہی ولید سے کڈا لے کر
 گرجا کی دیو دیوی شریف کردی میانی اپنا سامان نہ کر رہ گئے اور گرجا شامل مسجد ہو گیا۔
 جب نہ دفعہ نہ مرتبہ میں حضرت کا یہ میا یوں نے استغاثہ دائر کیا کہ ہمارا گرجا
 بہترین زمین پر شامل مسجد کر دیا گیا ہے تحقیقات ہوئی واقعہ صحیح ثابت ہوا حکم ہوا کہ آہ
 فقہ مسجد کا توڑا یہ یوں کے نہ کر دیا جائے۔

سلمان جیاب ہوتے کہ جس زمین پر برسوں اذان پکاری نمازیں پڑھیں اب وہ
 ہر رجا ہوئی باقی ہے لیکن جیاب جو کر کیا کر سکتے تھے جب کہ امیر المؤمنین کا حکم نافذ
 ہو چکا تھا قریش میا یوں کی خوشامدیں کیں اور غوطہ کے کل گرجے جو مسلمانوں کے
 قبضہ میں تھے وہ اب میا یوں کو دیدے تب میانی راضی ہوئے اور مسجد قائم رہی۔
 جس نے گرجا کے پرانی مسجد وسیع و ستوی بنائی تھی میانی مسجد کو اسلامی مسجد
 یہ خاص سے زمین کی صفائی درپاک میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں آتا تھا مگر صرف اس
 میا سے کہ میا یوں پر نہ ہوتی نہ ہونے پاسے وہاں دشمنوں نے اپنی فراموشگاہی ٹاپک
 بھگنوں نہ بسندہ بیکن میا یوں کی دل آزاری روانہ کرکے ولید نے بیکل قبضہ کر لیا
 لیکن یہ نتیجہ ان کے سوا کل نہ تھا جس سے عقدا کا خطہ تھا لیکن جب زمانہ محمد بن عبد العزیز
 کا یہ دنایت نہامنی سے یہ میا یوں کے حق میں فیصلہ صادر کیا گیا سن ۱۸۱ اور ان کے مامی

اس واقعہ کی طرف نظر کریں اور دیکھیں کہ وہ قوم جس کی مسجد شہید کی باقی ہے اس سے پہلے
 بام سلطنت میں میسائیکس کا تھوکیا کیا تھا اور آج اس کے ساتھ کیا کیا ہو رہا ہے کہ قوت
 مسلمانوں کی قوم بھی طاقت و قوت رکھتی تھی ایک وہ تھا نہ بھی تھا کہ مار یورپ اس کے
 چشمہ دابرو کے اشارہ پر چلنے کے لئے کمر بستہ و آمادہ تھا بہت بڑی میدانوں کی تباہی
 مسلمانوں کی رعایا بن کر صدیوں تک زندگی بسر کرتی رہی ہے آج اس قوم کے بے شمار
 احزانوں کا اگر عرض آپ ادا نہیں کر سکتے تو کم از کم اُنہی سے تھوڑے شوق سے تھوڑے تھوڑے
 بیشک مشن روڈین کر تیار ہو گئی اور مشن صاحب کو اس کی خوشی بھی ہوئی کہ ان
 نام کی ایک شہرک یادگار رہی لیکن یہ یاد ہے کہ اس شہرک کا نام جب تک باقی ہے
 شہید مسجد ہر اس شہرک کے گزرنے والے کو آپ کی بیدار اور اپنی مظلومیت و شہادت
 یاد دلاتی رہے گی۔

حیف صد حیف شہرک کی وصیت دیکھی گئی لیکن مسلمانوں کی تنگ دلی کو یاد کیا
 گیا سو شہرک میں تنگ ہوں لیکن رہا یا کا دل بے کشادہ ہے تو کیا مضائقہ۔

شہرک پیچ در پیچ غم در غم ہو کر رہا یا کے قلوب دردناک و استغیر ہوں غف
 حکومت و قزاقان روائی ہے آپ نے شہرک بید می بنائی لیکن قلوب منحرف ہو گئے آپ نے
 شہرک میں وصیت پیدا کی لیکن قلوب تنگ ہو گئے۔

اس واقعہ نے مسلمانوں کو بت ہی یا اس روئے تھا لیکن پھر بھی شہید و شہداء کا نام
 لینے سے بہت فتنہ و فساد مسلمانوں کی سرشت میں اس لئے خون کو گھونٹ پی کر رہ گئے اگر ہم
 مسلمانوں کے لئے جو معاملہ مسجد کا ان پور میں سرگرم کرنے کی غرض سے متاثر ہو
 اس کا ایک مخالف آئینہ صورت بنام غلام ایسی پیش کر دی کہ جو یہ بگے کہ مسجد کا خطہ محفوظ

میں اور سب کی منہ پوری ہو گئی۔

تب ہی، ہاکرمیے گئے اداس مشرت میں بڑی شاندار گارڈن پارٹی مسلمانوں کی طرف سے آمان کی گئی، عمارت صاحب فوتے سے کراگر نروں کے منظور نظر ہوئے اور جنیلین صاحب اسی ہزار کی قیمت لے کر کامیاب واپس ہو گئے، انوس اس کا ہے کہ عالم صاحب کو بھر پور سچا و شہادت سن سن صاحب کی جناب سے اور کچھ نصیب نہوا لیکن اصل حقیقت کب تک پہنچی جتنی فرسینے مسلمانوں پر کھل کر رہی۔

۱۵۱۔ فرد وہ پڑمردہ کر دینے والے واقعات ہندوستان میں اب بھی رہتے جو خلافت کے متعلق لائڈن پانچ وزیر انگلستان نے اپنا فیصلہ شائع کیا اس فیصلے نے کھلے فطلوں میں یہ بتا دیا کہ نہ صرف ہندوستان کے مسلمان بلکہ پوری قوم مسلم خواہ وہ کسی سرزمین میں جتنی ہو وزیر انگلستان کے خیال میں ایک مرد دلاش ہے جسے پوند خاک کر دینا چاہئے یا مستحکمانت مسلمانوں کی بیانی کی جسے زیادہ قوی ملت ان کی ہی نہیں قومہ داری ہر مناسبت معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اختصار کے ساتھ اس کی کچھ تفصیل کر دی جائے تاکہ عام اسلامی کے لئے دلے اضطراب کی حقیقی علت معلوم ہو جائے۔

نئی کبریاں، اصول و التسلیم کی ذات کو حق سبحانہ نے خاتم النبیین فرما کر ہمیشہ کے لئے ہر وقت کے لئے وہ بندہ، دیاب محال قطعی ہے کہ کوئی دوسرا نبی یا رسول ہو ہی طرح شریعت محمدی کو خاتم النبیین اور ہر پہلو سے کامل و تمام فرما کر اس سے آگاہ کر دیا کہ قیمت تک یہی شریعت قیام رہے گی کسی نئی شریعت کا نزول نہوگا۔

ہر ایک ایسی شریعت جسے قیمت تک دنیا میں قیام رکھنا تھا اس کے لئے ایک قدرت ہی کہ جس خاکہ عالم میں جس فرزند آدم بستے ہیں نہ کہ ملک و فرشتہ

اس کی حفاظت اس وطن کی جائے کہ مذہب کا جو دو بائیں سے قوی کر دیا جائے۔
 یہ ایک حقیقت واقعی ہے کہ جو مذہب اپنی حفاظت میں کر سکتا ہے، وہی وہی
 کے لئے طاقت رکھتا ہے اور انہیں رکھتا ہے اور جو دوسری طاقتوں میں سے ہر ایک مذہب میں
 خیال سے زیادہ مرتبہ نہیں رکھتا، وہ ہاتھ میں میں اخلاق حسنہ کی کتاب ہر محفوظ و محفوظ
 اسی وقت ہوگا جب کہ دوسرے ہاتھ میں خوشنکاح شریعتی اخلاق ہی ہر مذہب میں
 پاکیزہ سے پاکیزہ تر اخلاق کی ہیں تعلیم بھی دیتا ہے اور ہر کتاب جو مذہب میں
 سے مذہب باب عصیان بھی کرتا ہے اس کی تبلیغ کی ہے وہاں ایف و تان مجتہدین
 جن کی حمایت و حفاظت میں ساتھ ساتھ چلتے ہیں قلب سلیم کے لئے تذکیر و موعظت
 اور مفیدین و اعدا کے لئے تیغ جوہر دار ہے

آں کہ میگویند آں بستر حسن

یار ما ایں دار دو آں نیندر ہم

اسلام کے محفوظ دامن رہنے کے لئے نین اصول قرار دیئے گئے ہیں
 یہ تھا کہ مسلمانوں کا کوئی مرکز ہونا چاہیے دوسرا اصل یہ تھا کہ مرکزی مقام کا ایک مرکز
 ہونا چاہیے تیسرا اصل یہ تھا کہ مرکزی مقام پر ایسی قوت مجتمع رہے کہ کوئی براہِ نبی
 نظر اٹھا کر دیکھنے کی جرأت بھی نہ کرے۔

حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ زادہ ہر قدر شرف و تین مقام مرکزی مقام قرار
 پائے بزرگوار العرب کے شمول سے مرکزی مقام کا استحضار صرف اختیار سے پور کر دیا
 کی ذات مقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام مرکزی کے امیر اور مسلمانوں کے چہرے
 و مابقیوں کا مادہ اولیٰ مارے کلمہ گو مسلمان مرکزی مقام اور امیر مرکزی کے غور و ملاحظہ

قرار پاسے۔

کتب رویت و سیر کے جانتے والوں سے :- امر مخفی نہیں کہ شریعت کی روشنی
اسی وقت پاک سے نئی تزکیہ نفس اسی روح پرور کے انقباس قدسیہ سے تمام میدان جنگ
میں وہ سپر لار تھا انظامات ملکی میں ایک بڑا مدبر سلطان تھا نزاعات باہمی و مناقشات
کے فیصلہ میں ایک جے نیٹر ماکم عادل تھا۔

زمین کے مسلمانوں کی کوئی ضرورت و حاجت ایسی نہ تھی جس میں بجز اپنے پیغمبر کے
کسی اور طرف وہ متوجہ ہوتے جب یہ جمع الانوار عند ختم ہو گیا اور پیغمبر نے اپنی امت سے
پر وہ کیا تعلیم گاہ نبوت کے ارشہ تلامذہ یعنی خلفاء اربعہ کا زمانہ نبوت بہ نبوت اسی
جامعیت کے ساتھ امت محمدی کی گنجبانی کرتا رہا۔

ہاں جب بنو امیہ کا عہد یا تو اس وقت بارگاہ خلافت میں یہ جامعیت باقی نہ رہی
معاش غلبہ کی بارگاہ میں ملے جاتا، معاد اہل بیت کے آستانوں پر حاضر کرتا تھا اور
مسائل مشہور کے لئے محدثین و فقہاء کا حلقہ درس تھا۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خلیفۃ المسلمین کی اطاعت و خدمت اس وقت
بھی مہ دین و عامہ مسلمین کے لئے تھی اور پر واجب ہی سمجھی جس وقت کہ بارگاہ خلافت
جامعیت مٹ چکی تھی اس کے وجود و دلائل بنے دیکھنے کا شوق ہو وہ فقیر کا رسالہ البتلا
ملاحظہ کرے اس مقام پر بعض سلسلہ سخن قدیم کرنے کے لئے اس قدر کہہ دینا ضرور تھا کہ
وہ شیعہ سلامی جس کے سایہ میں بیٹھ کر مہارفعہ و حدیث کا درس دیتے صوفیہ تزکیہ
نفس و صفات باطن کی تعلیم فرماتے اس کا قایم و باقی رکھنا جمیع مسلمانان عالم پر
نرمش گناہی ہے۔

سلطنت ترکی اس وقت تک سلطان کی طرف سے اس کے ساتھ دخل
 نہ تھا کہ یہاں سے متعلق تھے اور اگر فی مابین مرکزی قیادت میں کی خدمت و فرائض کا یہ سلطنت
 ترک ہی نے اسے اپنے ذمہ لے لیا تھا ماری دنیا اپنی قیادت میں اس وقت کی تعمیر
 زمین میں مصروف تھی لیکن سلفیت عثمانیہ کو تا بعد از موت احمد دوم یہ نہ رہا کہ اس کی خدمت
 میں مشغول تھا۔

حربین شریعت کا انتظام ان مقامات کی تحسین و ترمیم میں وہاں کو ہمیشہ کی رہا
 و موزنین و مفتیان دین میں اس کی خدمت حکام سیاسی انتظامی کا تقرر و خواہ سب خواہ
 سلطان سے ادا ہوتا رہا خلاف خانہ کعبہ کی تیاری اور اس سنت رسول کے قیام رکھنے کی
 سادات اسی منصب جوتی رہی خلیفۃ المسیح نے اس میں کبھی کوتاہی کی نہ کبھی مسلمانوں کو اس
 اعتماد کا ہاتھ بڑھا یا ان کے مال و دولت کو اس نے انھیں کے لئے چھوڑ دیا تھا جو اس
 خدمت حربین شریعت فرض کفایہ پر اسی طرح اس کی محنت بھی فرائض کا یہ بہت
 اس وقت کہ خلافت عثمانیہ کو چھ صد باں گزر چکی ہیں کوئی شخص کہ بجز خلیفۃ المسیح کے
 کسی نے مرکزی مقام کی حفاظت میں اپنا خون بیدار نہ کیا ہے خلیفۃ المسیح نے خدمت
 کی خدمت اپنے ذمہ لے کر تمام مسلمانان عالم کو اس فرض سے اب نہ کہ و شکر و بارگاہ
 لئے راحت رساں مکاتوں میں پیش کی فرصت تھی لیکن اس کے لئے میدان جنگ تھا وہ
 دشمنوں کا مقابلہ فریضہ اقرب یا رواج باب بن و ذریعہ کے تھے فی حشر سے تہ طفت
 سینے رہی لیکن وہ خدا کی راہ میں پناہ گاہ کن کر اپنے چہروں کو بڑھاپوں کو بوجہ بنات
 فوجن والدین کو دغ و غارت و قت و جہالت بخور توں کا ٹھکانہ بن گئے تھے لیکن
 نصیب تو اس کی گرج و رہند و نور کی سنگ و زور کے ساتھ خدا سے سکھائے

دور دوروں کی سہولت سے ملت جنتی ہم نرم بستر اور گرم حاف میں لپٹ کر
 جنت کے قرب و شے لیکن وہ نئے کہ خاک و خون میں برابر تڑپتے رہتے کچھ سو برس
 سے خلافت میں مسلمانوں کے گونا گوں خدمات اسلامیہ کی ضامن و کیصل تھی۔

ہیہ وہ فرقہ کی پسالامی لواری جہاد کی علم برداری و فادہ حجاج کے کھانے کا
 نغہ ستایہ حجاج کے پانی کی بیل یہ جہاد امور بارگاہ خلافت ہی سے سرانجام پاتے
 تھے آج اس کی بہنی خاک و دی گئی مسلمانوں کا ایسا محسن مثلاً دیا گیا آستانہ نبوت کے خادم کا
 محمد گنوت دیا گیا پھر مسلمان بے ہیں بنوں تو کیا ہوں۔

کسی کا بڑھ کر کر دیا جائے قلب پاش پاش کر دیا جائے جسم ریزہ ریزہ کر دیا
 جائے اور پھر اس سے یہ پوچھا جائے کہ تو تڑپتا کیوں ہے عجیب برحمانہ اور حیرت انگیز طرز کا کام ہے
 فرض کریں کہ اس وقت مسلمان بے حیائی اور میدردی کے مجسمہ بن جائیں اور
 سب کے سب خاموش و ساکت ہو جائیں تو اس سے صورت واقعہ اور نفس منہ کیوں کر
 بد جائے گا اگر خمد و دانش کو کہیں وغیرہ چٹ پٹل دی جائے اور پھر داروئے بیوشی
 منگ کر کوئی دہوش کر دیا جائے اس کے بعد اس کا گلا کاٹ دیا جائے سر تن سے
 بد کر دیا جائے تو بیشک مقتول نہ داویلا کرے گا نہ تڑپے گا لیکن اس کے سر نہ
 ہونے سے انکار کیوں کر کیا جائے گا۔

یہ مسئلہ بھی کہ چکا ہوں کہ قیامت بعد سر کی خدمت اور حفاظت دونوں مسلمانوں
 فرائض کا یہ ہے جب ان کا خادم و محافظ نہ رہا تو یہ فرض اب سارے مسلمانان عالم کی
 گردن پر ہونے لگا۔ جب تک وہ سے انجام نہ دیں گے اس فرض کا مطالبہ برابر ان سے
 تہمتی بہت ہو نہیں سکتا لایت و صل اور بن آسانی و عن پردہ کے اعذار بارہ

پیش کر کے اس فرض سے بیکہ وٹس ہو بائیں۔

یہ مسئلہ بالکل قطعی ہے کہ نصب امامت ہر واجب پر مشروط ہے یہاں تاہم اگر کوئی کہے کہ اختلاف پایا جاتا ہے لیکن نصب امام کے واجب ہونے میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے۔
 قوت دفاعی اُس کا ہمہ وقت موجود رکھنا فرض ہے اس سے تو کسی کو بھی اختلاف نہیں۔
 اسی جگہ ایک اور مسئلہ بھی سمجھ لیجئے خلافت معنی نیابت نبوی ہے، نہ کہ برہنہ
 ہے بعد امام حسن علیہ السلام حضرت عمر بن عبدالعزیز میں پائی گئی ان غوس قدس کے
 جس قدر خلفا بنو امیہ یا بنو عباس میں گزریں ان میں سے کسی کی بھی خلافت امامت کہی
 کے معنی میں نہ تھی یہ سب اسلام کے قوت دفاعی محو انہیں غیظہ جو کہ جاتا تھا، ان کو
 جو ضروری سمجھی جاتی تھی وہ محض اسی وجہ سے کہ شمشیر اسلامی کے یہ محافظ تھے اور برہنہ
 کے خادم مرکزی مقام کی سیادت اور خدمت و حفاظت ان سے متعلق تھی جب خلافت
 بایہ کا عہد تمام ہو گیا اور یہ نعمت باسعادت خانہ ان عثمان میں آئی تو اب مسلمانوں
 کی اطاعت واجب ہوئی یہ مسئلہ نہ تو اجتہادی ہے نہ اس میں ظن و احتمالات و گنجائش
 ہے بلکہ یہ قطعی و یقینی اور ضروریات دین میں سے ہے کہ مسلمانوں پر جو فرضیں لگائی
 فرض ہو اور ایسی قوت کا قایم رکھنا جو احکام اسلام کو ان مقامات مطلوبہ سے دفع کرے
 یہ بھی فرض ہے اس سے انکار کرنے والا کا وہی ملکہ جو فرضیت نماز کے منکر کا حکمیت
 خلافت عثمانیہ معنی امامت کبریٰ نہ تھی لیکن قوت دفاعی ہونے میں کے جو مسلمانوں
 جنگ پر پہنچے جب کہ اسلام کی قوت دفاعی کو فنا کر دیا تو اب مسلمانوں پر یہ فرض
 ہو گیا کہ اُس قوت کو وہ پیدا کریں ان کے وزیر اعظم اور اس کے حواریں کو یہ ہرگز
 بولنا نہ چاہیے کہ یہ وہ فرض ہی جو ادا ہو کر رہے گا۔

یہ ایک دین ہیں جو کسی خاص غلط پرستی والے مسلمانوں ہی کا فرض ہو رہے ہیں
 وہی ملت غائبہ کو پارہ کر کے یہ تحریک عام عام اسلامی میں پیدا کر دی کہ جو
 مسلمان جہاں کہیں بھی رہتے ہیں ان فرض کے ادارے کی سہولت سے آگاہ ہو جائے ۔

۱۰۔ غلام سرخوہ موجودہ نسل مسلمانوں کی اسے انجام دے گا اور مطلق کسی اور
 قوم کو نہ دے گا۔ یہ سب سے پہلے اس کی سعادت بخشی یا آئندہ آنے والی نسل اس
 برکت کی حاصل کرے گی جو یہ ایسا فرض نہیں ہے جسے مسلمان بھول جائیں یا ان کا یہ
 نہیں جانتے کہ وہ لڑتے ہیں یہی وہ لڑکا تھا جس کی ٹیٹس اس وقت تک بیتاب
 تھیں جب تک یہ کاٹا نہ جائے ۔

۱۱۔ مسلمانوں کے مذہب نے انہیں یہ بتایا ہے کہ اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان
 کو ناحق قتل کرے گا تو یہ ایک ایسا گناہ ہو گا کہ اس سے بڑا گناہ صرف کفر ہی ہے لیکن
 یہی قتل جب کہ اس وجہ سے عمل میں آئے کہ کسی قوم کا فر کا غلبہ مقصود ہو اور مسلمانوں
 کے مقبوضات کو محرومات کفار میں شامل کرنا منظور ہو تو یہ نہ صرف گناہ ہے بلکہ کفر ہے
 ایک مسلمان جب کہ کسی مسلمان کی زمین لیے یا اس کے ملک پر فوج کشی کرے تو یہ
 جرم غیر ہے لیکن مسلمان سے چھین کر کافر کو تصرف کروینا نہ صرف ایک مسلمان کی
 حق تعالیٰ سے بغاوت بلکہ تمام کائنات کے تصرف سے نکالنا ہے یہ دین کا
 ایک سچا ورگہر ہے جس کا صریح دین ملک کا دار پاک میں موجود ہے لیکن سلطنت
 برطانیہ جب کہ غارت سے برسرِ جنگ ہوئی تو مسلمانوں سے روپیہ قرض کے نام سے
 لیا نہیں بیچتا یا بھرتی کیا اور مقامات ملکہ میں لے جا کر اس پاک سرزمین کو واجب اللہ
 ہندوؤں کو جو عافیت کے ہاں شامخے ن کے ہاتھوں سے قتل کرایا گیا ۔

مسلمان ہندو مت نامہ خاص کے قلم بہرہ مست ہیں کہ ان کے دور
وران کی جماعت تمامت متحدہ پر جنگ کے نام پر تھی جو یہاں
میں آیا کی آجانی لیکن انھیں رد و قور محمد بن سے صریح ہے کہ انھیں
مکئی یہ اندویش کہ غم پر ذی غم کے دس پر رہا۔

۸۱۔ مسلمان برعنائہ کے قلم کی خبر میں تین جن منہ پڑھان بھی ہو۔ جس
مہال نہ کہ یہی تھے اپنی اندر رکھ رکھ رہی کے کے مسلمانوں کو یہ مجبور کیا۔ جس
چسٹ جنوں کے درکار ہو۔ پڑھا دیں پڑھائیں اور وہ یہ جن صہبت نہوں سے یہ
اخبارت میں یہ واقعات آتے۔ کہ لکھنؤ میں فرسہ ہی سے پڑھو کہ تو کیا یہ
کہوں کیا۔

۸۲۔ یا بادشاہ کی خوشی سے خوش ضرور ہوگی بہرہ جنگ نہایت نصیب
یہ خوشی ایسی تھی کہ مسلمانوں کے لئے شامی بزم کو دن تھا۔ یہ ہونے کی میت
سے اگر انھوں نے تار و شبون نہیں کیا تو ثبوت انہی واری کے لئے یہی ست کا نہ تھا
لیکن انھیں پیش و طب پڑھ کر خوشا کروں سے نصیب کمونہ زخمی دوں چوک ہمنہ
تھا اہل در و تڑپ کر رہ گئے۔

۸۳۔ یورپ میں جنگ کو حرب صلیبی تو رہا۔ یہی وہ جنگ کہتے ہیں کہ وہ
بے اقامات و ایات فائدہ کے جس سے سخت توہین مسلمانوں کے۔ ابھی رد و کج
ہم اس سے مسلمانوں کے دلوں پر درجی چٹائی۔

۸۴۔ اگر دوران جنگ کے سارے وقت تک نہیں درہم جو بچ بچ ہو
بعد و عید میں دوں نہیں کہ بائے تو بھی دوسرے جہاں ہی ہے کہ نفقت

اس کے جواب میں حضرت غفرلہ تعالیٰ فرمایا کہ یہاں تک کہ تم لوگ اس کے
 دیکھنے کو مدد نہ تو آپ کا اور آپ کے ہمدردوں کا مدد نہ کرنا کہ اس کے پاس
 وغیرہ کا ان کے مدد بھی آپ ہی کی زبان سے ہر ایک پہنچے تھے آپ ہمدردوں
 کریں دوسروں سے آپ کو کیا غرض۔

لائد باقی اس سوال کی اجازت دیکھ کر ہندوستانیوں نے روپیہ بھجوانے
 کیا تھا یا دیگر دول بورس کے سلسلے میں کیا تھا ہندوستانی آپ کے مکتوب ہرگز آپ کی
 طرف سے ٹھکانے گئے تھے یا غرض دوس کے ہمدردوں کا وہیں پہنچنے
 اس پر فتنہ زماں میں مسلمانان ہند کی خاموش اطاعت نے آپ کے محروسہ ہندو
 ہند کو آپ کے قبضہ میں برقرار رکھا یا اس اطاعت گزار مئی سے غرض دوس کا کوئی ٹھکانہ
 محفوظ رکھا گیا۔

اگر ان سب ناشاریوں کا یہی سلسلہ ہے کہ سات کروڑ مسلمانوں کی مود بانداؤں پر
 التماس اس طرح قدموں سے ٹھکرا دی جائے تو پھر اس ہنگامہ کی ذمہ داری آپ پر ہے
 نہ کہ کسی اور پر۔

آخر میں اس سوال کی اجازت اور چاہتا ہوں کہ اس وقت تو خلافت کے جرم
 جرم میں باہم تقیم کر لئے گئے کہ سلطنت عثمانیہ نے میدان جنگ میں اپنے کو بحیثیت
 خالی و شریک کیا لیکن اب مصر کب سے برسرِ بیکار ہوئے تھے جو ان پر برسوں پہلے
 نوزش رہی اور آج بھی کرم کا بدلہ نہیں ہوتا۔

جزیرہ قبرص پر قبضہ کس قوم میں کیا گیا اس وقت کس نے اپنے جنگ کی حق
 جزیرہ کو آپ سے اپنے مذہب میں دخیل کیا۔

دین کے سرکشی و نحوہ چینی کی ماری اور کم پائٹ کے نفسی چربا کر سلام کا اہلانی
سہ نصیب کرنا۔ اس وقت کون تھا جو یونان کا دولت و بازو بنا جس نے ترکوں کو کمرے
کے ہوئے تک سے دست برد رہنے پر مجبور کیا۔

مگر ہندوستان میں ہلف و مسئلہ بھی حکم دیتا ہے کہ قوی کی ہستی ضعیف کو
سنے سے قید و پیدائشوں کی ذمہ داری پرستی کی طاقت و قوت کی قدر نہ جانی آخر کو
انہوں پر گونا گونا گوت و بسمارت ہو گئے یہ اپنی شائبہ اعمال اور سو و اعتقاد کا نتیجہ
ہے جو سب سے پہلے قید و محنت کیوں اٹھاتے ہو جو اپنے فیصلہ کو اخلاق و انصاف
کا مسئلہ ثابت کرنا چاہتے ہو۔

انہو اب وہ بے پنی کے ایسے واقعات جو بہت ہی اعلیٰ و روشن ہیں انہیں جس
اختصار کے ساتھ بیان کر دیا ہے اب گورنمنٹ کو اختیار ہو کر رہا یا کی بے پنی جس طرح
چاہے ان فکر کے مسئلوں کے مذہب کا یہ نہایت سچا اور مستحکم مسئلہ ہو کہ مسلمان ہر اس جتن
زمین پر آباد ہو سکتا ہو جہاں ارکان دینی میں فراحت نہ کی جائے لیکن مرکزی مقام کا
کسی کے لئے تو تم پر چھوڑ دینا مسئلوں کے لئے ایک ایسا گناہ و عظیم ہے کہ جس کا کچھ کار نہیں
میں بلکہ لئے صرف سی قدر کافی نہیں کہ ہم وہاں ارکان مذہبی یا مذہبی ادا
کرتے ہیں بلکہ ان کو اس حیثیت میں ہونا چاہیے کہ اگر بالفرض کوئی طاقت اس مقام پر
موجود نہ ہو تو بھی چاہے تو نہ محنت اس کے حیطہ و وسعت و امکان سے خارج ہو
مگر یہی تمام پر مسئلوں کی ایسی قوت بر وقت مجتمع و مہیا رہنا چاہیے کہ دینی و مذہبی
ارکان کی قیاس و قوت ہو فی مورد کسی کی فحایت و رعایت کے عین میں گرفت
سب سے قطع نہ کی اور صحیح تصور میں کر سنے کے بعد مسلمانان ہند سے گزشتہ

کہ غلط سوالات کی تحقیق و تفتیش جو کہ میدان کی گئی اس سے ہر شخص بھی سہ فائدہ پہنچا
 کہ وہ کون سے تصدقات و روابط ہیں جنہیں گورنمنٹ سے جو مدد وہ کاؤ ہو سکتی ہے
 فریق محارب بھی ہے پیدا کرنا یا باقی رکھنا جائز ہے ورنہ اس سے تعلقات و تعلق یہ
 واجب۔

مقاطعہ کی تحقیق بھی گزر چکی بخاری و مسلم کی حدیث سے ثابت کر دی گئی کہ مدد
 ہرگز داخل سوالات نہیں ایسے فریق محارب کے ساتھ جو نہ گنہگار نہ صرف تھے مسلمانوں
 عمرو و حج ادا کرنے سے مانگ آئے تھے بیت اللہ کو صبر فائدہ بنائے ہوئے تھے جب کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب جاری نہ رکھا اور جو مقامات سے ان پر یہی بات
 گوشہ نہ فرمائی تو اب کسی کا یہ کہنا کہ یہ قرآن کا مرتبہ و زندہ مدد و فیاضیت یہی ہے۔

بیابان کا فرض ہو جانا لکھا جاتا ہے کہ ان وقت جب کہ ہماوایلین کی حالت مسلمانوں پر نہیں تھی وہ چیز
 جو مسلمانوں کو دشمن اسلام پر غلبہ عطا کرے وہ قائم مقام جہاد کے ہوں ورنہ نہیں ہے
 مگر خاموش مقابلہ دشمن سے مقابلہ کے وقت بہت سے مسائل کی صورت متغیر ہو جاتی ہے
 مثلاً جاسوسی اخلاقیات و شرف فائدہ موم ہے لیکن فریق محارب کے مقابلہ میں جاسوس مقرر ہونا
 برا اثر و غفیات کا پتہ لگانا دشمن ضروریات جنگ میں سے ہے۔

فریق محارب پر بحالت محاصرہ یا معاہدہ اور پانی تنگ بند کر دینا جب کہ جائز ہے
 تو اس وقت انگریزوں سے مسلمانان ہند کا جو مقابلہ ہو گیا ہے اگر وہ چیزیں جو بحالت
 جہاد نہیں اس مخالفت و محول کی حالت میں جو قائم رہے جہاد ہی ناجائز سمجھی جائیں تو کیا
 مذکور شرعی لازم آتا ہے طبعی انصاف ایسی حالت میں جب کہ ہر ملک کے دست و گریبان نہیں
 ہوتے بلکہ نہایت خاموشی و سکون سے اپنی برحق کے تصدقات و تعلق سے متعلق رہتے ہیں

حضرت حباب ابن المثنیٰ عرض کرتے ہیں کیا میں نے اس واقعہ کو بظاہر سمجھا ہے
 بموجب کلام الہی قرار دیا ہے یا موقع و تہیہ جنگ کا حال سمجھا ہے آپ نے فرمایا یہ ہے
 اور جنگ ہو حضرت حباب عرض کرتے ہیں تو مجھ پر تو قدر میں ہے جو عدل و انصاف
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حباب ابن المثنیٰ کی رائے کو تہنیت قبول فرماتے ہیں۔
 اس واقعہ سے یہ نتیجہ نکالے کہ ایک مرتبہ بھی اور فرض دینی کے خلاف واپس نہ
 کی حباب کی شریعت نے صورت متعین و مشخص نہ کر دی ہو تو اختلاف رائے کی گنجائش
 ہے اپنی رائے کو میں فرض اور امر دینی قرار دینا نہایت شریعت سے صحیح ہے یعنی نہ کہہ
 با رہا اپنی رائے رسول خدا کو حضور میں پیش کریں جو قبول مسخر و رست ہو میں نہیں کہہ
 آتا نہ ایسا ریش و بلند پایہ بہت جہاں اصلاح و ترمیم ہو کجا عرض ہو فرض کی جی جی
 جہش لب پر کانگیر کا فتویٰ موجود ہے نہایت ادب سے چند امور پر پیش خدمت ہیں خواہ
 قبول فرمائیں یا کہ غرض متناقض کہیں اس کی پروا نہیں۔

ترمیم کے پانچ وجود اولاً کہ آپ فرمانے ہیں کہ قاعدہ اس وقت فرض ہو اور فریق عرض کرتے ہیں
 کہ اس طریق مقابلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منسوخ فرما دیا ہے میں حضرت نے
 بن اثال کا واقعہ پیش کرتا ہوں لیکن آنجناب کے ہاں بجز فرمان گاندی و کیا دیں ہمیت
 مسلمانوں کو وہ حرجیت بتائیے کہ جس کے حل کا نتیجہ مصلحتاً دست بے بازی ہو۔
 نہ نیازیہ گزارش ہے کہ قاعدہ کا دعوہ جنگ میں مدد نہ بہت نہیں گزشتہ
 کا کوئی نقصان میں نہیں اس وقت تک کہ آپ عرض روکتے ہیں لیکن جب آپ سے
 مدد و وسیع ہوں گے اور گرفتار کے منافع سے آپ کی نافرمانی کا تصادم ہو گا تو
 تب نہ چپ رہنا چاہیں لیکن یہ گمراہہ سکوت و بکری رہیں غرض میں کہی تو

سب سے پہلے

سب سے پہلے یہ سب سب جو رشاد۔ سب سے پہلے اب ذکر بتوں کا ذکر کریں گے
ہیں۔ ہوں ہیں میں آتے ہیں۔ پھر آپ ہی فرمائیں کہ کیا کیا ذکر کریں گے
نہایت میں ہے کہ غامض بہت ہی ایک زبردست قوت کا خواہاں ہو ہندو مت
مذہب طاقت رکھتے ہیں کہ وہ اپنی غامضی کو نبیاء کے جائیں گے بلکہ اگر چاہیں گے تو
بہت آسانی سے غامضی بھی کر دیں گے لیکن فوس ہے کہ مسلمانوں میں کسی طرح کی طاقت
کا نہ ہوتی ہے۔ یہ بھی نہیں جانتے کہ ان میں ذہنی طاقت ہے نہ اخلاقی نہ دینی قوت جو نہ روحانی
نہ ہی کا مادہ۔ اگر آپ گری قد: حضرت کو ایک لمحہ کی فرصت مل کر سے تو اس حقیقت سے
سزا دینے کے لئے ان کی روشنی فرمائیے کہ مسلمانوں میں قوت پیدا ہو پھر باہر سے قوت
مقاومت ہے یا ناہق و دیندہ مقابلیت سے پہلے اس قدر طاقت کا بلکہ فرما ہے جس طرح ہار دے
ہے ہندو۔

مربحانہ نتائج ہرگز مسلمان کا موقع ہونہ باقی ہے اگر نہ مت اسلام واقعی آپ کا
مقصود ہرگز وہ کام شروع کیے ہیں سے مسلمانوں میں طاقت و استقامت پیدا ہو اجتماع
و جماعت کے اثر میں پاسٹ جائیں دیکھئے انہوہ وہ بھیر پنازاں نہ ہوئے ان سے غامض
مقاومت کی بھی توقع نہ رکھئے ان کے لئے حکومت کی تھوڑی سی سختی بھی کفایت کرتی ہے
خود بخود۔ اگر آپ اب بھی نہیں سمجھتے اور میں بھی کہ کسی حالت سے قوت و مت جھول اور
غامض نہایت سانسے پیش کر دے تو پھر یہ درکھئے کہ غامضی ان طرح ٹوٹے گی کہ
گتے برآں ہوں گے کہ میں طرح پھینک دیں گے کہ برسوں تک ان کی بوجھ قضا میں سے
جوت ابھارتے ہیں جیتی ہوں۔

نامناسب گزارش پر اگر آپ حضرت کو بہت خوب دیکھیں تو ہی اس سبب ضرور
 مناسب ہو سکتی ہے بتاویں کہ مسلمانوں کو یہ پریت دی گئی ہے کہ جب زمین نصیب
 ہو تو اتنی ہو تو اس وقت تم خاموشی اختیار کرو اور ذریعہ مقبول نہیں کرنا۔ سب
 بے حرمت کر کے قتل کر ڈالے تو یہ سب بدوشت گرد اس کے موجب قتل ہو جائیں
 اور تمہاری ہستی ایک وجود موجود کلام رب پائے گی تو اس وقت دشمن مغلوب و مغلوب
 ہو جائے گا اور تم غالب قاریع۔

اگر شریعت سے آپ اس کا جواب نہ لے سکیں تو پھر کسی قوم کی تاریخ سے پہلی یہ
 ثبوت دیکھئے کہ مقاومت مجہول بغیر قوت و استطاعت کے عمل میں لائی گئی ہو کہ یہ
 ہوئی۔ اگر یہ بھی نہیں تو پھر اس درخواست کو قبول فرمائیے کہ بغیر لجارت میں دلائیے
 یعنی بیٹیوں کے سر پر حجامت کی مشاقی نہ کیجئے۔

اس وقت آپ کی جملہ تحریکات پر تنقید مقصود نہیں بعض اُن میں جو توجہ حاصل ہو
 ملک کے لئے بہت ہی مفید ہیں مثلاً سدیشی با ترک قوم فروشی و انگریز پرستی و غیرہ لیکن آپ کے
 وہ تحریک جس سے مسلمانوں کی سخت تباہی ہے اور انگریزوں کا ذرہ برابر نقصان
 نہیں یعنی مثلاً تعلیم اُس کے متعلق کچھ گزارش دی شاید آپ حضرات میں سے کسی کو سمجھ
 میں آجائے۔

مسئلہ تعلیم [معلوم اسلامیہ کی حفاظت کے لئے سب سے پہلی اور بندہ دین میں ایک
 اہم ترین چیز ہے نہ قوم کی حکومت فزوں روائی و حکمرانی کرنے والی تو معلوم اسلامیہ کی تفصیل
 مسلمانوں کی سرری سر دھری سے بدلے گئی۔
 اگرچہ وہیں اب بھی محض اتنی سیکھنے میں محنت شاقہ بدوشت کرنی پڑتی تھی لیکن مجہول

یعنی کہ یہی سچا حق کا درجہ ہے فی اولین ضرورت جس سے مسلمانوں کو گمراہی
نہیں آئے گی اور یہی فکر کا شایعہ ہے۔

یہ مسلمانوں کے لیے ایک مفادہ معلوم ترین ہے تہذیب، اخلاق، تزکیہ نفس اور
تربیت و تادیب و خوفِ خدا یہ سب سکتا ہے کہ معلوم کے ہر مفادہ کا بدرجہ تمام
مومن محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے۔

مسلمانوں کے لیے سچا حق کا درجہ ہے و تیار پر ایسی حکومت کی ہے جس کی فطرت و صفات
سچائی میں کوئی شک نہ ہو کسی دوسری قوم کی ایسی ناپختگی جتنی جہاں بانی و خالق
کے ساتھ ہی ساتھ علم و فن کی بھی ایسی خدمت کی کہ بہت سے علوم انھیں کے اقلام سے
ترقی پذیر ہوں بہت سے علوم مسلمانوں نے خود ایجاد کئے کئے تھے وہ فنون میں جان
فانی و مدد غنیہ و فنون مکیہ کے علاوہ خود ان کی مذہبی تعلیم کا ایسا بیکراں سرمایہ خود ہو
کہ ایک وہ شخص جو اپنے مذہب کو بھٹکا ہو اور اس کے بتائے ہوئے اصول کو اپنی
زندگی کا دستور العمل قرار دے اور اس سے بے نیاز ہے کہ اپنے دماغ کی تربیت
اپنے اخلاق کی تہذیب اپنے نفس کا تزکیہ کسی غیر زبان یا غیر قوم کے علم و فن سے کرے
لیکن جب اپنی سعادت معلوم سلامیہ کی حمایت و حفاظت کے لئے نہ رہی تو ترقی
کے سارے نیش و ٹٹ گئے اور وہ علم و فنون کی عمارت منہدم ہو گئی دوسری قومیں جو
دنیا میں رہتی ہیں ان کی سعادت انھیں انھوں نے علم و فن کی بھی خدمت حاصل کر لی کسی
قوم میں جب سعادت ترقی ہو تو کسی کے ساتھ بہت سے محاسن و نعمتیں آ جاتیں
لیکن جب سعادت باقی ہے تو دنیا و ممالک صرف اس قوم کے نصیب ہی نہیں
ہو جاتے بلکہ دنیا و ممالک کے لئے سے وہ عہدیت میں یہ رفتار کا جانتے ہیں کہ

دو تو اس انقلاب کلی سے متاثر ہو کر۔ دوسری میں شش رو بہ ن ہوتی ہے۔ چوتھی یہ نہیں آتا۔

ہندوستان سے مسلمانوں کی سلطنت میں شامل ہونی درشتی کے واقعہ سے ان کی آنکھیں کھلیں تو انھیں معلوم ہوا کہ سلطنت کے ساتھ کدورت و محنت بھی لازمی ہے جو خود یہ دوسری وجہ تھی جو معلوم مغربہ کی طرف انھیں مائل کرنے والی ہوتی ہے۔ وقت بوقت ملاؤں کی ضرورت ثابت کرنے کی عادت نہیں ہے اس پر وہیں لانا ضروری کہ یہ مستحکم محاربہ اور مخالفت کو جو مسلمان مسلمانین عالم کے پاس ہیں اگر ہندوستان انھیں پہنچے فیہ درمی بھگتا ہے تو آزاد ہو کر دوبارہ گرفتاری و قدامی کی کسی غیر سلطنت کو دعوت دیتا ہے اس وقت مجھے یہ ہوا کہ اس قدر گزارش کرنا ہے کہ جب تک ہندوستان میں حکومت برہمنہ بانی ہے اس وقت تک وہ ضرورتیں بھی بانی ہیں جن کے زیر دست مہم بات نہ ہیں۔ انگریزی کی طرف مائل کیا۔

ایسی تعلیم چاہیے جس کی سند تصدیق مصدقہ و مسلک و رشتہ ہوں اور یہ سائنس کا لازمت کا استحقاق ہو اس وقت تک ضروری ہے جب تک حکومت برہمنہ۔

ہندوستانوں کا حکومت کے سارے شعبوں پر اس میں جو مادی برہمنہ اور مذہب کا ساتھ ہو سکتا ہے حقیقت سوچ کی ناپید ہوتی ہے اور وہیں ہندوستانی ہونے والوں پر کمزوریت ملازم ہیں۔ اگرچہ وہ بہت ہی غیر رشتہ و بہت ہی تھوڑی کر لیکن اس وقت موجودہ تحریک نے جو فوج پولیس میں بھی ایک نہ پید ہوئی ہے۔ ہندوستان کی ایک قوت خصوص کر رہے ہیں۔

یہ تو ہندو کو، یکے ایک دن ملازمیت اور رشتہ کے بعد تک یہ تو سبھی ہوں

بر سے وہ تو دھڑلے سے بڑھتا ہے جس سے یہ بد آواز آئیں یہ زور بھی حاصل ہے
یہ دن تو اب بھی بکے پہلے اس کی قوت پہنچے کہ آپ کی خاموشی دیکھ کر اس سے
شمن بچ گئے وہ اس کی سمیت کا شیرازہ بکھربائے پھر خاموش ہو گئے۔

فرس کیا آپ میں حالت خاموشی نہیں لیکن ہندوؤں میں ہے پھر آپ دونوں
نزدہ دوں یک شہر بن گئے کہ رکانہ پیش کر دیں گے برس روڑ میں سواراج حاصل
ہو رہے گا۔ لیکن اس وقت جب کہ سواراج کا عمل ہو گا عہدہ و مناسبت کے متعلق اور حکومت
کے دبی شریک ہونے کے باقیوں میں علوم منہج کی سیدیں ہوں گی۔ انقلاب
حکومت کے بعد جب تک جدید حکومت اپنے قوانین وضع نہ کرے علوم و فنون کا تین
دانش دیکھئے اس وقت تک سواراج کا قانون یہی موجودہ قانون سلطنت ہو گا اور کیا
مذہب ہو گا۔ ہاں اساتذہ ہوں گے اور اسی علم کی تعلیم دے گا۔ سواراج میں ہی ہاں
ہوئے مگر سواراج میں کہ بھی اس فعل کے لئے موجودہ تعلیم مفید ہی رہیگی۔

ربا یہ۔ مگر اس کو موجودہ تعلیم میں نقصان نہیں ضروریات قومی کے لئے یہ تعلیم
مفید نہ ہوتی ہے۔ بلکہ مجاہد دست لیکن یہ کوئی نیا خیال نہیں اس کی چارہ ہوئی مگر دنیا
قومی حکومت سے سرگرم ہیں ان کے جدوجہد کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

تعلیم انگریزی کا ہندوستان میں جب فاز ہوا تو نصاب تعلیم اور اوقات تعلیم میں کچھ
اس کا نظام نہ تھا جس سے قومی و مذہبی معاملات پیدا ہوئے اسے اشخاص بن کر مطلع نظر قوم کو
جب اندہ قوم بننا تھا انھوں نے اس نقص کو دیکھا اور قومی کالج کی بنیاد رکھی اس میں
جس مسئلہ نے ترقی کی تعلیم پر زور دیا اس کے ساتھ جس قدر قومی و مذہبی تعلیم کا نظام ہو سکتا
تھا وہ وہاں ہی کر دیا گیا لیکن فوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خود مسلمانوں نے

سے سنیہ و سنیہ ہونے کی کوشش نہیں کی اس لئے ابتدائی انتظام جو کہ ہر گز توفیق
نہ کسی طرح کی آزمائش ہو سکی نہ اس میں التزام و انضباط کی شان پیدا ہوئی۔

مثلاً علی گڑھ کالج میں تعلیم و دنیا کے جو انتظام رہا بہت مسلمانوں کی دلدادہ گیتوں سے
تے حاصل کرنا چاہتی توجہ مذہب کے لئے ان کا جو دامن نہ ہوتا۔ تفتیشیوں میں بعض
یہ حضرات بھی برابر شریک رہے جس میں جن کی دلی تئناہ یعنی کہ طلبہ میں خودی نہ ہو کر
اننا تضرور پیدا ہو رہا ہے جس کی پاشنی انھیں جہاں کیوں بھی۔ کتے اور تین بلوچوں میں لکھے
نذرت اسلام سے غافل مبلے پروانہ ہونے سے یہ کوشش ان کی برابر مسلسل بروری کا
لیکن ملک و قوم میں مذہب سے بے پروائی کی جو آندھی چل رہی تھی اس میں یہ سی پر گشت
و مضطر ہو کر رہی۔

معتزین کی فرض شناسی | ان بگنیرس انمار کے رہنمیں جاہر ٹوشان کالج میں سونے کے نام پر
سب دستم اور لعن و لعن کا بیہنا تو مسلم ثواب و عبادت سمجھ رہی ہے اعلا کالج جس میں
خدمت اس وقت تک اسی کی قسمت میں رہی وہ ٹرٹی صاحبان جنھیں دعوت حق نے آج
نمور کر رکھا ہے ان کی تشریف آوری یہ کہی اعلا کالج میں چوٹی و کرکٹ کے میدان کی
رائی ہو گئی یونین کلب میں گرمی سخن کی دھوم دھام رہی لیکن اب تو دنیا پر ہمیشہ
اس ہی پڑی رہی۔ جنوری ۱۹۰۷ء میں بھی نین دن تک کالج میں قیام و ملاقات قیام میں
کے فیلڈ اور یونین کی رونق خوب ہوئی لیکن مدرس فیروز دس تو یونین دن تک سونا اور
ہوٹا رہا۔ ابھی ان میں سے ایک صاحب نے بھی نہ تو تجربہ کلام میں شرکت فرمائی نہ وہ
فیروز میں بیٹھے نہ دنیا کے کچھ کرا کچھ کچھ سوس میں بگڑ نہ کیا نہ بھی وہ ہیں نہ
سے کوئی مشورہ کہ طلبہ میں ذاتی مذہبی کسی وقت پیدا کرنے کی کوشش کی ہو جب

سرمایہ کی فکر ہے برسوں کی مدت میں داخل ہونے والی زمین کی تسلیج
میں کہ زمین کا پورا رکتہ ہیں حلقہ نسیان کے والد گرد بارہ گھنٹے یومیہ پرنا پلاؤ
بہت سرعت سے سب در صفا سب اس پرے کی گردش و چکر سے غمیں
۔ صل ہو رہے تھے ۔

اس وقت تک قومی اسکولوں اور قومی کالجوں نے جو کچھ خدمت ملک و قوم کی کی ہو
تھی ۔ سب سے موجودہ یونین بلکہ بہت فرخ حاصل ہو رہا تھا قوم نے اسے بھی اپنے
دوسرے مقاصد کے لئے سمجھنا کافی سمجھا اس لئے یونیورسٹی کے خواہاں ہوئے ۔
نئی یونیورسٹی کا خیال بھی آج سے ۳۰ برس قبل جس کے خیال میں آیا وہ اسی
صیبت زدہ قوم کا ایک فرد تھا اب کہ یونیورسٹیاں مل گئی ہیں ان کی آزادی کا
سوں پر پیش ہت مزمن تعلیم کے متعلق اس وقت جو کچھ کہا جا رہا ہے یہ وہی صد ہے
ان کے لئے ہی تیس برس سے مسلمانوں میں پکڑی جا رہی ہے اقل سب سے پرہیزگار
وہ نکات میرے ہاتھ لگے تھے اب اگر مسلمانوں کی ایک یونیورسٹی ہوتی ہو
تو اس کے انجام کا حالہ غیب گوید ۔

اس میں آزاد یونیورسٹی کی آواز بلند گان گانہ می نے اس وقت بلند کی ہے اس کا
صبر ہی میں سب دشمن دشمن و دشمن البتہ ہے اس فتنہ انگیز اور دل آزار حرکت کو اگر ان کی
تہذیب و توہم سے الگ کر دیا جائے تو یہ وہی دیرینہ سی سالہ منہا ہی بلکہ اگر بہ نظر انصاف
دیکھئے تو یہاں قوم نے اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھایا ہے ۔

ملک کے دل و جگر کے پیر کی رہا مسلمانوں کو اگر کسی وقت آزاد یونیورسٹی
ملے تو وہ وہاں کے وہاں میں ہر صحرے پر مالد کرنا ہے کسی قوم کے لئے

بہت بڑی مصیبت ہو کر ملود کو جہنی زبان میں ماسل کسے سے دشواری کہ جس
 ذات نے حل کیا جس کے جوہر و کرم کا شیفق وہ پروردہ ہمیشہ مسداوں کو وقت و شہری
 و نیکن کے لئے بڑھتا رہا ہے یعنی خسرو کن تھنٹ، میدا: دوست ایک دور سے ہر
 قائم کیا علوم و فنون کے تراجم اور دونوں زبان میں ہونے اور ہو رہے ہیں ایک ضرور
 یونیورسٹی کی بنیاد قائم کر دی گئی جو ابھی اپنی عمر نہ صحت میں ہو لیکن اپنی رونق و
 سے اپنے شباب کا خوش آئند نظارہ پیش کر رہی ہے بیشک اگر ہندوستان کو آئندہ یونیورسٹی
 کی اجازت ہو گئی یا موقع مل گیا تو اس وقت یہی اردو یونیورسٹی آزاد تعمیر کی مانی ہوئی
 دوستوں ناقص کو کامل بنانا کامل کو کامل تر کی حیثیت تک پہنچانہ ترقی و کامیابی پر
 ہے مولات و عدم مولات اس کا کیا تعلق اس وقت گفتگو مسئلہ مولات میں بہ نقص
 اور اس کے دفع کا مسئلہ درپیش نہیں نقص تعلیم ایک مسئلہ ہے اور دفع کا تباہ و
 بعض زیر محل اور بعض زیر بحث۔

آپ نے یہ کہا کہ ترک مولات اور نان کو آپریشن باہم مرادف ہیں مگر جو غرضی کے لئے
 کے مدد جو کچھ ستین فرمائیں اور جس طرح اس میں توسیع کرنے جائیں وہ سب ترک مولات
 میں داخل ہوتے جائیں گے۔

اسی بنا پر سب سے پہلے آپ نے اسلامی تعلیم گاہوں کی طرف توجہ فرمائی مندرجہ ذیل وہ
 مادی مالی ان دونوں کو آپ نے فریق محارب سے ادا و استمداد قرار دیتے ہوئے ان پر
 ناقص مولات کا حکم صادر فرمایا ایسی درمگاہیں جو گورنمنٹ ادا می روپیہ لیتی ہیں ان
 مٹا دینا یا کسی اور صیغہ میں اس کے ملازم رہنا ہے حرام و کفر قرار دیا جس کے
 بحیثیت ٹرٹی آپ خود اس سے تعلق رکھتے تھے اور اس وقت تک بھی یہ ماذنب

پانی کی شہادت میں یہ وجہ ہو کہ آپ اس شخص سے صلہ چاہتے ہیں پس آپ کا تعلق
 مرثیہ جائز ہو ضروری ہے لیکن مسلمانوں کا مقصد افسادِ مسلمین و تائیدِ مسیحیت کے سوا کچھ
 وہ یہی ہیں کہ اس نے دہرہ و کفر کیا کہ سینہ ماضیہ میں دونوں کے آثارِ خدمت کا
 تجزیہ ہو چکا ہو۔

برسرِ اس بحث کو مہموریت میں لئے کہ اس وقت، دینِ مہمب ایمان اور اسلام
 صرف آپ کے اعمال و اقوال کا نام ہے مثلاً، یہ اسلام و ایمان کی تعریف کچھ اور یہی
 ہو گئی ہے۔

یہ بھی مرد کا مسئلہ لیکن ادب یہ کہ ازمنہ کر کہ وہ اشخاص جو ابھی آپ کا درجہ تسلیم نہیں
 کرتے جس منصب کا آپ کو ادب ہے بلکہ وہ اسی واعد قمار کے ہانٹے والے ہیں جو آپ کا
 وجود عام کا خالق و رب ہوا وہی بنی کو پیغمبر یقین کرتے ہیں جسے حق سبحانہ نے خاتم
 ِ المرسلین کے لئے مقرر کیا ہے آپ کا فرمان اس وقت تک لا سود ہو گا جب تک
 آپ ان کے مہمور حکم، عاکمین کا حکم یا ان کے پیغمبر صادق و صدوق کا ارشاد پیش نہ فرمائیں
 مہموریت عاجزانہ آپ حضرات گرامی قدر سے بغیر اس مسئلہ کو سمجھنا چاہتا ہے کہ
 نہ وہ شریعتِ اسلام مالی امداد اور الحاقِ دار میں موات کیوں کر ہے مالی معاوضہ
 کی حقیقت یہ ہے کہ گورنٹ ہم سے قلمی شکس وصول کرتی ہے اس کا مالگذا اسی ارضی ہر کوئی
 تعلق نہیں یہ تو دور رقم ہے جسے عادی لگان ہم ہندوستانیوں سے وصول کیا جاتا ہے
 ہندوستانی بہت کمات ہوئے اور حاصل کئے ہوئے، وہے میں سے دیکھتے ہیں
 جس کے لئے گورنٹ دستہ یعنی ہر دورہ دے دے ہیں واپس دیتی ہیں
 یہاں تک کہ یہ ہر چیز کی مہموریت کی معاوضت اپنا ایسا دوا ہو

ہی نہیں سمجھ سکتے تھے اور کیا گیا تب جب ان کی واپسی پر ہی قویہ حالات کیوں کہ جب
(۱) کیا کا فکے ہاتھ میں جب ہنڈی پر بیٹھتے تو ان کی واپسی مولاات
ہو جائے گی۔

(۲) کیا زبردست کا ذمہ کسی تا تو ان سے کچھ چین سے پھر سے واپس گئے
اور واپس کرتے ہوئے اپنے اسان و امتنان کا اظہار کیا تو کیا وہ ضعیف و جہل
ال کی طرف متوجہ ہی رہے یا زین خیال اس کے لینے سے انکار کر کے اس طسیر
مال کی واپسی مولاات ہو۔

وہ اختلاف کے متعلق سلطنت برطانیہ سے آج کچھ صلب کیا جا رہا ہے اگر برطانیہ
یہ مکر واپس کرنا چاہے کہ یہ نیز احسان و کرم ہے جو فتح کے بونے ملک کو واپس کر رہا
ہوں ساتھ ہی ایک معاہدہ جس میں آیندہ کے لئے اپنے ساتھ عمل معروف کا خلافت
سے مطالبہ ہو پیش کرے تو کیا مسلمان اپنے ملک کو واپس لینے سے اس بنا پر انکار
کر دیں گے کہ یہ مولاات ہی زیادہ کرم قرآن حدیث و فقہ سے ان کا جواب دینے اور
اسے ثابت یہ کہنے کہ اپنے مال کی واپسی کا فریاد قرین محاسبہ مولاات ہے کہ غریب حرام ہے
نفاق ہے۔

تغیر عالم کو دیکھتے ہوئے مل کر اکر امٹ اپنے دل اور رخ کو سیاحت کی تربیت
ایسا بنے نیاز کر لیا تھا۔ علامہ ابن مندہ دن کو ان مقدس اردو کے حق میں یہ فیصلہ دین
ڈاکٹر احمد الناس من السیاسة هم اعلیٰ و بیّن من کا درجہ باسٹ کے بجائے
بت ہی دور ہے یہ فیصلہ کیوں بن کر رکھا گیا و ان کے باب جہل نیامیں نہ وقت
نہست بحث نہ کیجئے نہ ن قد بد لغو فرمایئے کہ آج یہ فیصلہ صدق و حق کے معیار

کب کمر ثروت جو ہے۔

ہندوستان میں یہاں بوسیدہ کا من خط سولین کاٹ ہی غاغان کے کہیں کیے کے
نہاں پر تانیں کاغذ بوسیدہ میں وہ بوسیدہ کے فکر و عمل کا نتیجہ ہے یا نعیم
یہ ننگانہ ہر مغربیہ کے افہام و تفہیم اور جدوجہد کا ثمرہ ہے۔

مورہ بوسیدہ کے بننے وقت میں وقت جس مال میں ہیں امور دنیاوی اور پولٹیکس
مال میں ان کے دماغ کی ہندی حوصلہ و ہمت کا مایہ قوت فکریہ کی صحت جس وجہ پر
وہ متوجہ بیان نہیں ہندوستان کے ہر باشندے کو اس وجہ گردہ سے روزانہ سابقہ رہا
ہے۔ میاں۔ چہ بیان۔

مورہ بوسیدہ جو ملوث صد تیسہ کوئی وجہ انکسار عوامی و محیط آج اُس کے جاننے
دوسرے کی یہ صحت بوسیدہ کی تحقیق و نتیجہ چھوڑی حالات و واقعات ہند کو دیکھے
کہ کیوں کر ہو اور کس کے ہاتھوں سے ہوئے۔

مورہ مغربیہ اور ملتان | انگریزی سلطنت جب اپنی تمام مغربیہ ہندوستان میں لائی تو ہندوستانیوں
سے بیکار بن گیا اور ان کی زندگی بغیر علوم مغربیہ حاصل کئے ناممکن ہو گیا۔ سلسلہ
شروع ہو رہا ہے دوں نے بڑے تیز انداز میں انگریزی کا ہتھ پتہ کیا خوش آمد یہ کچھ نعرہ بلند کیا
جب میں قوم کے ایک خاص طبقے میں یہ تعلیم پھیل گئی وہ انگریزی کے واقف کار کچھ ہندو
بن گیا۔ ہوئے قانون میں احساس پیدا ہو اور حکومت کے اہلکاروں کو اپنی پرمکھت صنی
نہروں کی اپنے حقوق کے باب میں مدد کے امتیاز بلند کی ہومروں مفت گورنمنٹ یا
نہروں کی اپنے ہتھ پتہ سے قانونی سے فن و فن میں یا حکومت خود مختاری کی مدد جس
سے ان کے رہنے والوں کے رہنے والوں کو سامان نہ انہوں نے سنا یہ وہ

گریزی وان ہندوستان کی تمام لگاریں برسرارت کو شک بنیاد ہے اس کی کامیابی
 ہرگز ہمارے کی تعمیر قریل جن : قوس نے کی ہے وہ سب گریزی خوں و گریزی
 رہا ہیں ۔

مسلمانوں میں جب مہم مغربیہ کو نفاذ ہو اور پھر ان میں بھی بہت تہہ و تسلیم ہوتا
 کی تیا ۔ برقی قزاق میں و ناثر میاں بھی ظاہر ہونے لگے لیکن افسوس
 ہر آہو ہوتے ہوئے جھوٹے میں خزاں کے آئے

یہ واقعہ ہے حقیقت ہذا اس سے بچ کر نا سوزن کی روشنی سے انکا کرنا ہے کہ
 ہندوستانیوں کا حکومت کے سامنے آنا اپنے مطالبات کو موثر پر ایہ میں پیش کرنا ثابت و
 وزارت اپنے حقوق کے طلب میں مسلسل سرگرم کار رہنا اور پھر اپنی کامیابی کے لئے
 قربانی سے دریغ نہ کرنا یہ سب تعلیم انگریزی کا ثمرہ ہو ۔

آئین سلطنت پر جنہوں نے نکتہ چینی کی ہے وہ انگریزی خواں ہیں حکومت و نصیب
 کا جنہوں نے نمرہ بلند کیا ہے وہ انگریزی خواں ہیں غرض کی ذلتوں کا جس نے اس میں
 پیدا کیا ہے وہ انگریزی خواں ہیں قید خانوں میں سب سے پہلا قدم جن کا پہنچا ہے وہ انگریزی
 خواں ہیں دار درین سے جن کے گلے پہ آتش ہوئے وہ انگریزی خواں ہیں ۔ ایک
 گوشہ ملک سے دوسرے گوشہ ملک جنہوں نے نہیں چھوڑا ہے وہ انگریزی خواں ہیں
 طر فلی یہ کہ سامنے انگریزی خواں جنس کا جنوں کے تسلیم ہوتا ہے اس نے یہاں
 میں کا لمان کو رشت کی یونیورسٹی سے جی سرکار ہی کا ہے : ہر دن کا ج میں تعمیر ہونے
 سے ان کے ہزارت قومی زبان ہوتے ہوئے کون سے : اسے کہہ سکتے ہیں
 محنت قلمی : اس میں اور اس میں تعمیر ہوتی ہے ان کا بنو ملک کے بین نظر سے تو کیا جہاں

کہ سب سے پہلے کو ادا دینی دوران کا اتفاق بھی گورنمنٹ کو یہ تجویزیتوں سے بہتر
 ہو کہ تین سو سو کے ہونے بھی گروہ عربی خواہ جس ایسی ہی آئین سلطنت کے خاشیہ بردار
 وطن و محبت انگریزوں میں باور نہایت مہنت کے لئے نہ اور وہ وجود ہوتے۔

اس وقت عمارتیں ہیں جو خوش و خوش ہے وہ بھی پنجو انھیں انگریزی خوانوں کا
 ہے انھیں کے: قہوں نے انھیں بھنچو واجب ان کی آنکھیں کھلیں انھیں کے ہاتھوں نے
 سہ دیا جب ان کے قدم اٹھے انھیں کی آوازوں نے ان کی زبانیں کھولیں جب یہ
 دیکھ لے رہا کہ وہ اسے رہا نہیں کا وہ پہلے ہی غلط اور نیا سے بے نیاز تھا اور تین
 جی سنخی ہوئے

ملک کو جان ان کے زیر قدم ہے
 عزیزوں کا قد سامنے ان کے غم ہے

اس وقت بھی اگر انگریزی نوایں جماعت ان تحریکات سے الگ ہو جائے تو سارے
 سمیت اللہ کے فضل اور کھچا نہ اپنی اپنی دھچکا ہوں میں ہوں گے یا مبر و محراب میں کسی
 بہتر خانہ یا مدرسہ یا مسجد یا منبر اسلامیہ کا فقط فرما کر آؤ میں تحریک چندہ فرماتے ہوئے
 وہاں سے نکلے ان کے آرا پر تہقید اور سیاست ہند پر مباحثہ کسی کے وہم میں بھی نہ آئے گا
 یہ سب گورنمنٹ نے تو عاقلانہ اندیش "فرماتے ہوئے سیاست کے سارے ایوان
 کو فہم نہیں گئے۔

میں محنت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ فرماتے کہ تعلیم انگریزی ہندوستانیوں کے
 لئے نہ صرف ایک ذریعہ ہے بلکہ وہ بھی ہے کہ اس کے لئے اچھا اور غلام و فیرہ بننے کا
 یہ سب ان ہی ہستی کو یہ رہا ہے کہ ان کے غرض سے پڑتے ہیں یہ عزیزوں کا

معاونت و امداد کے لئے تعلیم پاتے ہیں محکمہ میں مسلمانوں نے ایک ممبریل گورنمنٹ میں بھیجی تھی جس پر آٹھ ہزار مسلمانوں کے دستخط تھے درخواست یہ تھی کہ انگریزی تعلیم پر کوئی رقم صرف نہ کی جائے۔ اس رقم کو گورنمنٹ علوم مشرقیہ پر صرف کرے اگرچہ اسی سال راجہ رام موہن رائے کی بسرکردگی جو وفد ہندوؤں کے طرف سے پیش ہوا تھا اس میں یہ استدعا تھی کہ گورنمنٹ بجائے علوم مشرقیہ کل رقم علوم مغربیہ پر صرف کرے۔ آج گورنمنٹ اس وقت کو اور مسلمانوں کی ممبریل کو یاد کرتی ہوگی کہ کون سا مسلمان کی درخواست قبول کر لی جاتی تو گورنمنٹ کے سامنے ایسے ہی تعلیم یافتہ ہوتے جیسا کہ درسگاہ مشرقی نے تیار کئے ہیں۔ تاہم ادا کیا نہ ریل وغیرہ اگر موالات کے قسم میں اس نے داخل نہیں کہ اس سے مسلمانوں کا فائدہ ہو تو تعلیم انگریزی اور اسکول دکن کی بحال مالی مدد و بدربستہ ادنیٰ داخل موالات نہیں۔

مسئلہ موالات کے تحت میں یہ بحث اچھی طرح صاف واضح کر دی گئی کہ کفر کی حمایت یا کفر کی طرف رجحان کا نام موالات ہر مالی امداد جب کہ اپنے ہی دل کی دہائی ہو تو اس میں کفر کی طرف یا کافر کی طرف رجحان کا کیا احتمال پھر جیسا رجحان ہوا وہ اس ہنگامہ سے مبالغہ ہے اس پر بھی الحاق یا امداد مالی کو اگر موالات کہا جائے تو یہ مشرقی مسئلہ کا بیان اور احکام دین کی تبلیغ نہیں ہے یہ تو کئی ہر نہ سرائی اور فحش گوئی کا ایک جملہ سپدا کرتا ہے۔

تعلیمی تناسب کا اثر یہ مسئلہ بالکل یہی ہے کہ ملک موجودہ اصلاح پر کام کیسے یا نقد کے بعد کوئی اور پہلو اختیار کرے ہر شے بے کس ادب ہاں کیس بھی ہوگی جماعت خیرہ بنوں ہی کی ہوگی جس گروہ میں تعلیم یافتہ زیادہ اسی گروہ کا حکومت میں حصہ و فائدہ زیادہ مدد

مسلمانوں کے تین کالج تھے ہندوؤں کے بارہ ہوتے۔

مسلمان طلبہ کی تعداد کم بول میں چار ہزار تھی، ہندوؤں کا چار ہوتے کہیں بہت کم۔
اتحاد فونہ جبریت پیش کیا کہ یہ ہوتا تو مسلم تعلیم کو تروبا کر سکتے ہیں کس کا نقصان ہو۔

جس قوم کی تعلیمی حالت یہ ہو کہ سات کروڑ میں سے صرف پندرہ ہزار مشنوں تعلیم
ہوں اس قوم کا یہ ادعا اور ہنگامہ کہ اب ہمیں تعلیم کی حاجت نہیں اگر خطہ دسویں نہیں تو
اور کیا بہت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں راستہ بتاؤ وقت کو دھوکا دینا مست و حجت
بے راستے جس دھوکا۔

مشرقی تعلیم کی کس پہچانی | انگریزی تعلیم میں سے معاش و بہت ترقی کو باب یہ
مال جو تو عربی تعلیم کا کیا انجام ہوا اسے شہد احمد مشرقیہ سے پوچھے تعلیم کی مذہبی پرانی
ہو گئیں مدارس دینیہ سونے پڑ گئے نہ پڑھنے والے مناسب نہ پڑھنے والے۔

مدرسہ فاضل کی فاضل میں علی مدرسہ سرگڑھا سابقہ سب سے بہتر بنا کر نہ ہیں پیش قدم
نخواہیں دیتے ہیں لیکن مدرسہ جو کہ نہیں ملتا سارے ہندوستان میں پھر اسے پانچ سو
قائم کر سہ کوئی سازاں اور آغواں نہ ملے گا یہ تو آپ کے جمعیت مدرسہ کے ذہن پر
میں سے ہر جہاں ایک اعلان پر پانچ سو نام جمع ہو کر فوری مرتب کر دیتے ہیں لیکن فوس
کو وہ عالم الفس میں سے ہیں ہوتے جو ان کا فیض پر نہ کیوں تک مقدم ہی ہوتا۔
مدرسہ بیہ دینیہ سے مسلمانوں کی لہروانی و توحش کا جس سے نہ تو کچھ کہ نہ وہ
کی من وقت کیا حالت ہو۔

نمودہ علماء کی بنیاد جس اصول پر کئی کئی نس سے اتحادہ تعلیم زادہ حال کے
تعلیم علی دور لکھن پر رہا ہوتے تھے میں، اہل سنت کا اتحادہ نمودہ تعلیم سے تعلق

بر سر آفتاب صید

نہ وہ نے محمد صوم حربہ و دینیہ کے ساتھ تبدیلہ انگریزی بی و اعلیٰ نصاب کی تاکہ
 یہ سب کا فائدہ تحصیل عاب السوا اگر انگریزی تبدیلہ حاصل کیا جاوے تو پہانچ برس میں
 بیروت پر یہ سب اور گراہندہ و محنت کو ملے تو اس قدر استعداد اس میں موجود ہو
 کہ غیر و دیگر کچھ وقت ملے جس سے ہر مین کا فائدہ کتب انگریزی سے حاصل کر سکے۔

نہ وہ اس کے منہ یافتہ اس وقت ملک میں موجود ہیں ان کی لیاقت و فضل کا ثبوت ان کے مصنف کتابوں سے متاثر قرار میں اگر حد کی تشنگی ہوتی تو اس وقت نہ وہ پہلے میں نہ وہ دوسرے بعد مشغول و مصروف رہتے ہوتے ہالی حالت اس کی ایسی ہوتی کہ وہ بڑے کامیاب کی سہ کڑے پھر نہ پڑتا لیکن اس وقت جو فتنہ و فکرت حالت اس کی ہو رہی ہے وہ اہل نصیرت سے مخفی نہیں۔ مثبت مدارس اہل سنت ان سے چشم پوشی کا یہ حال ہے کہ تاج س کی بنیاد و تیز نیس کہ اہل سنت کی کیا معنی ہیں اور اس کی صحیح تعلیم کہاں میں ممکن ہے دوسرے بوجہ انشیل بھیج وہ سکول قائم کرنے سے قویہ کہیں بتر ہو تا کہ اولاً تم اپنی مجموعی قوت سے نہ وہ اس کی تائید و تقویت کرتے جو باکمال ہستیاں کہ اس وقت مروجہ بیہوشی میں و قاذن ہیں انہیں نہ وہ اس میں لاکر جمع کرتے اور اس اجتماع میں مزین و متعدد ایک کافی تعداد میں ملک و قوم کے لئے تم تیار کر دیتے۔

[illegible]

عزیزانِ وطن لبِ وقت میں جب کہ اسلام اپنی جبین کو آخری پہلو میں رہی کہ
سے رہا ہو کیا یہ اسی کا موقع تھا کہ مسلمانوں کی جہالت اس میں پرانہ کر دی جائے
ان میں ایسا افتراق ڈالا جائے کہ گھر بھر نزاع قائم ہو جائے۔

کیا یہ اسی کا وقت تھا کہ مسلمانوں کے رجسٹر علاقہ بھی تباہ ویراں کر دیتے
جائیں کیا یہ اسی کا محل تھا کہ ان کی بچی بچائی ہستی یوں کھڑی میں دم مگر دی بات۔

اسلامی تاریخ کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ بعد شہادت شہزادہ گوین حضرت سیدنا امام
رضی اللہ عنہ مختار بن ابی عبید تغنی سے دعویٰ تو یہ بلند کیا کہ منظم ابی بیت کا حوض لیتا
چاہتا ہوں لیکن جو خیال کہ اس کے دل میں مکتون تھا بعد کامیابی اس کو منظور ہوا
پھر جو نتیجہ مختار کا ہوا صفحات تاریخ میں وہ جہالت و بیعت کا سبق بھی موجود ہے۔
نوشہ خوانانِ خلافت اسلامیہ کی سوگواروں نے مختار تغنی کی خدمت اندازی اور ذاتی
جلو آرائی کی ہو ہو تصویر ہے ان کی بیرون و خود نمائی ان کے مضمرات کا پردہ فاش
کر رہی ہے لیکن اس وقت ان کے شرکِ نقوی نام کو تو حوالہ بخدا کرتا ہوں مسکروا
و مکر اللہ واللہ خیر الما کرین :

لیکن مسئلہ تسلیم جس پر ساری قومی ترقیوں کی بنیاد ہے اس کے متعلق ان جہتِ جب
مضمرات کے تباہ کن فرمانوں کی حقیقت کا اظہار منظور ہے۔

عزیزانِ وطن اگر ان مضمرات کو نہافت کی بہرہ دی ہوتی اور دل میں سلسلہ کو دور
ہوتا تو خدا شگواروں کے دین کے دور و دشمن انتہا کرتے جو سب سے انتہا کی سنتِ سفیہ
اقوام و ائمہ کی تاریخ موجود ہے انتہا دیکھو۔

مصلحتیں اُمت کے مصلحتیں ہیں نہ کہ انہیں کو کبھی نہانت جائے نہیں مصلحت کے

خیر بخت رہی ہے برتر ہوتی ہے وہ قوم کے ہاتھوں سے جانیں اٹھاتا جو بہتر
جیسا ہے یہی ملک ری و رفت کی روش سے متجاوز نہیں ہوتا اس کے بلال میں ایک
ثابت جہاں ہوتی ہے در اس کے قمر میں رست کا یاں نواز پیام ہوتا ہے۔

اس کی زندگی میں مظلومیت کے واقعات کثرت سے ہیں لیکن ظالمانہ حرکات کا
اس کے اندر میں نام و نشان بھی نہیں ہوتا قوم سے وہ فحش و فحشاء الفاظ سناتا ہے لیکن
جو بے قیاس و عدل اس کی زبان پر ہوتا ہے وہ اپنی ہمتی مٹاتا ہے اور قوم کی
خدا کی عزت ہی بتی قیام کرتا ہے اس کی پاک و بے ریا زندگی منکرین و معاندین کے
مردہ کو بھی ترکا رہتی کا گردیدہ اور حق کا جو بندہ بنا دیتی ہے اس سے

سو ختم خود را و طر ز شوق

شمع را پرو نہ را آنو ختم

لیڈر ان قوم کی عجیب و غریب سحر کجیات پر نظر ڈالتے ان کے تشکلات کی بولبولوں
دیکھنے پر جو جو ان کو راہ لیڈری کے ان کی اس شدت و سختی کا لحاظ فرما کر جسے
مسلح ہر اس کے ساتھ مل میں لا با جا رہا ہو اس کے بعد یہ فیصلہ سہولت کے لیے
یہ یہ مصمم ہیں یا مفید و مستعار۔

قوتی قوتی لگان قومی طاقت کا انصاف بین ہیروں میں ہی مادی اخلاقی اور روحانی اس وقت
نہ صرف مسلمانان ہند بلکہ مسلمانان عالمہ ہر طرح کی طاقت اپنے ہاتھوں سے کھوپے
ہیں قومی قوت کا نقد تو درویشی سے ہی زیادہ واضح ہے یہی قوت اخلاقی و
روحانی اس کے متعلق شاید جنہوں کو یہ دھوکا ہو کہ مسلمانوں کے پاس ایسی یہ سہولت
ہے ان کو یہ سہولت کے ساتھ فراموشی کے ترخو معلوم ہو جائیگا کہ مسلمانوں

یہ متاع بے بہا بہت پہلے توئی جا چکی ہے ہاں چم و صندوق سی نشانی ہوگی غمی اس مری
 میں مسلمانوں نے اُسے بھی پہنتے ہی ہاتھوں میں ڈال دیا۔

میں اس کی تفصیل و تثبیت کرنا نہیں چاہتا کہ مسلمانوں کے خدق میں اس درجہ
 تنزل آگیا ہے کہ نہ صرف یہ کہ مبارک اسلامی پران کے خدق کھرت ثابت نہیں ہوتے ہیں
 بلکہ دیگر غیر مسلم اقوام کے اخلاق سے بھی ان کا اخلاق کہیں فروتر ہو گیا ہے۔ یہی راز ہے
 وہ خفا کا دوسرا نام ہے۔

اگر کوئی مسلمانوں کی اخلاق و روحانی کمزوری میں درجہ تب نہیں کرتا تو جیسے
 دیگر خطاب بھی نہیں ہو لیکن حقیقت میں حضرات سے گزارش ہے کہ جس قوم کے ہاں نہ
 دولت ہو نہ اخلاق نہ علم ہو نہ تین ایسی گری ہوئی زدہ قوم کے سامنے وہ پیش کرنا
 جو کسی زندہ قوم کے لئے کمزور اور تھاغیر خواہی نہیں بلکہ بدخواہی ہے۔

کون نہیں جانتا کہ ایک طفل نورانیہ کو ایک وقت میں دو وہ چھوڑتا ہرگز نہ
 اور غلہ کھاتا ہو گا لیکن اگر کوئی بے لحاظ تیندہ سچ ہی اُسے روٹی کھدائی شروع کرے
 اور دو وہ چھوڑا دے پھر دلیل یہ لائے کہ جو تندر و دبیر میں جدا اس کی ہوگی اُسے
 آج ہی اختیار کیا جائے۔

اور جو چیز دو برس بعد فراموش ہوئی ہوگی اُسے آج ہی ترک کیا جائے تو فی
 ایسا عمل کرنے والا اُن طفل نورانیہ کا غیر غم و غم نہیں بلکہ قاتل ہے پنی ہر غمی کو پنی
 سوسفٹائٹ سے مخفی رکھتا چاہتا ہے۔

اس ن نظر سے کام لیجئے تو لیدہ ن موسمی کی تحریک کی سترہ سوسفٹائٹ مسلم
 ہو جائیگی و دہش جو بعد قوت و طاقت کے کہہ جانے ایک جانے کے قاتل تھیں

میں رہا کرتا تھا کہ جو شخص بڑے بڑے لوگوں میں سے
 تھا وہ بھی اس کی خدمت میں آتا تھا۔

وہ گھر میں آتا تھا کہ وہاں ایک دہائی سے
 وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 جس کا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 بت میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 خداوند کی حالت کے ظہر میں آپ کہہ آئیں گے
 — جہل بند بائگ اور باطن بچ

میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا

وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا
 میں سے وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا وہاں پر ہیں نہ دلت تھکا

ان میں کے دیتا ہوں نمونہ درگاہ کے تین کون سے ہیں یہ ان میں سے
 جو بہت بڑا ہے لیکن جو بہت مہینوں سے تیار ہو رہا ہے اس وقت یہاں نہیں ہے
 باب اس کے کو یہ چاہیے کہ تحصیل میں ہے دو پہر جو تک رہے ہوتے بالکل
 کر دیں وقت کی بروہی مطالعہ سے خودی میں یہ تحصیل سے سب سے پہلے میں بہت
 وہ وقت کا تو وقت بہت ہے یہ تو خود کو دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر

ساتھ کو بھی میں یہاں یہ طلبہ کا شکر یک ہاں ہوا چاہیے وہ اس سے دو چار
 جو مٹانی تعلیم ہے اس سے دست برد ہوں یہ وہ ہے اس وقت اس وقت اس وقت
 نہیں ہے کہ وہ مسند درس و کرسی تعلیم پر جا کر اپنے بکواس کی پوری زندگی ایک
 خاموش درس اپنے نامہ کو ہر وقت دیا کرتی ہے متون و حروف کا اس میں
 بہت سائن ہے لیکن اپنی علمی زندگی سے بھی و خلاق جان کی تعلیم یعنی تعلیم
 تخلیق کی باعث کو بھی اس قدر آثار سے ضرور کار لینا ہو گا کہ وہ ساتھ و
 اپنا شکر یک عمل سبکدوش و باز میشت سے تعلیم و اس کے منقحات کے وقت میں
 رکھیں ان کی آخری و کلائی میں بھی یک شان بہ روزنامی و نہایت فوری
 وہ محبتیں و تقاضا جو ضابطہ و قانون سے و اس میں ان میں خلاق و توسیع کا
 و بھی دیگر با ذوق و نمونہ پیش کریں

اس وقت میں سے زیادہ تفصیل یہ کہ یہ وہ ہیں جو وہ ہیں تو وہ ہیں
 درخو و فیصلہ کریں کہ تعلیم ہو کے اس طرح کے آثار کی بہت بہت ہوتی ہے
 ایسا نہ ہوئی یہاں کا پیش کرنے میں اس پر تو نہ تین چار ہی وہ نہایت بہت ہوتی ہے
 نمونہ یہ ہیں یہاں یہاں کسی ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

میں میں نہ است پور۔ پٹ ڈنڈا بنے اسے نہ است بھکر بھی لو پچی کویت سے
نور، یا شاہت ہی سہ و مرکزہ کار رہی۔

میں ہند کو یہ موقع ضائع نہ کرنا چاہیے اگر اس وقت بھی انہوں نے اپنی
تیسرے جمہور کو بھی خصلت لین ڈنڈا نہ دیا تو پھر آئندہ کے لئے دولت و غوری سے
بستہ ہو رہی کی کوئی سبیل نہیں بہت سی لایینی و فضول باتیں۔ تعلیم پور پڑاؤں
میں میں جتنے دلائل ہو گئی ہیں جو خصوصیت کے ساتھ مسئلوں کے حق میں تباہ کن
ہیں اس وقت بہت دور و مندی اور اخلاص کی سخت ضرورت ہے کہ قدیم طرز کی گرویدگی
اور یورپ کے ہر ادراپیشنگی سے اب کچھ حاصل نہیں۔

تخلی نظر ان تنبیہ و اعلام کے جو یورپ کے میدان جنگ سے پوناک باز پرس
میں کی خلیج مسئلوں کو دیکھ کے خود لیڈران موسمی نے علماء سیاسی سے مل کر
سمان، تباہ کو لیتے کفر، شرک کے ہمنوی میں پھنسا رکھا ہے کہ دو ہی تین برس میں
ہندوؤں کی ایسی متعصب حکومت ان پر شروع ہو جائے گی کہ نزار کی راہ بھی نہ ملے گی
میں لئے انہیں پھر نہایت نیا زمانہ نہ انہماں ہے کہ تعلیم کا ہوں کی طرف سے
خصلت نہ کیجئے۔ حاق واداد مالی نے نہ مسلمانوں کو تباہ کیا ہے نہ آئندہ کی تباہی کا
ان سے خدہ بکامہ تعلیم و تعلیم سے بے پردائی کا یہ نتیجہ ہے جو ہمیش نظر ہے۔

لیڈران موسمی جو ترک الحاق واداد مالی پر اپنا زور صرف کر رہے ہیں ان کی
یہ نیت نہیں کہ ان دونوں کو کوہ سنگ رو۔ تمام تعلیم لہجین کرنے ہیں بلکہ انہیں
خود میں زور کا گونہ ایک ہندوؤں سے نہایت شریف پانا ہی۔

مالی باوہاب پنڈتوں سے جب یہ دیکھ گیا کہ سلطنت برطانیہ کی وزارتوں

پیش مناسبت ہندوؤں کو اس قابل بنادیا کہ اب ہر دور اور ہر حال میں ان کا حال بہتر کی
 بنان سے ایک صحیح و پختی تمنا کا انہماک رہے تو وہ اشخاص جن کی حیثیت میں حکومت کی
 غائبہ برداری غیر معنی آنہوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اس وقت تک نہیں جب کہ انہماک
 ہندوؤں کو ان کا منہ مانغا سواراج ملے کہ خود اپنے ملک و وطن کو بہت جلد اس وقت
 ہندوؤں کی اطاعت و ذمہ برداری منظر آری وہ بے اعتباری ہوگی جس کی آہٹ
 سواراج پر نہ کوئی قیمت ہوگی نہ کسی وطن کی قدر دانی۔

لہذا یہی مناسب ہے کہ قبل اس کے کہ ہندوؤں کو حکومت مل جائے اور غریب
 حکومت ہند سے دست کش ہوں نئی ہونے والی حکومت کے ساتھ بھی تروت
 مندی و عقیدت کیشی کی سلسلہ جنابی امید افزا ہے اسی ضمن میں انگریزوں کو بڑی ہی
 بھی اگر انہماک کر دیا جائے تو کچھ غیر مناسب نہ ہوگا۔

اسی نقطہ خیال نے پرستار ان حکومت کو غلامی بنو دہر مجبور کیا یہ خیال جس نہت
 دجرائت کی تصویر پیش کر رہا ہے اور قوت ایمانی کی جیسی شکل دکھا رہا ہے نہت ہند
 صرف از روئے دیانت و انصاف یہ فیصلہ کیجئے کہ اسامہ نو سیدین کی اس میں کیا فلاح
 دہبود ہر آج انگریزوں کی حکومت ہر کل ہندوؤں کی ہوگی تبدیلی حکومت اور غیر فوجی
 وقت میں کیا ملاوٹ ہے اسے حضرات یہ مہر ہی ارشاد فرمائیں۔

ہاں یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن اس وقت انھیں مذہبی و روحانی
 کی قوت ہندوستان کی بدولت ہے جب انگریزوں کی حکومت ہندوستان میں ہوگی تو
 اس وقت مسلمانوں کا خلافت کا ترکوں کا سب سے بڑا دشمن نہ ہوگا بلکہ مسلمانوں
 کے قابل نہ رہے اس عجیب حالہ آمیز نطق کا جرب کیا دیا جائے۔

میں واقعہ پر ایک نقشہ پیش کرتا ہوں جو عالمی جناب پروفیسر قاضی جلال الدین صاحب مراد آبادی کے قلم کا بیوقوف ہے اسے مدد فرمائیے شہد کا نقشہ پہلے ملاحظہ ہو
 اسی کے بعد جلد سے لکھا نقشہ ہی اسے دیکھئے جنگ طرابلس کا آغاز سنہ ۱۸۰۹ء میں ہوا اور حیدر
 میں جنگ یورپ کا وقت ہے اسی آٹھ برس کی مدت میں ترکی سلطنت کیا سے کیا ہو گئی
 یورپ میں طاقتوں نے کس طرح پہنچنے پہنچے بخرے کر کے اسے نقشہ میں پھر ملاحظہ کیجئے کہ
 یعنی کے وہ متعدد حصے جن پر صدیوں تک امداد میں کا نام لیا گیا تھا جہاں سے بکیر و
 نیس کی صدا بلند ہو کر کفار کے دل کھپکھپا دینے لگی تھی وہاں تخلیق کا علم بلند اور کفر کا
 بانہ رگڑ رہا تھا۔ اس ناکدان عالم میں احلام کو سلطنت کرتے ہوئے چودہ صدیاں گزر گئیں
 اس میں متعدد خاندان اسلامی کے ہاتھوں میں شمشیر اسلامی کا قبضہ رہا بہت تک
 فتح ہوئے بہت سی قومیں اسلام کی اطاعت میں آئیں لیکن قلب یورپ کو جس کی برش
 شمشیر نے صلیب پرستوں سے قطع کر کے خدا پرستوں کے مقبوضات کا اصل کر دیا وہ
 ترک ہیں۔

یہی وجہ ہے جو یورپ کا ہر عیسائی ترکوں کو دیکھ کر اپنی افسانیت اپنی مذہبیت اپنی شان
 مہی و اپنی تہذیب بھول جاتا ہے ترکوں کی تاریخ جنہوں نے ملاحظہ کی ہے ان کو کسے
 یہ کوئی راز نہیں کہ یورپ میں جس سلطنت نے طاقت و قوت حاصل کی وہی سلطنت
 ترکوں و سب سے بڑی دشمن رہی ہے ایک زمانہ روس کی مدد و حمایت کا تھا اب
 گریز اس کا وقت آیا ہے بھی نہیں ہیں کچھ عرصہ نہ نہ نہیں گزرے جو ملی کا وجود نقصان
 میں کھڑا نہ تھا لیکن خوب ہے کہ اس سے قوت حاصل کی گئی ہے اس کے
 سے اس میں اس سے بہت کمائی ہے۔



دوستوں انصاف شرط تو اس وقت زائد ہو سکتا ہے کہ وہ انصاف ہی یعنی نہ ہر مذہب سے
 ایک عجیب افسیدہ ہم کے عالم میں ہے کہ کچھ روس کی تباہی سے ترک گناہوں سے
 برکات پستے اسی طرح اگر انگریز تباہ ہو گئے تو اس سے یہ کہاں نہ کہ تباہی نہ
 قائم ہو جائے گا روسیوں کے بعد انگریز خود دار ہوئے تو ان کے بعد کوئی اور دوسر
 حریت پیدا ہو جائے گا۔

اس حقیقت سے انہما کی نہیں کیوں کہ جرات ہوتی ہے کہ قوم ہر شخص اپنی تباہ
 توانائی سے قائم و باقی رہ سکتا ہے کہ دشمن کے ضعف و ہلاکت کی ایک مدد بخیر
 اس وقت تندرست و قوی ہو جائے گا جب کہ اس کے دشمنوں میں سے ایک قوی دشمن
 ہلاک ہو جائے اور اپنی نیابت اس کے دوسرے دشمن کے سپرد کر جائے۔

میزبان وطن ہلاک مذہب اسلام جس کی مادی تعلیمات کا جوہر توحید مذہب پرستی ہے
 اس کا دشمن ہم صرف انگریزوں کو کیوں قرار دیتے جو ہر مذہب و مل جو دنیا میں ہر
 ہے یا کسی وقت اختراع کیا جا سکتا ہے وہ اس دین قوم اور صراط مستقیم کا دشمن بنی ہو
 کفر و اسلام میں جب کہ فساد ذاتی ہے پس یہ محال غلطی ہے کہ کوئی مذہب کفر مشنڈی
 آنکھوں سے اسلام کو دیکھتا گوارا کرے ہاں مجبوری معذوری کی وجہات پر ذہن کر رہے
 یکڑوں جگہ اسی کی خبر دی ہے پس مسلمانوں کو خود اپنی آپ میں قوت پیدا کرنے کی
 ضرورت ہے کہ غیر قوم میں جذب و مغم ہو نا یہی شریعت کا فنی جو دربی غلط ہے
 ایک دشمن سے نجات پانے کی تہمید میں سہجاری سے قبل دوسرے دشمن کے انہوں
 میں غنا و بوجہ نان و حق کا فنی ہے نہ غنیمت نہ شریعت ہی ہے۔

دین اسلام کے لئے شریعت اور فتنہ و جنگ و جدوجہد میں نصرت کے ساتھ

۳. آپ مسلمان بننے کو وہ فن کی قوت و وقت سے بہرہ مند ہوں گے۔
 ذوقِ حق کے ضعف و ذوقِ کافین کے تیز ہونے سے ان کی قوت سے
 ہے قوت پیدا کیے پھر اسی قوت کی مرہمت سے ان کے دل میں
 حرام کس دلیل شرعی کی بنا پر ہو۔

۴. آپ اس چوک پہنچنے کے لئے ذوقِ حق سے ہیں کہ ان کے دل میں
 حقیقی حقیقت کی ہر اسی سے اُس جاسے چتر پوشی ہے کہ آپ کا ذوقِ حق
 کہ مسلمانوں کی ہر عقیدہ کی توحید سے ہے نفسی جادو سے ہے نفسی سعادت میں
 شریعت کی خلاف ورزی کا یہ نتیجہ ہے جو اس سے ہے کہ اس میں
 کو نظر انداز نہ فرمائیے یہ تمام کفر و حرام کس دلیل شرعی کی بنا پر ہو۔

۵. آپ دین و مذہب کی حقیقت صرف اس قدر کہ جتنے ہیں کہ وہ
 سے زیادہ موثر ہے ان کو قطع فرماں بردار بنانا اور میں جوش میں ہوں
 کا نام ہے کہ بہت حاصل ہوتا ہے اسی غرض سے کہ خداوند نے مذہب کا یہودی
 لیکن آپ کا فرق مقابل یہ کتابت کہ مذہب کے نفسی ایہ عقیدہ سخت و دوزخ و جہنم
 دنیا میں بے حقیقت ٹوٹے اس جیسے کہی ہیں حق کے پاس یہ کہ ہے تو ان کے
 دین کی خدمت گزار ہوئی ہر خادم کو خداوند بخند مذہب و دین ہر جگہ جہنم و دوزخ
 جیہ تمام کفر و حرام کس دلیل شرعی کی بنا پر ہو۔

۶. آپ یہ کہتے ہیں کہ دین و مذہب حق ہے یا سب جانتے ہیں کہ دنیا کی
 لئے اسی خیال سے آپ ایک مذہب کو، مہدی مہیہ شہد کا، تہہ دین میں حدیث
 خوف کہتے ہیں بغیر کی تاہم جہالت میں فرماتے ہیں کہ آپ کا ذوقِ حق

کسی دین پر کسی گمان فرشتہ پر ہی ہائے تودہ صحت ہے دل دین کی شوکت ہے
 سے سے گریہنا شری طوبہ پر حاصل کی جائے تودہ دنیا میں بلکہ محقق دین ہے
 جس میں روح جب تک کسی جہ میں باقی ہے تو اس کے لئے ناک و منار بے مکان
 وہاں دو دیگر ضروریات زندگی کا سامان درکار ہوتا ہے لیکن ایک قابل بیجاں جس
 روح سے نذرت کر لی ہو تو اس کے لئے صرف لحد کا گوشہ کافی ہے پس اگر مسلمان
 نے یہی قومی روح مینی مذہب ہی کو دیا تو پھر اس سر و لاش کے لئے پوئے خاک ہی
 ہونے کا فتویٰ ہے یہ تو اس کفر و حرم کس دلیل شرعی کی بنا پر ہے۔

جوئی کے لئے خیر سے تمام شدت و مستبداد کا یہ حذر فرض کر لیا جاتا کہ اس وقت الہیاب
 خردن سے گرامی قدر سیدہ دل کو ایسا مضطرب کر دیا ہے کہ آنکھوں سے نیک و بد کی
 تیسرا غمی تر مضطرب قرار پر الزام کیا لیکن جب اس حقیقت پر نظر پڑتی ہے کہ یہ
 سہ جوش و خروش طرف سے لئے ہے کہ کفر کی گرم بازاری اور کفار کی چیرہ دستی ہے
 تو چہ بہ رعد و گھل جاتا تو آپ خود سائنس کی حقیقت باطل ہی بے نقاب ہو جاتی
 اس بصیرت و ادب و فہم سے یہ راز مخفی نہیں کہ بلند بانگ ایڈ کے قلوب
 ہی یہی یارب و عزیزیت کے نسبت کے برزخ و مال دنیا لیکن باوجود اس کے جو انگریزوں
 اس بے ہمتی و سزا سے ہر روز بڑا کج کام ہے کہ نمازیں ادا ہوں۔ قضا تلاوت
 عجم و عیدت تحف سعادت خدو ہوں یا بے نصیب و غروم مگر یہ درد قضا سنوئے
 یا سے اس کشت نہ تو مگر یوں سے بیزار ہی نہ نفرت بجز اسلام کی درد مند ہی
 تیر غمی مگر یہ بھی تقید ہوں ہو دو کفایتیں دکی جا رہی ہے۔

مدا دل کو عزیزوں سے خست ہو بندہ بنگ ایڈ بھی نصرت کا خدا مگر یوں

کرتے ہیں بندہ دوں کو سواراج پہ سبب بندہ بانگ سحران بھی سواراج کے سے رہے
 امتحان بلند کرتے ہیں بندہ دوں کو انگریزوں سے مدد دے دو وہ ان کے مدد
 افراج ہیں بلند بانگ بندہ بھی اس کی تلاش کرتے ہیں مدد دے یکا نہیں تو ہونو
 رضا و خوشنودی مطلوب ہو جو وہ کیس گے یا کریں گے بلند بانگ بندہ نامی کی فضا
 کر دیں گے۔

صلح نامہ ترکی میں اگر تبدیلی نہ ہوئی تو ایشیامیں برٹش ورنٹ کا قہر نہیں
 سواراج کو باطل کر دے گا اس لئے ہندو متیاب ہیں بلند بانگ بندہ بھی باتیں ہونو
 مصروف مرثیہ خوانی ہیں۔

ہاں ایک پہلو یہ بھی ہے کہ محبوب کا ذکر سچا یا دوسلا ہر طرح لذت بخش ہوتا ہے
 خاص کر شاعرانہ تخیل معشوق کو قاتل ظالم شگاک ہو فائدہ بہ حمد کے بغیر حق عاشقی سے
 شگدوش ہی نہیں ہوتا اسی مناسب سے اسے قبل انگریزوں کے مناب دودھ است
 زبان لطف بستی رہی اب ان کی جود و دم کی بری سبت۔ شاعرانہ مذاق پرائیں کی با
 ہو رہی ہے اور انیس کے نام کا درد ہی۔

یہ کے افلا اس وقت سچا بندہ رہی پرین کا وجود ہے زیادہ دنیاویں جودہ دو قسم کے
 شخاص ہیں ایک تو وہ ہیں جن کی مہتی اور فو دکا۔ ادا اسی بندہ رہی پرین مسدوں کے
 سامنے شحال گنیز تحریریں یکے بعد دیگرے پیش کرتے رہتے ان کی فیدہ رہی کی جان ہے
 ایک مرتبہ دکن کا سامنے لانا اور پھر قبل میں کے کہ مسلات اس تباہی سے باخبر
 دور رہی تباہی ان کے سر پر کر بیجوں میں اس دنیا کی فیدہ رہی کا جو ہے
 سی کے ساتھ جعبہ کا صوں کسی حال میں نہ ہونا لیندہ رہی ن۔ رو اس پر

دوسری قوم کے وہ شخص ہیں جن کی گرفتاری میں جب زیادہ قہر دانی ہو سکی دربار
دفعہ کے موقع پر معویہ شخص کے ذیل میں ڈال دئے گئے تو پھر پھر مع
دیگی کہ وہ منہ ہی نہیں کھلے کو ہو گئے

میں میں ایک سریہ بھی تھا کہ شاہ بہ حکومت پر ابھی دھمکی پڑ جائے کہ جس سے خائف
ہو کر توفی وقت گرفتاری کے ساتھ اگر دین پڑ بھی مفت کرم و شہن کی ہر اوپر ہلے
وہ کیا سزا دے گا؟ مایاں میں کی حقیقت ان دو صورتوں سے خالی نہیں رہتے ان حضرات
سے ماورائے کے حسب حال غالب کا یہ قصہ مدع

میں تو خوب ہے کہ جو کچھ کہو بجا کیے

حضرت لیلۃ القنات شہداء کے موقع جنگ بھقان پر وفد طبعیہ جانے کی تجویز ہوئی
جس وقت مسلمان ہندو نے اس تحریک پر بیک کما دل کھول کر بندہ سے وفد کی انت
کی آپ نے کامیاب نہیں لیکن اس قدر بتائیں کہ وفد طبعیہ کے مصارف کا آٹھ گنا اس وفد
پہلے سے جو بھی لاء یا جہ کی خدمت میں پیش ہوا تھا کہ مقابلہ ہے جب کہ مسلمان
ایک موقع پر وفد غیر خدمت خلافت کے لئے پیش کر چکے تھے جب کہ مسلمانوں کے روپے
سے مسجد کا بنو کے متعلق آپ کو زیارت میں اہل البعاد لندن کا نطفہ لے چکا تھا تو پھر اس
موقع پر بھی اس خدمت دینی کی مدد و توفیق مسلمانوں کے حصہ میں مخصوص کئی عانی
وہ کیا کھڑا رہا؟ مسلمان کافی سرمایہ آپ کی خدمت پرستی کے لئے جمع کر کے تو آپ کا
ہاں ملے گا کہ قرین کر دینے کتاب محرمات شہداء میں درمصر بجا سے مخلوط بھی
جہت سند و کتابت بھی مذہبی جو موالات تحقیقی ہو۔

مختصر یہ کہ ان کی آپ نے اختلاف کی اصلی وجہ یہ ہے کہ آپ اہل ہندو سے

وہ اس کے تعلقات پیدا کر رہے ہیں جنہیں حق سبحانہ نے مرد و عورتوں کے لئے
 اور مرد و عورتوں کے لئے اور عورتوں کے لئے ایک مومن کسی مرد میں بھی کسی کا ذمہ نہ تھا
 اور پیدا کرنے کا مجاز نہیں بنا گیا آپ حضرات انہیں منیٰ منہ اور کونہ صرف نہ دیکھ
 واجب و فرض قرار دے رہی ہیں بحال فہم اور امتناع نہ کہ کسی کفر کی عداوت اور
 مسلمانوں کے حقوق مذہبی کا اذیت کر رہے ہیں اگر یہ نوتا تو آپ کچھ بھی خلاف
 آپ جائز تعلقات کو انگریزوں سے موالیات کہتے تھے صنف کو قوت سمجھتے تھے
 فطرت کو تباہی جانتے تھے اہل حق آپ کے ان خیالات کو جوش و خروش پر محمول کر رہے
 پھر آپ نے غلطی عرض کرتے کہ جائز امور کو موالیات کہنا شائع علیہ السلام اور شریعت
 الزام ہی انعام موالیات کا استعمال نہ کیجئے صنف کو قوت سمجھنے میں مسلمانوں کی تباہی ہے
 فطرت کو تباہی سمجھنا دشمنی کے ہتھوں میں گرفتار ہونا ہے امید تھی کہ آپ مرنے پر
 حضرات بھی سمجھ جاتے اور یا بھی مضامین و تبادلہ خیال سے اصلاح پسین کی کوئی صورت
 پیدا ہو جاتی۔

لیکن ستم تو یہ ہے کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بناتے ہیں اور مسلمانوں کو شمس کی
 افتد اور مجبور کرتے ہیں آپ کفر کی حمایت کرتے ہیں اور مسلمانوں پر مانت کفر کے لئے
 ذور ڈالتے ہیں زبردستی کرتے ہیں اہل حق قرآن کریم کا فتویٰ مانتے ہیں آیت کریمہ
 کی تلاوت کیجئے۔

لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ دِيَارًا ۚ وَمَسَاكِينُ كُفْرًا ۚ وَمُؤْمِنِينَ كُفْرًا ۚ
 مَن دُونَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ
 موالیات کی تحفہ گز پر چکی ہندوؤں کے کافر ہونے پر کبھی غور نہیں پھر نہ صرف یہ کہ

نہ اپنے دینی سوا میں ان سے دوسلے رہتے ہیں بلکہ خود ان کے دین کی آپ
دور رہتے ہیں۔ مولات نہیں تو کیا ہی۔

ہندو گائے کی قربانی کٹنا ناچتے تھے حضرات لیڈر نے اس غلو کے ساتھ
ہندوؤں کی تائید میں اپنی آواز بلند کی کہ مدیث شریف میں تحریف تک کر گزرتے علماء
سیاسی نے بھی اس تحریف سے چشم پوشی کی اور یہی فتویٰ دیا کہ مسلمان بکرے یا مینڈھی
کی قربانی کر لیں گائے کی قربانی سے باز آئیں۔

رمان کی پر جا میں مسلمان شریک ہوئے کالک پڑ بڑیاں مسلمانوں نے پڑھنا
وہ لہجہ کو تاج مسلمانوں نے پٹیا یا نگر و پریاگ کو مقدس معبد مسلمانوں نے کہا یہ مذہب
ہندو کی سادہ نہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ جب یہ کہ جس نے ان اعمال خبیثہ سے منع کیا
شریعت اسلام کا حکم بتایا تو حضرات لیڈر نے اس مخلص ناصح کو کافر، منافق، خیر خواہ
انگریز، وہ مذہب فروش کہا جس نے ہندو مسلمانوں کو لہجہ جانتے ہیں اس نے وہ فرقہ
جواب ہندوؤں میں شامل اور ان کے دین میں داخل ہوا ہے اگر کہتے اور یہی مسلمانوں
کو کافر کے تو خود کا فر ہو جاتے۔

ہندوؤں سے آپ و داد رکھتے ہیں اور اسی کی تلقین مسلمانوں کو کرتے ہیں
بل حق و داد کا رخ کے ساتھ حرام جاتے ہیں قرآن کریم کا فتویٰ پیش کرتے ہیں آیت
کریمہ کی تلاوت کیجئے۔

لا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
یَوْمِ الْآخِرِ وَ دُونِ مَنْ
حَدَّثَ اللَّهُ رَسُولَهُ بِمَا نَفَا
تو نہ پائے گا کسی قوم کو جو یقین کن ہو نہ
پر اور قیامت کے دن ہو کہ وہ دوستی کرے
ان سے جنہوں نے منع کیا نہ کا اور اس کے

ایسا ہمارا بٹاء ہم او خوفہ رسول کا روبرو نہ نہ آپ اپنے دستان
ادعائے شہر تھمہ الخ یا بشتہ در ہی برس خوب۔

آئیہ کریمہ بچہ پرچہ اگر کہہ رہی بہت کھینچیں سدرست وہ ہمشیرہ ہیں یوں
نہیں جس تمب میں اندہ اور اس کے رسول کی محبت جو دہاں کسی کو فرق محبت کا ہونہ
ممال ہی حضرات لیڈر! آپ نہ صرف گاندھی کے نشہ گفت میں مرزا رہیں بلکہ
بادہ عظمت سے آپ کے قلوب بندست ہو رہے ہیں۔

حبیب کبریا قائم البینین علی اللہ علیہ وسلم کے بغیر وہی بناب میں کس کا حب
دینے والا حق سبحانہ کی طرف کذب بیسے قبیح امر کا منہب کرنے والا آپ کے گھمب
کا نور اور دل کا سرور ہے لیکن اگر کوئی گاندھی کو کا فر کے جوخص واقعہ ہی تو آپ کا
تاب نشہ کی نہیں رہتی۔

دنیا دیکھ رہی ہے کہ اس وقت گاندھی کی عظمت و محبت لیڈر حضرات میں کس
نوعیت سے مسلمانوں کے دل میں پیدا کر رہے ہیں یہ صرف خلاف ورزی مگر تھی
نہیں تو کبھی ہی۔

(۳) آپ حضرات نے ہندوؤں کا سارا پکڑا ہے بل حق میں سے منع کرتے
ہیں اور قرآن کریم کا فتویٰ پیش کرتے ہیں۔ یہ کریمہ کی تلاوت کیجئے۔
وَلَا تَزْكُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا مَسْلُونُونَ (کافروں کی وجہ نہ ہو)
فَتَمَكُّ لَنَا الخ در زنجیر لگ پڑے گی۔

وہ رغب معنی رکون کے معنی یہ بتاتے ہیں۔

راکن لستی جا نہد لاری یکن کسی شے کا رکن نہ کہیں گے مگر کون

سیدنا کریمؐ نے اگر ایک اور ستارہ سنی اُس کی قوت کے ہیں۔
 آپؐ بندوں کا سارے پر اُن کی قوت کو اپنی قوت سمجھا ابتدا میں جبر قہر
 عدل و شہرت پر اُن میں یہ ہوتا تھا کہ مولانا عبد الباقی صاحب کافری
 در نہ گاندی کا حکم نہیں بتا تو صرف گاندھی صاحب کا حکم ہی حکم رہ گیا فرماں گاندھی
 نے آپؐ کی قوت میں کرنی کہ اُن کی غایت برداری کے لئے مولانا صاحب کے
 ہوتے کہ ہی بہت ذہنی اس وقت گاندھی نہ صرف آپؐ کا رکن بلکہ مار لیڈری
 ہے گاندھی آپؐ کو ہر قوم کے آپؐ کی لیڈری کی عمارت و حمہ سے زمین پر
 نیل۔

ہے سرور کے ذریعہ ایمان کی فرض سے چندا عادیث شریفہ نقل کرنا ہوا
 نا اہل جنی طبع مسوم ہو جائے کہ دینی امور میں جب کہ کفار سے مدد لینا کر وہ ہے
 زمین کا فرقہ و دشمن کے لئے کب جائز ہو سکتی ہے۔

حضرت حبیب ابن اسافؓ کہتے ہیں کہ کسی غزوہ پر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے میں
 ایک شخص اور میری قوم کا حاضر خدمت ہو کر حاضر ہو گیا
 کہ میں شرم آتی ہوں کہ ہماری قوم ایک معرکہ پر
 جا رہی جو اور ہماری مدد اُس کے شامل نہ ہو۔
 ارشاد ہوا کہ یہ تم دونوں اسلام لائے حبیب
 کہتے ہیں میں نے دُعا کیا میں یا رسول اللہ
 ارشاد ہوا جو ہم شریک کی مدد نہیں لیتے حبیب کہتے
 ہیں چہ ہم دونوں مسلمان ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ شریک غزوہ ہوئے۔

عن حبیب بن اسافؓ قال ثبت اننا
 ورجل من قومی ہوں اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم دھو جرید غزوہ فقت یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اننا مستحقون ان نشہد
 قوماً مشہداً لا نستعین بمعہم فقال
 نشہد قوماً لا قال وانا لا نستعین
 متہ کیوں قال وانا لا نشہدنا معہ
 اخذہ منہ ہر دو ایک دیکھو

(۱۲) ان جادۃ بن الصامت کان لد
 حلفاء من اليهود فقال يوم الاحزاب
 یا رسول اللہ ان معی خمساً ثلثہ من الیہود
 وقد سزایت ان استظہرتم علی العہد
 فنزلت هذه الاية لا یغذا المؤمنون
 السحارین اولیاءہ

مہر دین صامت کی بیعت بہودی تھے جسوقت
 خندق کے موقع پر جادہ سے وہ غل کیا کہ یہ سب
 میرے ساتھ ہے۔ یہ جادہ ہیں یہودی۔ سے بہت
 کہ دشمن کے مقابلہ میں سے۔ اور تو بہت
 یہ آیت نازل ہوئی کہ مومن کو یہ نہیں چہرہ نہ کر
 وہ کافروں کو نہ دے گا۔ بنا میں۔

(۱۳) امام مسلم صحیح مسلم شریف میں ایک باب منقذ فرمائے ہیں باب کراہت الکھن
 فی الغزو کا ترجمہ یعنی اس باب کے تحت میں وہ حدیث بیان ہوئی جس سے یہ ثابت ہوگا
 کہ غزوات میں کافرت مدد لینا مکروہ ہے۔

عن عائشة نروج البنی صلی اللہ
 علیہ وسلم انها قالت خرج رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم قبل بدر فلما
 کان بجرۃ الوہاب ادرکہ رجل
 قد کان یدکر منہ جبرۃ ونجد
 فخرج اصحاب رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم حین راؤہ فلبسوا
 ادرکہ قال لرسول اللہ صلی
 علیہ وسلم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بدر
 کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مقام جبرۃ الوہاب
 پر پہنچے تو ایک ایسا شخص حاضر ہوا جس کی بناء پر صحابی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو است و کھڑ خوش ہوئے۔ وہ یوں
 کے پاس پہنچا تو اس نے ضرعہ فرمایا کہ میں یہ فریق سے حاضر
 ہو ہوں کہ اس کام میں آپ کی تین کروں اور آپ کے ہوا کی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کیا تم اور
 اس کے رسول پر تو ایمان لاتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے
 ارشاد فرمایا کہ پٹ ج میں ہرگز مشرک کو نہ دلوں گا۔

جنت لا یغذا واصب معک قال لہ
 پر جب جو نفع و خیر یہ چاہے اس نے بھی نہ

پیش کی درود اور حالت سے وہی پہلا
 جو بلا کر پلٹ جائیں ہرگز شریک کی نہ
 انوں کا پھر یہ مغایر ہیں ہر چہ پہننے تو
 اُس نے پھر نہیں کھاتے سابقہ کے ساتھ
 پتہ کو پیش کیا۔ سوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پھر وہی کہ کیا اللہ اور اُس کے اوروں
 پر تو یہاں۔ یا اب قیسری دفعہ اُس نے
 عرض کیا ہاں ایمان لایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا پھر ساتھ چلو۔

ہر کسی کے لئے ہے۔ اور
 اللہ اور سب سے بڑا اور جمع
 میں سے ہے۔ عزت ذات غنی
 اور نہ منفرد اور نہ سب سے بڑا
 اور نہ مرہون ہے۔ سب سے بڑا
 اور نہ محدود اور نہ مرہون ہے۔
 میں سے ہے۔ عزت ذات غنی
 اور نہ محدود اور نہ مرہون ہے۔
 اور نہ محدود اور نہ مرہون ہے۔
 اور نہ محدود اور نہ مرہون ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم و صلی اللہ علیہ وسلم

اور نہ ہیں۔ یہی تفسیر ہے جس تحت آیت کریمہ لا تأخذ الیہود والنصاراء
 دسوا لک دینا کہ تمہیں بنی خدا کرے ہیں اُنکی لا نفعلوا واعلیٰ الاستنصارا ہم
 لا نمزودو یہ ہمیں نہیں کرے کہ ہم کر کے پراقتہ ہو و بھروسہ نہ کرو اور اُن کی دوستی
 یہ نہ کرو

فاقدم با یک فتویٰ نقل فرماتے ہیں۔

میں سوچتا ہوں کہ جس نے بے بسروہ حکومت میں کی قیام ہو چلی ہی یوحنا
 اور وہ اس میں ہیں اور نہیں۔ ہندوؤں نے اس وقت کا ایک لقب تھا
 روز ایک شخص نے کہا ہے کہ وہ دن ختم ہو جائے گا کہ ہر ہونے والے
 سے ایک شخص کے جس میں اس کے پیرہن کے ہر مسئلہ کے کام میں

ایک نصرانی سرافقت نہ لیتا چاہیے، ابو موسیٰ نے کہ مدد دینا ہی نہ تھا جس کی وجہ سے
 مذہب اُسے مبارک ہو رہے تو اُس کے فرائض سے مطالبہ نہ کرنا اور یہ کہ وہ نہیں لے واید
 لا اکثر ہم اذا احاطهم الله ولا احسن حدادہم الله ولا دینہم الا للہ
 ہم الله یعنی میں اُس کی توفیق نہیں کرتا جس کی خدا نے توہین نہ ہو میں اُسے موت
 نہیں دیتا بت خدا نے ذیل کیا ہو میں اُسے قریب نہیں رہا ہے نہ نہ توڑیا
 ہو ابو موسیٰ کہتے ہیں یہودی یہ کہ مسلمانوں میں کوئی اس پرست و آفتاب میں غیر
 اُس نصرانی کے بصرہ کا کام چل نہیں سکتا ابو موسیٰ کے خاص الفاظ یہ ہیں لا بسم
 امر البصرۃ الا بہ یعنی بصرہ کا کام نہیں پورا ہو گا مگر اسی نصرانی سے فاروق غمر
 فرماتے ہیں مات النصرانی والاسلام یعنی فرما کر کہ وہ نصرانی مر گیا اُس کے
 مرنے کے بعد آخر گورنری کے دفتر کا کچھ انتظام ہو گا وہی انتظام جو اُس وقت کیا گیا
 اب کر لیا جائے۔

فاروق اعظم پر یہ امر تمام تھا کہ دفتر کے کام میں کوئی مسلمان ہو نہیں نصرانی
 کی واقفیت و مہارت بھی معلوم نہ تھی لیکن ایک کا فکر کا تسلا سلامی گورنری میں غیرت
 فاروقی کے برواغت میں نہ تھا۔

نصرانی محکوم تھا مصلح اسلام تھا ابو موسیٰ کی مانت تھی لیکن دیوان ہو کر سامنے
 دفتر پر حاوی ہوا جاتا تھا کہ فرمایا یا مستمد مدید ہونا فاروق غمر کو گوارہ نہ تھا متنا
 کہ جب قلم اُس کے ہاتھ میں ہو تو پہنے فن کو گر حضرت رسانی میں مسلمانوں کے ستموں
 کرتے تو کچھ بعید نہیں۔

نصرانی کا محکوم اور مسلمانوں کے فرائض سے مانت ہونا ابو موسیٰ کو پسند نہ تھا

مذکورہ بالا بات پر قرآن ہے امیر المؤمنین کو اسی وجہ سے اس کے مرنے پر
 یہ حکم دیا کہ جب وہ اپنے پاس سے اٹھ کر نکلتا تو اس کا ہاتھ اس کی
 صاف ہاتھ لے کر رکھ دے اور اس کے ہاتھوں کے فریاد و نوحہ کا اندیشہ ہی۔

جو وہی ہے جہاں کہ بنا پکتے تھے۔ لایتم ام البصرتہ الا بالہ یعنی بصرہ کا کام
 جہاں سے کہو۔ منوجاہ وفاق علم نے اپنے خیال کی بنا پر فیصلہ صادر فرمایا
 کہ صرف وہ سلام نہ دینی مر گیا اور اس کا کمال دفن ہو گیا۔

نہیں فادقی نے یہ کہتے بھی ہیں کہ دیا کہ جب تک پنا کام آپ نہ سنبھالا جائے گا
 کہ دفن تک نہ تو کام کرنا آئے گا نہ دفن آسانی چھوٹے کی دوسروں کی محنت پر بھروسہ
 نہ کیا ہی تو یہ بیوقوف جوت مسلمان ہر چیز میں محتاج اغیار ہیں انتہا یہ کہ دین بھی ایک
 کدیت سیکھتے ہیں۔

فادقی نے ان کے کہنے سے یہ ثابت کیا کہ کافر اگر فریق محارب نہ ہو جب بھی اُن
 بے غور نہ کیا کہ اسے کفر میں ان کی کفالت اُس کے پُروردہ دی جائے کیا
 کی قدر صحت سے فادقی پر عمل آ رہوں گے مات الکافر لکراہی جمعیت المسلما
 اور بعض مخالفت کو گامی سے پاک کر دیں گے۔

۱۰۔ حدیث ثانیہ جس میں فادقی سے قبل لکھا گیا ہے اُن سے یہ معلوم ہوا
 کہ فادقی نے خود منہ میں قبول کرنے سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر
 نہ دیا بلکہ یہی قدر حضرت اپنے پیغمبر رحیمی فدہ کی سنت پر عمل آ رہو کہ
 یہ کہیں کہیں صحیح مندرجہ ہر مشرک سے دہن لیں گے۔

۱۱۔ یہی صاف و صریح مخالفین نے ہر کردیا کہ موت و داد و درگاہ

مطلقاً کفار کے ساتھ حرام ہے خواہ لاندہ جابج ہو یا مسرگ نہ ہی کیا گری قد حضرت
تیس مکر قرآن پر آدہ ہیں۔

گرامی قد حضرت بکواسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی۔ دقوں فردا ہی ہر
مثلاً جنگ جنین کے موقع پر صفوان بن امیہ سے مجاہدین کے زیریں عاریت کی نصیب
آپ کو بھی اختیار ہے کہ کفار سے اللہ وغیرہ۔ فیہ یمنی۔

یاجنگ خبر میں یو دیان بنو قینقاع کو داخل لشکر فرمایا تھا بنو قینقاع کے یودی
اسلام سے غلبہ اور اُس کے محکم ہو چکے تھے مسلمان ان پر قاب و ستولی تھے خدا رک
انڈیٹ : تھا آپ بھی کفار بندہ پر غلبہ حاصل کیے پھر اُنھیں داخل لشکر کیجئے۔

فتح القدر راہرہ بسوط علامہ سرخسی میں کتاب التبرع اخذہ بنو نہایت صاف الفاظ
یہ مسئلہ مسطور ہے اگر کافر اپنی رضا و رغبت سے داخل لشکر اسلام ہو اور مسلمانوں کا مقابلہ
کفار سے ہو کافر مسلمانوں میں اپنا اختصاصی امتیازی علم نہ رکھنے بلکہ مسلمانوں کے
جھنڈے کے نیچے رہ کر دشمنان اسلام سے مقابلہ کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں
مال قیمت میں کافر کا حصہ منوچہ ہاں کچھ ہتہ انھار عطا کر دیا جائے تو اس کی اجازت ہے
لیکن غائب گروہ کفار کو اپنی معیت میں میں حرمینا کہ کفر کا صبر بندہ اور مسلمان
اُس کے تحت میں لڑ رہی ہو یہ نعلی حرام ہو۔

فصوص صبر بھو کے بعد کسی صاحبِ ایمان کے سے نریہ بحث و گفتگو کی حاجت نہیں
رہتی اگر علیہ بیاسی و ضلیمین سیر کو دعویٰ ایمان ہو تو وہ کفار و شرکین کی معیت میں رہنا
میں ترک کریں اور ان سے کفر کی عانت و تہمت سے جو صبر و حرام نہ تو کریں۔
مسرحی ادنیٰ یارنی کے ساتھ ذات اصل معرفت اور معرفت

یہ مہربانیت کہ جس میں ان کی مدد کیجئے اگر ان میں سے کوئی بیمار ہو تو بیمار پرسی
کیجئے اور دوا دینے سے ہمہ دلی ذمہ اپنے عیادت تمدنی اور معاملات دنیوی میں خرید و
فروخت چھوڑ دینا اور جاہ و ذخیرہ بے دخل و بے ضرر و بلا جاری رکھئے اس لئے کہ یہ
امور نہ مولات ہیں نہ دود و درکون بلکہ جائز و مشروع ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بعض خلیفان اور حکومت عمل عطا فرمائی ہے۔

لیکن خدا کے لئے میری نصیحت مسلمانوں پر نہ لائیے کہ جلسہ جمعیتہ العلماء کا منعقد ہوا
در مشرقِ ہند میں جس میں خلیفہ مذکور بن کر علماء اور عامہ مسلمین سے خطاب کرے جلسہ
خلافت و مآمن مقدسہ ہو اور مشرقِ ہند میں اُس کی صدارت کریں علماء و زیرِ صدارت گنجی
تحریک شری پیش کریں مذہبِ رسول کی دینی مجالس کو کفار و مشرکین سے پاک کیجئے۔
اس سے بڑھ کر نصیحت ظنی یہ ہو کہ آپ اسلامی خصائص مثلاً سہے ہیں تشقہ پوجا
حل جنازہ مشرک و غیرہ سے عوام بے علم بہت کچھ گمراہ ہو چکے اب بھی انہیں توبہ و انابت
کی طرف متوجہ کیجئے میں ایک قبر بے نوموں کسی طرح کی بغضاعت اپنے پاس نہیں رکھتا
ایک گوشہ تمنائی ہے اور محنت کی زندگانی نہ تولیہ دمی کا ساز و سامان رکھتا ہوں نہ
سہمی پہ پی و دم بدی کا موجب جانتا ہوں نہ مریدوں کی کوئی فردا اپنے پاس ہو نہ تلامذہ
ن کوئی حالت تکریری مدارس میں استاد دی و شاگردی سے

ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندہ معنی نہ ہوا

پھر آپ جیسے بڑی قدر و شخص کا کیا مقابلہ کر سکتا ہوں لیکن ہاں یہ اتنا کہیں سکتا
ہوں کہ حق و صداقت میرے ساتھ ہو نیز دمی کا غرور اگر چند لمحات کی فرصت آپ
صحت و عیادت توفیق کی محرومات پر توجہ فرمائیں۔

آج سے دس برس قبل فقیر نے جو کچھ فرمایا تھا آپ نے اس وقت قبول
فرمایا لیکن بات حق تھی اور وہی راہ وہی تھی مگر آپ حضرات نے ان میں بد
کما اور انہیں کاموں کو کیا لیکن حمایت اسلام و خلیفۃ المسیح کے لئے میں جو سوچ رہا
گاندھی کے لئے پس ان نیک کاموں کی بھی صورت آپ کے حرم میں سے منع ہو گئی۔
ان اللہ ثم ان اللہ ۛ

(۱) فقیر نے انہیں کیا تھا کہ ہر مسلمان سالانہ اپنی آمدنی کا ایک سہل سہل حصہ
خدمات اسلامیہ کے لئے نکال کرے اور ایک جگہ تجویز کر لی جیسے جہاں سب کے حرم سے
جمع ہو کر میں ایک صمد مجلس ہو جس کے تحت میں تمام تقصیرات و دیات کی مجلس یہ کم
کرتی ہوں چرخ کے قواعد امنوں اور ریکانوں کے اختیار و خصوصیات مقرر کرتے ہوں
اُس روپے میں سے ایک مہینہ رقم سلطان کی خدمت میں مصارف حرم کے لئے بھیج
جائے باقی دیگر ضروریات ذہبی کرے محفوظ رہے۔

کیا خلافت کیسی آج اپنا یہی مقصد نہیں بتاتی ہے لیکن افسوس آٹھ نو برس بعد
قائم بھی ہوئی تو ہندو کی سرپرستی میں نہ چرخ کے قواعد مصارف کا حساب اس پر روکی
سے مسلمانوں کا روپیہ عیش پرستی اور ہواؤ ہوس میں لیتے حضرات ڈال رہے ہیں کہ کسی کافر
نے بھی مسلمانوں کا گھر لوٹ کر اس طرح داد و عشرت نہ دی ہوگی۔

(۲) فقیر نے انہیں کیا تھا کہ مصلحین امت میں سے بعض افراد بلا دربار کہ فوراً
فرمائیں امان نظر سے یہ اندازہ کریں کہ کس خطہ عرب میں کس طرح کی تعلیم مفید ہوگی بعد
خورد فکر تعلیم کا یہ قائم کریں نیز عربوں کو چنی چنی بھیج دیں ۛ
پائے مدد و تحریک و ہمت ۛ کہ باہجہ نچاں در بوستان

یہ محرمک بہت دست و دھات سے بیان کی گئی تھی اگر اس پر لبتہ مضرات غور فرماتے
 تو وہیں تو شہزادہ نرگس سے بدبو کرنے کھڑتا نیز جس قسم کے ہندوستانی اہل صنعت و
 حمت یہ صاحبِ حروف کی حاجت و بار بار میں ہوتی انہیں وہاں جانے کی غیب
 کی بات نہ دے کہ ہستوار کرنا وہ پھر ہندی مسلمانوں کا بقدر حاجت و دوستی و رپ
 سے جا کر مانا سونہ پر خد مت اسلام کا انجام پانا تھا۔

نہ تو برس جہ اپنے میں التماس کو تسلیم کیا یہاں تک کہ ہجرت کی نفیر نہ پکار کر مسلمانوں
 کو نہ درسد وٹوں کو نہ مان کر دیا اب چند ہونا بہت اور صاحبزین کو بھیجا جاتا ہے
 میں طرح ایک مستقل تو ایک تحصیل زر کی تربیت قائم ہو گئی لیکن مسلمانوں کا فوہ
 برابر بھی قائم نہ ہوا۔

۲۱ فقیرت یہ التماس کیا تھا کہ ملالہ کا باہم ایک تعلق قائم ہونا چاہیے جس طرح
 مدینہ کے سفر ایک دوسرے کی سلطنتوں میں مقیم رہا کرتے ہیں اسی طرح ہندو
 بوشی و سماج کے نائب ہوں اخلاقیات و ہندوستان وغیرہ میں اقامت اختیار کریں
 باہمی جمیعت و مشورہ سے دینہ دی مسلمانوں میں پیدا کریں انہوں نے زاریش کو بھی
 نمایاں خط و ایجنٹ سے عرض کیا تھا تو وہ برس بعد اپنے سے تسلیم فرمایا جمیعت
 کی مجلس منعقد فرمائی کہیں وہاں مسلمانوں کی تعلیم و ہدایت کے لئے بلائے گئے ان کے
 مراتب کا نظریہ چاہا۔

دینہ نے جب بخیر و خوبی منسلک میں مسٹر ٹرکٹ کی کی تقریر سنیں ہوتی تھی
 تو ان کے تہوں مان بڑھاپے سے چہ نہیں ہوتا بکا اڑا ہندو بھائی کو بھی کر دے نہ انہی رو
 بہ ہندو کی کو دے وہ دینہ میں بنی کڑھو دیکو میں سنے تو ہنس رہے ہیں ہر دہائے

بانا رہی گردنیا بہر ضرورت لگی "یہ حضرات جہاں یہ بنارس ہیں کہ جمعہ کو
 حضرات کا کیا ہی مذہب کی حقیقت اور وقت کے نزدیک کس قدر ہی دینی مذہب
 کا نام کیوں لیا جاتا ہے وہاں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہندوستان میں کسی حقیقت
 و ارادت ہی چنانچہ جلسہ جمعیتہ العلماء میں جس کا انعقاد بہار نمبر دہلی میں ہوا۔ نہ صرف
 نے صفات الفاظ میں یہ کہا کہ اس جلسہ سے ایک نیک کام ہو گیا ہے جو کہ میں وہ نہ
 گاندھی تپسینی جانی ہو گئے ہیں۔ "فتح دہلی ۲۴ نومبر ۱۹۲۷ء" پر ایک بار نے یہ کہ
 "خدا نے ان کو (گاندھی کو) ہمارے وسطے کر بنا کر بھیجا ہے۔" تسمیہ کے اس سبق
 پر جلسے والا تبر بنا کر بھیجا ہے۔ "فتح دہلی ۲۴ نومبر ۱۹۲۷ء" ایمان سے کیے یہ
 جمعیتہ العلماء سب یا آمت گاندھی کا حلقہ یہ اسلام اور شریعہ صیغہ اسلام کی طرف سے
 ہندوؤں کو دعوت دے رہی ہے یا گاندھی کی نبوت تسلیم کر رہی ہے یہ حضرات
 کی دردمندی میں انگریزوں سے لڑنا چاہتے ہیں یا دین گاندھی کے نبوت سے
 اگر کسی نے ان کی بات نہ سنی تو کافر منافق و زید میاموں و جہنمی کیوں کہ ہوا۔
 لیڈر ان قوم آج اخبار و جرائد قدرے ہانچو میں ہیں جسے چاہو گھاسیاں
 کافر کو حق کو باطل اور باطل کو حق کہو اور چپک کر شکر و اس وقت تو شرابی بت
 بن آئی ہے مخلوق گاندھی ہو گئی ہے لیکن ایک وقت آج اور ساری حقیقت دریاب
 ہو جائے گی۔

میدان کر بلا میں یزید یوں نے بعد شہادت شہزادہ کو بنیں سیدنا امام حسین صلی اللہ علیہ وسلم
 فتح کے غار سے بھاگے دو دو دن نبوت کو جس طرح چاہے سر کیا لیکن آج دنیا کو کوری
 ہو کہ یزید یوں پر خدا نے یہی منت بھیجی کہ ان کا ملکہ مختلف ہر ذہن تک منتقل ہو

اس وقت اہل حق کے مقابلہ میں تمہیں اپنے انہو پر نماز، روزے پاسہ ہر عوام سے نصیحت و نوا کرتے ہو اہل حق نصیحتیں کس ضبط کر رہا ہے ہیں۔

اہل حق کے مقابلہ میں مثل یزید و حوعلی اجماع پیش کرنے ہو سہیح نص قرآن اور نص حدیث کی مخالفت اور پھر اجماع کا دعویٰ کیا احکام قرآن کا نسخہ اجماع سے جائز ہے اور پھر اجماع بھی ایسے علماء کا جن کے پاس نہ اسنے گاندھی کو مذکور بنا کر بھیجا ہے جو مل نہیں دگا گاندھی ہیں جس طرح قرآن مجید تو دیریت و انجیل کا نسخہ جو اسی طرح گاندھی کا قرآن آیات الہیہ کا نسخہ ان مدعیان صمد و اجتہاد کے عقیدہ میں ہو۔

ایسے شخص دنیا پاک عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے کچھ تو شریعت الہیاء مشعبۃ من لایمناں۔

یزید اور سنجب یزید کی امامت و خلافت کا علم بند کیا تو اہل حق کے مقابلہ میں تمہوں سے نہیں پیش کی تھی کہ سوائے حکمت یزید کی امامت تسلیم کرنا اجماع ہو گیا صرف چار شخص ہیں جو تمہیں کی امامت تسلیم نہیں کرتے یعنی عبدالرحمن بن ابی بکر، عبداللہ ابن ہبیر، عبد اللہ ابن عمر و حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین۔

دیکھتے ہو وہ جماع جو یزید کی امامت پر ہو تمہا کیا لحاظ دینا ہے جو عبرت پکڑو اور اہل حق کو گالیاں دینے سے باز آؤ ان کی تحلیف و انقیت رسائی سے اپنے ہاتھ اور جان و مال کی قربانی بنانا دہی کی یہ ہمہ گیر سی ہر کہ جہاں تم نے ایک رکن دینا ہی شیعہ نہیں اور اہل سنت مجددانہ حاضرہ و غیر متہملہ ہر سب دشمن کیا وہاں اس نکتہ پر جو کو بھی رہا رستہ و جہان میں تم نے گالیاں سنائیں میں سے تمہا کیا مجھ بڑا نھا چیکر رخصت ہو جس وقت ساری زبانیں گنگ تھیں مجدد گار کی زبان کڑھتی تھی۔

مٹی جس وقت سارے اقدام خشک تھے محبوب بندہ صفت کا تھوڑا سا دھڑکا کر دیا
 سارے پاؤں مفلوج تھے جو ضعیف کا پاؤں تھوڑا سا دھڑکا کر دیا
 اس میں میری کیا فطرت تھی یہ تو اللہ کا نفس تھا تم ہوں میرے دوست ہندو تھے
 تھے اور داد و پیش و نشاط و دست تھے زرخشی کے لئے بنی خن کے منہ میں نہ دیا
 تم انہی کو کہتے تھے انہی کو کہتے تھے لیکن اس فقیر کو خلافت کی دلی غمی اس سے غروب کر
 مختصر تاریخ پھر ان کی خلافت ان کی اطاعت اور ان کے حقوق دلیل و برہان کے
 لکھ کر مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیا دیکھو فقیر کا یہ حال البتہ

تھیں مسئلہ خلافت کی اب اگر جو دمن بھی بندھی تو ایک کا خر کے تہ کیڑے فقیر سے
 اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خلافت کی جگہ سواران سے غلبہ السلیہ سے کہیں رفع و علی عدم ہو گیا
 نے اور شیخ الاسلام کا لقب شیخ السند نے لیا۔

حقیقت یہ ہو کر غرق ہو کر طوفان ابد ہمارے تباہی کا مہم۔ فی دلی بھی کو ہونا
 ہے لیکن جہاز کا تھکا ہوا طوفان کو بہت پہلے اور بہت دور سے دیکھتا ہوں جن کے دماغ اس قدر
 تجربہ سے خالی ہوتے ہیں وہ تھکا ہوا اسکے تھکا ہوا خطرہ پر بہت ہیں لیکن یہی فقیر تھکا
 نالہ و شہیون ہو جاتا ہوں۔

مولیٰ تبارک و تعالیٰ کا ہزار سالانہ اومان کے اس غامض کردہ کا ہزار سالہ شکر
 میں چیز کہ آج آپ قوم کے سامنے پیش کر رہے ہیں فقیر کو دس برس قبل قوم کے سامنے
 پیش کرنے کی ہمت فرمائی گئی۔

جس جگہ آج بیڈروں کے تھکا ہوا بچہ بہت ہیں وہ ان کی سرسوں نبل سے
 مسکین و عاجز کو دکھائی گئی ہیں وہ پورے بیڈروں کو کچھ ڈھونڈ کر بہت ہوئی ہو سکتا

سے جس نے ایک بار بھارت پر چڑھا تھا۔ شہادت کے خلاف سے

جس نے نہ شہادت میں نہ اپنے جانے پہلے نہ ہر جرمی بہ دفعہ نہ بیک
نہیں بن سکا۔ ہر پہلے وہ کہہ کے ان انسانوں کو کیوں نہیں کر دیتا جن
سے تو یہ نہتہ دنیا امت کی پائی۔

گوشتوں کا وہ چھوڑ دے۔ وہ کہہ دے کہ ایک غلام شہنشاہ کو خطبہ کرتے ہوئے
ہو کر اسے لٹا دے کہ نہیں شہنشاہ سے پوچھئے جو اس وقت خلافت کیسی ہے
اس کا ساق۔

دو ہی شیریں بین تم صاحب ڈیڑا شیراٹا وہ منہ کے بلکہ میں شریک تو ان سے
یہ کہتے ہیں کہ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ دعوت حق کے کہتے ہیں۔

ہر جگہ بنیاد کا یوں کا قرنہ ہو کوئی مل شرکت نفس سے خالی نہیں کوئی
مصلح یا اس سے صاحب میں اپنے صاحب مال یہ بے باقی رہے

سے حق و غوغا ہر روز دے۔ اسے پرزگناہ کا سہہ و کوزہ،

نہ صد و روزگار و میری عمر بر طاعت و بر خوار و بر روزگار

میں ہی سہہ کہ شکر کیا ہو سکتا ہے کہ حق نبھاؤ نے مصلح اپنے

مصلح سے مصلح سے مصلح سے مصلح سے مصلح سے مصلح سے مصلح سے

مصلحوں و مصلحوں کا ہی بیٹے مصلحوں سے خوشگامی و مصلحوں کا ہی بیٹے

و مصلحوں کا ہی بیٹے مصلحوں سے مصلحوں کا ہی بیٹے مصلحوں کا ہی بیٹے

مصلحوں کا ہی بیٹے مصلحوں سے مصلحوں کا ہی بیٹے مصلحوں کا ہی بیٹے

وایہ دنگے نہیں ہیں مرزا وپہرے صدقہ دیکھیں بیاد۔ وپہرے
 شرمندہ شوم اگر یہ پیسی مسئلہ یا کر رہ کر میں ہیں مرزا وپہرے
 حالات دائرہ کے متعلق بغیر کہ جو کچھ عرض کرنا تھا سو نہ تھا سب اس سے غارت
 ہو چکا رہی ہفتاات حضرت میرزا یا مہارباب سی کے ان کا ماں تک جواب دیا جاے
 یہ مسئلہ تو بغیر متناہی ہے مجھے اس قدر فرصت کما ہی جواب و سوال کے پیچھے پڑوسکے
 تحریر کا قاعدہ میں پر کرتا ہوں کہ اگر بغیر کے جواب میں آپ نے کسی رسو کنش و شہنام کا
 مادہ فرمایا تو بغیر کی طرف سے سکوت محض ہو چکا ہوں جو امور مشورہ کے طریقہ پر پیش کیے
 گئے ہیں ان کا جواب رد فرمائیں گے تو یہ فیصلہ درباب مل و عقد پر سرفروغ کر بھی مشورہ
 کس کا ہی لیکن اگر مسائل شرمندہ میں آپ نے کلام کیا تو اس کا فیصلہ ابھی کے وقت ہر طرح
 بھی سمجھ جائیں گے اور انہیں اس کی دشواری پیش نہ تھے گی کہ کس کی سنوں و ہمیک
 قرآن و حدیث ہی پیش کرنا ہی۔

(۱) میں نے یہ عرض کیا ہے کہ مطلقاً کفر و مشرکین سے موت اور ادا و درگاہ
 حرام ہے نہ ہی منہ جو اور ہر ایک ثابت کلام اللہ سے پیش کیا جو آپ برہم کر رہے ہیں
 کی تلاوت فرمائیں میں حق بھی نہ سنے نہ سکرم وہ ہو کہ یہی حالت میں یا میں حق کے
 کافروں کے ساتھ نواب یا دودا دیاہ کوئی کی مسل نوں کو جائز ہو کر آپ سے
 آئینہ پیش فرمائی اور مسل نوں نے دیکھ بیکر غلط تو لودھ یا تو دودھ یا تو لکوا
 الیہم کا موجود ہی تو پھر میں بھی تو بہ کر لوں گا واپس اپنی حالت کو فرمت۔

(۲) میں نے عرض کیا ہے کہ کفر و مشرکین سے محارم میں مدینہ منورہ و مکہ مدینہ
 ہاں اگر کفار و کفار سے مغلوب ہوں یا ان کے محکوم ہوں تو ان سے سفارت جاری

سنت کی حقیقت سند و حدیث گزاری بہت با محکوم تو میں نہیں
میں وہ کے جھڑپ کے پیٹے۔ کر دشمنان دین کا مقابلہ کریں علم مسلمانوں کا
کو دیکھ کر حکومت مسلمانوں کی جو تو یہی صورت میں ہی کا فتنہ کا شریک کرنا جائز ہو
نہ اس کے ثبوت میں تین حدیثیں پیش کی ہیں فقہائے کرام کی تحقیق

کا خود دیکھو۔

آپ کوئی حدیث ایسی نکلے جس میں یہ حکم ہو استعینوا بالکفار والمشرکین
یعنی کفار و مشرکین سے مدد لو یا فقہائے کرام کا کوئی فونی نقل فرمائیے جس میں
یہ مولیٰ کا ذکر ہو مرد و سلام اور فونی پس لا رہتا کہ مسلمانوں کو بھاد لڑنا جائز ہو۔
اس میں اس نے عرض کیا ہے کہ نہ لا ینھکم اللہ الخ کو قتل کرنے سے منع فرمایا
سب دینی مذہب و معاصی رمان کا ہے آپ کسی مفسر یا محدث یا فقیہ کا ایک قول
بھی یا نقل فرمائیے جس میں یہ ہو کہ آیت لا ینھکم اللہ الخ ان ساری آیتوں کی ناسخ
ہے جن میں صاف کھاتے ہو کلات و نادات اور رکوع حرام فرمایا گیا ہے۔

۴ میں نے یہ مان لیا ہے کہ اگر آیت لا ینھکم اللہ الخ کو منسوخ نہ بھی مانیں مگر
کہ محمد بن جریر طبری کا مسک ہی مذہب ہی ایسے کلمات جو مسلمانوں سے دین کے
مذہب میں نہ نقل کریں نہ ان کے گمروں سے نکالیں صرف برداقاط کی جائز
ہے ان سے نہ کہ صورت و رد و کی آپ کسی مفسر یا محدث یا فقیہ کا ایک قول
یا نقل فرمائیے جس میں یہ ثابت ہو تا ہو کہ برداقاط مرد و نولات و نادات وہی
یا نادات کی جائز است صورت و رد و در رکوع کی بھی جائز ہو گئی آپ کا
کہ در فقیہ یا تیار کرنا، صحت علی منور ہو کہ ان لم یفعلوا و ان یفعلوا

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي دُونَ هَآئِلِ النَّاسِ دَاجِجًا رَافِعًا ۚ اَعَدَّتْ لِكُلِّ فَاسِقٍ اُكُفًا ۚ
اور مرض کردوں کہ یہ تخلیف مستغنی عن الالغاب حکیم حافظ نے تمام اس صاحب مباحثہ
دہلی کو نہ دی جائے ورنہ حدیث و تفسیر دونوں سے ثبوت پشورہ میں پیش کر دینا چاہیے
اس لئے کہ وہاں تصنیف کا دروازہ بہت وسیع و کشادہ ہو گا کہ کبھی غلط
ہے نہ عبارت مصنفہ۔

مسئلہ قربانی میں حکیم صاحب حدیث تصنیف فرمایا ہے کہ نوربشریہ میں جو جملہ
جمیۃ العلماء کا دہلی میں منعقد ہوا وہاں بحیثیت صدر استقبالیہ کیسی آپ نے پناہ نصیب
پڑی تفسیر ابن جریر کی اس قدر عبارت پڑھ کر کہ آیتہ لَا مَنَعْلَکُمُ اللّٰہُ ۚ مَنُوعٌ نِّسْبٌ
فورا اس نتیجہ پر حکیم صاحب پہنچ گئے کہ ہندوؤں سے موالدات جائز ہیں طرہی یہ نتیجہ
نتیجہ اس شان سے فرمایا جس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ حکیم صاحب کا اجتہاد و استنباط نہیں
ہی بلکہ ابن جریر کی تحقیق ہے۔

پھر ایک حدیث بیان کرنے کی بھی زحمت ڈارہ فرمائیے درحسب معمول تعریف و
افتر کا ایک دوسرا نمونہ آپ نے پیش فرمایا ارشاد ہوتا ہے۔

”اللہ کی لڑائی میں قرآن جو ایک مشرک تھے رسول مقبول کی طرف سے
اور انھوں نے بنی عبد الدار کے ان تین آدمیوں کو قتل کیا جو فریق غایت کے مدد پر
تھے یہاں تک کہ رسول مقبول نے خوش ہو کر فرمایا۔ ۛ اللّٰہ لیاہر ہذا الدین
یا الرجل العاجز“ ایک اللہ اس دین کی مرد فاجر سے مدد کرتا ہے (رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس شخص کو فاجر فرمائیں حکیم صاحب مشرک کہیں کیا فاجر و مشرک دونوں لغو
مراد ہیں سب مسلمان جانتے ہیں کہ حدیث میں وارد ہے صنف مختلف کل بروفسر

یہی بزرگوار و بزرگواروں کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے پس اگر
قادر و متحرک و ہم مراد ہیں تو اس سے گاندھی کے پیچھے آپ نماز پڑھنے
کا جتن و فرمائیں گے ورنہ کیا عجب کہ آپ حضرات نے یہ سادہ حاصل کی ہو
کس دیری سے بلکہ صاحب یہ فرماتے ہیں کہ قرآن کے مقابلے سے خوش
ہو کر آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اللہ اس دین کی مرد و فاجر سے مدد فرمائے اور میکہ متنا
ہی سبب کی کم تھی کہ ہندوؤں کی محبت آپ کے دل میں جاگزیں ہو گئی اب
حریث صاحب لکھ میں افراد تعریف کی بلا کیوں اپنے سر لیتے ہیں ۔
زیادہ بحث کی گنجائش و ملت نہیں براہ کرم اس کا ثبوت پیش کیجئے کہ قرآن
شرک تہا اور قرآن سے خوش ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا
فرمایا تھا۔

بلکہ صاحب قرآن منافق تھا اور اس عیاری سے اپنے نفاق کو اُس نے
خفی رکھا تھا کہ مصیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے مومن صادق جانتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق یہ پیشین گوئی فرمائی تھی کہ یہ
دو زنی سے صحابہ کو رہتی تھی محض قتال میں جب کہ اس کے سرگرم مقابلہ
و منافق کی خبر ہوئی اس وقت بھی آپ نے یہی ارشاد فرمایا کہ دو زنی ہو۔
قرآن کو حق ہو ان کی تہلیل بروہشت نہ کر سکا آخر اس نے خود کشی
کر دی اس طرح پہنے دو زنی ہونے کو پہچان کر دکھایا اس وقت جب کہ اُس کی

خودکشی کی خبر۔ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی اور حکام نے دو دراصلی وند
 علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری ہوئی تب ارشاد ہوا کہ اللہ اپنے نبی کی حدود
 فابریست فرماتا ہے۔ دنیا باقی ہے کہ منافقین کے ساتھ بتاؤ مثل مسیحین جہی
 قتالہ مسجد نبوی میں حاضر ہوتے تھے نمازیں پڑھتے تھے غزوات میں مسافر
 کے ہمرکاب ہوتے تھے۔

اللہ اللہ کفر کے ساتھ کیسی شینگلی و فریشتی چکر کذب و زنا کا رکاب یہی
 سنجیدہ و متین اشخاص کس ایمان و سکون سے کرتے ہیں۔
 جمیۃ العلماء کے ہاتھ فتنہ لایکے متحر و متدین عالم ہیں کہ فہر میں حدیث میں مذکور
 ہوتا ہے لیکن اصلاح کی قسم ہے۔

مسلمانوں! آنکھیں کھولو علماء سیاسی یہ کہتے ہیں کہ خدا نے کاذب کو نہ کرنا
 بھیجا ہے۔ ”میں وہ کاذب صائب کا ہوں“ علوم مشرقیہ کا فرد مذہب میں طبع خوب
 کرتا ہے جنہیں لیدر یہ کہتا ہے کہ اگر ”ہندو بھائیوں کو رشتی کر دے تو خدا کو
 راضی کر دے“ حواء کاذب کی جو بچا رہے ہیں۔ عین ہر طرح شہید کیا کہ ہم
 جب دیانت و تقویٰ کے یہ سوال ہو کفر کی اس جہ کی سے نیت کی جاتی ہو
 تو پھر یہ مذمت خلافت ہو یا جہ کت مسلمین ایسی کہیں میں شریک ہو نہ چند و دید
 قرب ہر یامین و علیہم خدا مسلمانوں کو ہدایت فرمائے یہ فقیر ہر جگہ بھی دل سے
 اولاد مسلمین کے حق میں دعا و ہدایت کرتا ہے ورنہ یہ قوم سے نہایت

یہ زینہ نہ تھی پیش کرتا ہوں کہ دروازہ توبہ کا ہنوز بند نہیں ہوا ہے پاک
 مذہب سلام تم سے کہہ۔ اچھ کہ ۵

بزرگانِ سید کردی ہزاراں رختہ دہ دینم

بیکر چشم باریت ہزاراں در دہ پرینم

وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى
 خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمُ بَارَکَاتُ الرَّحْمٰنِ

حررہ بقلمہ

فیض محمد سلیمان اشرف عفی عنہ

محلہ میرداد

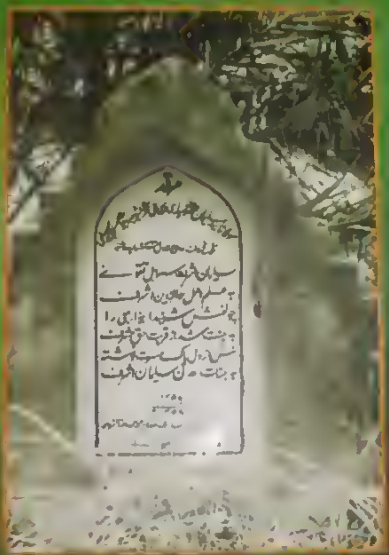
بہار شریف ضلع پٹنہ

گزشتہ

یہ ساری چیزیں مسموم و فاسد و مریض و مفلوج ہیں۔
تحت تعذت ہے جس میں مریض و مفلوج و مریض و مفلوج
ہستہ مریض و مفلوج و مفلوج و مفلوج

سیدنا ابراہیم علیہ السلام

سیدنا ابراہیم علیہ السلام



سیدنا ابراہیم علیہ السلام

اذا لا یاکفنا شئنا شی لا یاکفنا